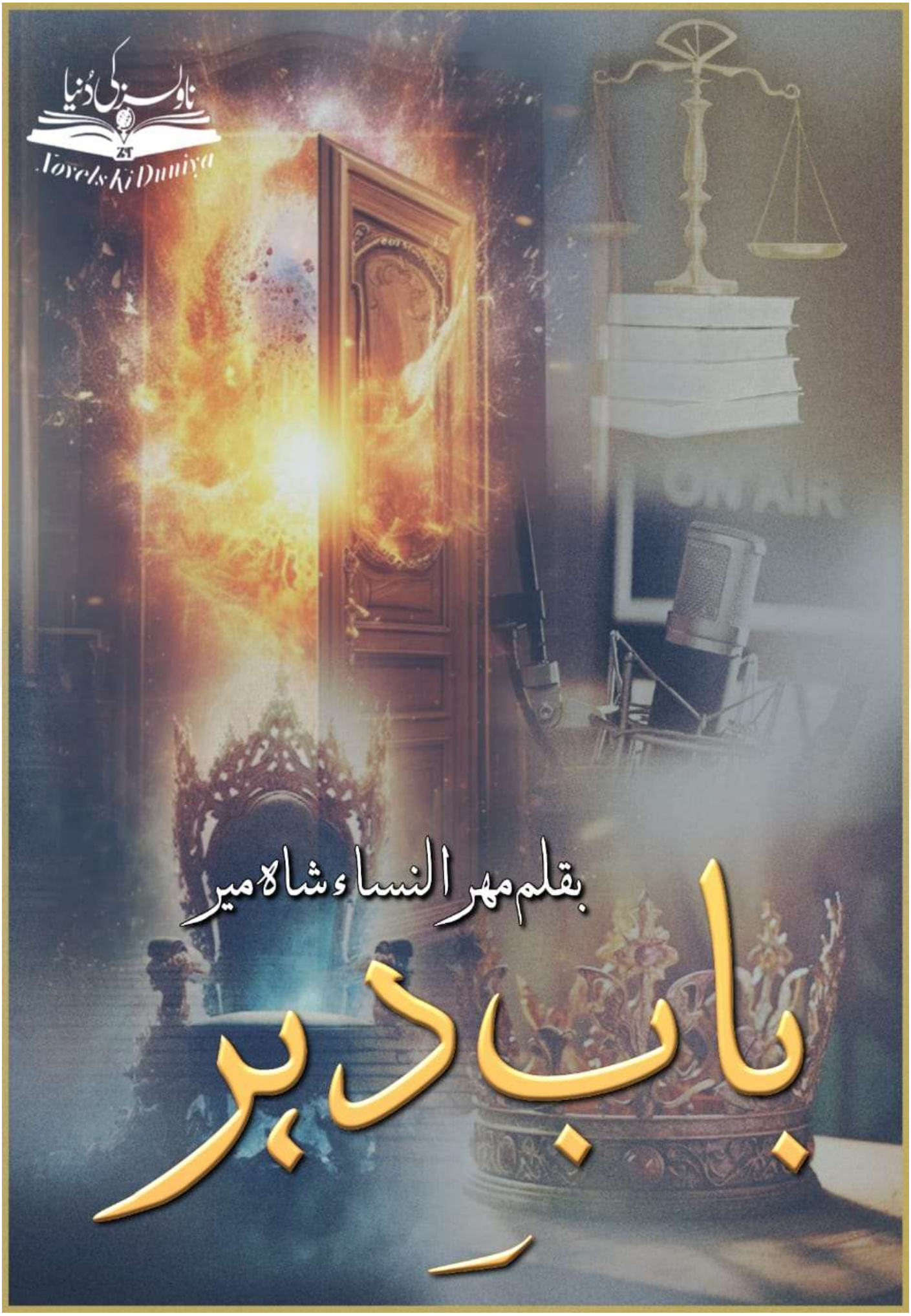
ناولز کی دُنیا
Novels Ki Duniya
ON AIR
بقلم مہر النساء شاہ میر
بابِ دیر

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم---

اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب----"

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ----

ناولز کی دنیا (NKD) کی جانب سے ناولز کو بغیر کسی غلطی کے آپ تک پہچانے کی کوشش کی گئی۔ اگر کوئی غلطی اس میں ملتی ہے تو اسے محض اتفاق سمجھا جائے۔ کیونکہ ناول کو پورا پروف ریڈ کر کے ہی پبلش کیا جاتا ہے چوُک ہونا محض اتفاق ہوگا--

نئے اور مختلف لکھنے والوں کے لیے "ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج / یوٹیوب چینل دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں--

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

Youtube Channel: Novels Ki Dunya (NKD) Official

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو) اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے Blue الفاظ میں لکھے لفظ میں آپکو لنکس مل جائے گے ان سب کے-- لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں--- شکریہ-----

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

مہرالنساء شاہ میر کے قلم سے۔

بابِ دہر

(زمانے کا دروازہ)

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

پیش لفظ۔

تمام تعریفیں،کامیابیاں،عزتیں اللہ کے نام۔

باب دہر میری چوتھی تحریر ہے۔کچھ تحریریں ایسی ہوتی ہیں جو آپ کے دماغ کے کینوس پہ رنگ کا ایک قطرہ ڈال دیں تو باقی کے رنگ آپ کا دماغ فوراً بُن لیتا ہے۔اور انہیں کاغذ پہ کہانی کی صورت اتارتا جاتا ہے۔کچھ کہانیاں ایسی ہوتی ہیں جن کے رنگ کا ایک قطرہ آپ کے دماغ پہ آج کی تاریخ میں گرتا ہے تو اگلا قطرہ ایک صدی بعد۔یا شاید کبھی نہیں۔

یونہی لکھاریوں نے کئی کہانیاں ادھوری چھوڑ دیں کیونکہ انہیں اپنی کہانی میں رنگ نہیں ملے۔کئی کو مقصد نہیں ملا اور بیسیوں لکھاریوں کو کہانی نے وہ خوشی نہیں دی جو لکھائی جیسے محبوب پیشے کو دینی چاہیے تھی۔باب دہر لکھتے وقت میرے ساتھ بھی یہی ہوا۔

میں نے یہ کہانی اپنے سلسلہ وار ناول "**بسمل**"کی چھٹی قسط مکمل ہونے کے بعد لکھنے کا سوچا تھا۔اس وقت مجھے لگا تھا یہ چھوٹا سا ناولٹ ہو گا جسے میں جلد از جلد لکھ لوں گی۔میں نے باب دہر کی کہانی اپنی چند قریبی دوستوں کو سنائی اور باب دہر کی جو کتاب اس وقت آپ کے ہاتھ میں ہے کہانی اس سے بے حد مختلف تھی۔ان تمام لوگوں کو میں نے بہت اچھی طرح کنفیوژ کر دیا تھا کیونکہ میں نے انہیں بیک وقت دو"**پلاٹ**"سنائے۔اور ان میں سے دو دوستیں ایک پلاٹ پہ متفق تھیں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

اور دو کسی دوسرے پہ۔یہاں میرا شوق اور جوش ذرا ٹھنڈا پڑ گیا۔کچھ تھا جو مجھے کھٹک گیا تھا۔یوں میں نے چند صفحات لکھ کر کہانی کو چھوڑ دیا اور دوبارہ بسمل لکھنے لگی۔

آٹھویں قسط مکمل کرنے کے بعد میں نے دوبارہ کاسی خیال کے تحت باب دہر لکھنے کا سوچا۔چند ایک صفحات لکھے اور مجھ سے آگے نہیں لکھا گیا۔مجھے لگا یہ میرا رائٹنگ بلاک ہے۔لیکن مجھ سے میرا ناول بسمل تو باخوبی لکھا جا رہا تھا۔اور یہاں میں نے اس کہانی پہ دوبارہ دستبرداری دی۔تیسری بار میں نے اسے یونہی بیٹھے بٹھائے فارغ اوقات میں لکھنا شروع کیا تو الفاظ جیسے ہاتھ باندھ کر کسی معتقد مرید کی طرح میرے سامنے ٹھہر گئے اور میں کسی ملکہ کی طرح انہیں انکی وقعت سمجھاتے ہوئے کہانی کی سلطنت میں حصہ دینے لگی۔

اس روز مجھے سمجھ آیا کہ ہر کہانی کے لکھے جانے کا ایک وقت ہوتا ہے۔ہر کہانی کی ایک انا اور ضد ہوتی ہے۔اس کتاب نے میرے ساتھ اناؤں کا معملہ رکھا،ضد بھی کی اور اپنی منوائی بھی۔لیکن ایک چیز جو میں کبھی نہیں بھول سکتی وہ اس کہانی کے ساتھ جڑی میری خوشی ہے۔باب دہر میں نے اپنی خوشی کے لئے لکھا تھا یہ سچ ہے لیکن میں چاہتی تھی اس کہانی کا کوئی مقصد ہو۔ایک طویل عرصے تک اگر میں اس کہانی کو ٹالتی رہی ہوں تو اسکا دوسرا مسئلہ یہ تھا کہ میں اس کے زریعے اپنا پیغام صحیح طریقے سے نہیں دے پا رہی تھی۔

اور اسی سلسلے میں ایک دن میری بات میری ایک بے حد عزیز دوست آمنہ جنید سے ہوئی۔اس نے مجھے بے حد تحمل سے میری ہی کہانی کے کچھ ایسے پہلو دکھائے کہ باب دہر کی کہانی میرے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

لئے کرسٹل کلئیر ہو گئی۔اور اسکا بعد مسئلہ یہ تھا کہ میں دو پلاٹس میں سے کس کو آگے لے کر چلوں؟کردار وہی تھے،سبق وہی،لیکن کچھ چیزیں اور جگہیں تھیں جہاں میں بے حد الجھی ہوئی تھی یہاں تک کہ میں نے اس کہانی کو پانچ چھ سال آگے کے لئے ٹال دیا تھا۔اور میری یہ الجھن میری دوسری دوست "**گُل**"نے دور کر دی۔

ہم نے پورے ایک گھنٹے کی کال میں بیشتر جھول فکس کئے۔کہانی اب میرے لئے آسان تھی لیکن نہیں بھی تھی۔مجھے یہ کہہ لینے دیں کہ باب دہر میری تمام کہانیوں میں سب سے پیچیدہ اور مشکل کہانی تھی۔یہ میرے ذہن میں جس آسانی سے آئی تھی اسے لکھنا اتنا ہی مشکل تھا اور میں نے یہ کام بڑی مشکل سے ہی کیا ہے۔

باب دہر ان لوگوں کی کہانی ہے جن کو لگتا ہے انکا تخت چھوٹا ہے اور ان پہ کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔جن کو لگتا ہے یہ نام،منصب،رتبہ،وقار اور پیسہ ساری زندگی رہے گا۔لوگ انکے لئے ساری زندگی کام کرتے رہیں گے۔آپ اس کہانی میں دیکھیں گے کہ کس غفلت کی نیند میں ہم اب تک دھت پڑے تھے اور اس سے جاگنا کیا ہوتا ہے۔

اس کہانی میں میرا پسندیدہ کردار"**جبل اجلال خان**"ہے۔یہ وہ کردار ہے جس نے مجھے خوشی اور کمفرٹ دیا۔میں نے اسے بڑے دل سے لکھا ہے۔اور مجھے امید ہے آپ اسکے کردار کو سمجھ سکیں گے۔اس کے علاوہ یہ کہانی زلطان صفدر،سید شادان شاہ،حسن سلطان ،زخرف وقار اور زبرج شاہنواز،حنزلہ احمدزئی،اور دانین جعفر کی ہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

لکھاری ہر کردار کو اپنے دل کا ایک حصہ دیتا ہے۔میں نے ان تمام کرداروں کو اپنا وقت،توانائی اور محبت دی ہے۔میں امید کرتی ہوں کہ یہ تمام کردار آپ کے دل میں جگہ ضرور بنا سکیں گے۔

آخر میں،کچھ لوگوں کا میں بے حد شکریہ ادا کروں گی۔پہلے تو اپنی قوت برداشت کا جس نے ان تمام مشکل کرداروں کو برداشت کیا اور بلاخر انکو ایک انجام پہ پہنچا کر دم لیا۔

آمنہ جنید تمہارا بہت شکریہ اگر تم نہ ہوتیں تو شاید باب دہر بھی نہ ہوتا۔مریم مظفر میری کہانیوں کو مجھ سے زیادہ سمجھنے کے لئے اور انکی غلطیاں،خامیاں درست کرنے کے لئے شکریہ۔پیاری گُل اپنے مصروف شیڈول سے میرے لئے وقت نکال کر میری کہانی کی نوک پلک سنوارنے میں میری مدد کرنے کا شکریہ۔آمنہ مناہل رفیق ہفتے دو ہفتے بعد آکر بھی مجھے موٹیویشن کا ایک لمبا درس دینے کے لئے شکریہ۔صالحہ ایمان چھوٹی چھوٹی تفصیل پہ غور کر کے مجھے بتانے کے لئے شکریہ۔زہرہ بتول مجھے ہر مشکل وقت میں سپورٹ کرنے کے لئے شکریہ۔

میرے ابا اور میرے بھائیوں کا شکریہ۔جن کا میں نے بہت سر کھایا۔اور میرے بہن بھائیوں کا شکریہ جنہوں نے ہر وقت میرا اپنے کرداروں کی بات کرتے رہنا برداشت کیا۔

میرے قارئین کا شکریہ جنہوں نے مجھے ہمیشہ سپورٹ کیا۔میں اللہ کے بعد اگر کچھ بھی ہوں تو صرف اور صرف آپ کی وجہ سے ہوں میرے ساتھ رہیں اور دعاؤں میں یاد رکھیں۔

مہرالنساء شاہ میر۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

انتساب۔

میں باب دہر کو اللہ کے نام کرتی ہوں۔جس نے میرے لکھے میں تاثیر رکھی۔جس نے مجھے ہر قدم پہ سنبھال لیا۔"**باب دہر**"کا ہر لفظ اللہ کے نام ،وہ جس نے لکھوایا اور وہی جو لکھوا رہا ہے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

باب دہر

از قلم: مہر النساء شاہ میر

آسمان نے سیاہ چادر اوڑھ کر ہجر کا غم منانا چاہاتو چاند نے حفظ ماتقدم اپنی روشنی مدھم کر دی۔تاروں نے روپوش ہونے کا عندیہ دیا۔اور آسمان کے ہجر کا بھرم رکھ لیا۔یوں جو تاروں اورچاند جیسے وفادار اور غمگسار ساتھ ملنے لگیں تو بھلا جیون سے شکوہ ہی کیسا؟

اسی سیاہ تاریک رات میں پہاڑوں کے دامن میں واقع ایک چھوٹے سے گاؤں کا رخ کرو تو کئی کہانیاں منہ لپیٹے لکڑی کے بوسیدہ دروازوں سے جھانکتی نظر آئیں گی۔کوئی کہانی تلاش کریں؟کر لیتے ہیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

کئی گلیاں پھلانگ کر،کئی نکڑ ٹاپ کر،زرد بلب کے گرد پروانوں کا رقص دیکھتے،پہاڑوں کی اوٹ سے ابھرتی بھیڑیوں کی آواز سنتے،کئی خوشبوؤں کو پیچھے چھوڑے،کئی سازشوں کو ساتھ جوڑے ایک لمبی ،پرسرار خاموش سی گلی میں پوری شان سے کھڑے ایک پتھروں کے بنے گھر کی طرف آؤ تو بھوری لکڑی کا رنگین نقش و نگار والا دروازہ کھلا ہوا تھا۔رات جوں جوں گہری ہوتی جا رہی تھی برف باری کی شدت میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔آسمان سے گرتے روئی کے گولے گھر کی دیواروں،سڑک،اور دروازے کے سامنے ایک پہاڑ کی سی صورت اختیار کرتے جا رہے تھے۔اسی برف باری میں اس گھر کے صحن میں کھڑے تین مرد اب داخلی دروازے کی اور بڑھ رہے تھے۔انکے چہرے غیر واضح تھے،آوازیں مدھم۔

انکے وجود سے کوئی پوشیدہ بھید،کسی راز کے کھل جانے کا خوف آتا تھا۔

گھپ اندھیرے میں پیلے بلب کی روشنی میں راستہ بناتے ہوئے گھر کے اندر آؤ تو لکڑی کا یہ گھر کسی بھول بھلیاں جیسا تھا۔جہاں راہداریاں ہی راہداریاں تھیں۔صحن کے ایک طرف اوپر چھت کو جاتی سیڑھیوں کے قریب فرش پہ ایک دروازہ تھا۔وہ شاید نیچے تہہ خانے کی طرف جانے کا راستہ تھا۔گردن جھکا کر نیچے جھانک کر اس تہہ خانے نما جگہ کی طرف آؤ تو نیچے جانے کے لئے سیڑھیاں تھیں۔سانس روکے ایک ایک سیڑھی پہ قدم رکھتے ہوئے نیچے کی طرف آؤ آخری زینے پہ کھڑے ہو کر دیکھو تو یہاں گھر کے ہی رقبے جتنا تہہ خانہ تھا۔ایک کونے میں کاٹھ کباڑ پڑا تھا،باقی کونے خالی تھے۔اور اگر نگاہیں گھما کر ایک زاویے پہ دیکھو تو ایک پل کے لئے ساکن ہو

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

جاؤ۔تہہ خانے کے وسط میں پانچ کرسیاں تھیں۔اور ان پانچ کرسیوں پہ کچھ لوگ تھے۔زندہ لوگ۔پانچ لوگ۔

انکے چہرے ایک طرف ڈھلکے ہوئے تھے۔آنکھیں بند تھیں۔چہرے پہ کسی قسم کے زخم کا نشان نہیں تھا ہاں مگر ان میں سے ایک مرد کے بازو پہ پلستر تھا۔ماتھے پہ زخم کا نشان بھی صرف اسی کے تھا۔

قریب سے دیکھو تو انکے وجود پہ لباس برانڈڈ تھے،بدن سے مہک اٹھتی تھی۔پیروں کے جوتوں سے لاکھوں روپے کی مالیت کا اندازہ ہوتا تھا۔وہ یقیناً اعلیٰ عہدوں پہ فائز رہے ہوں گے۔چار مردوں کے ساتھ پانچویں اسیر ایک لڑکی تھی۔اسکے گلے میں ایک پتلی چین تھی۔جس میں سبز ہیرہ جگمگا رہا تھا۔ہم رنگ ہیرے اسکے کانوں اور انگلیوں میں بھی تھے۔

اسکے جوتے،یہ جوتے بھی سبز تھے۔ہائی ہیلز۔اگر ذہن پہ زور دے کر یاد کیا جائے تو یہ وہی جوتے تھے جو چھ ماہ پہلے ہونے والے پیرس فیشن شو ویک میں پیش کئے گئے تھے۔انکی مالیت کروڑوں میں تھی۔ان جوتوں کو بڑے بڑے گھروں کے فرش پہ رکھا جانا تھا،انہیں پہن کے دنیا کے مہنگے مہنگے ماربل کو اعزاز بخشنا تھا۔اور آج یہ مٹی سے اٹے فرش پہ داغ دار ہو رہے تھے۔کسی کے پیر ان جوتوں پہ پڑے تھے اور ان پہ نمایاں داغ بن چکے تھے۔اگرانکی مالکن کو ہوش آجاتا تو وہ ان جوتوں پہ لگے مٹی کے داغ دیکھ دوبارہ بے ہوش ہو سکتی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

دوسرے اسیر کے جسم پہ ڈینم جیکٹ تھا۔بظاہر عام سا،مگر کسی ذوق رکھنے والے شخص کو اگر یہ جیکٹ دکھاؤ تو وہ ضرور اسے چھو کر محسوس کرنا چاہے۔اور اسکی مالیت کا اندازہ لاکھوں میں لگائے۔

تیسرے اسیر کے سفید جاگرز، وہ جاگرز قابل تعریف تھے۔قابل تحسین بھی۔کوئی جوتوں پہ لاکھوں روپے کیسے خرچ کر سکتا تھا؟کوئی اس اسیر سے سوال کرے۔

کافی دیر بعد ان میں کسی ایک نے آنکھیں کھولی تھیں۔شاید نشہ ٹوٹ رہا تھا۔

اس اسیر کے بدن پہ لٹکا اوور کوٹ پورے ایشیاء میں یہ کوٹ صرف تین لوگوں کے پاس تھے۔اب مالیت کا اندازہ تم لگاؤ۔

اسکے ساتھ دو اور مردوں کا نشہ بھی ٹوٹنےلگا۔مگر انکی حرکت سست تھی۔دھیرے دھیرے اس پہلے نے آنکھیں کھولیں۔فرش گھومتا محسوس ہوا۔جسم میں کپکپی سی دوڑ گئی۔اسے سردی لگی تھی۔بے اختیار بے حد سردی۔آنکھیں کھولے کئی منٹ وہ یونہی گردن ڈھلکائے پڑا رہا۔ہاتھوں پہ بندھی رسیاں سخت سردی کے اس موسم میں اسکی کلائیوں کو چیر رہی تھیں۔اسے تکلیف سی ہوئی۔اور اسی تکلیف میں اس نے پٹ سے آنکھیں کھولیں۔بھوری آنکھیں ایک پل کے لئے بلکل ساکن ہو گئیں۔اسکے ساتھ کرسیوں پہ کچھ اور لوگ بھی تھے۔ایک لمحے کے کے لئے وہ سانس نہیں لے سکا۔وہ آنکھیں پوری طرح کھولے بے یقینی سے آس پاس دیکھ رہے تھے۔اسکے دوست،اور وہ کسی جگہ قید ہو چکے تھے؟یہ حقیقت تھی،مذاق یاپھر سراب۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"شادان . . . . . زبرج . اٹھو زبرج اٹھو۔"وہ ان دونوں کو پکار رہا تھا جنہیں ابھی ابھی ہلکا سا ہوش آیا تھا۔سخت سردی میں اب اسے ٹھنڈے پسینے آ رہے تھے۔وہ دونوں نیم غنودگی میں تھے۔اس نے اپنی کرسی گھسیٹی۔آواز پہ ایک مرد نے آنکھیں کھولیں۔دوسرا مرد ابھی بھی کرسی کو گھسیٹتے ہوئے اپنے باقی ساتھیوں تک پہنچنے کی کوشش کر رہا تھا۔اسکے ہاتھ بندھے ہوئے تھے،مگر ٹانگیں آزاد تھیں۔اور اب وہ انہی آزاد ٹانگوں سے اپنے ایک ساتھی کی کرسی کو ٹھوکر مار رہا تھا۔دوسرا اسیر بھی آنکھیں کھول چکا تھا اور اب وہ آس پاس دیکھ کر اس جگہ کو اور اپنے یہاں ہونے کے مقصد کو سمجھنا چاہتا تھا۔وہ بھی اتنا ہی شاکڈ تھا جتنا پہلا مرد۔

تیسرے نے بھی ہلکی ہلکی آنکھیں کھولیں۔اسے اپنے ہاتھ سن ہوتے محسوس ہوئے۔اسکی کلائی میں بندھی اسکی گھڑی فرش پہ پڑی تھی۔وہ سانس لینا بھول گیا۔اسکی مہنگی گھڑی کا شیشہ ٹوٹ چکا تھا۔دوسری طرف اس شور شرابے کے دوران باقی دونوں بھی ہوش میں آ چکے تھے۔ہر کوئی اتنا ہی شاکڈ تھا جتنا انہیں جگانے والا مرد۔وہ پانچ لوگ بے یقینی سے اپنے اطراف میں دیکھ رہے تھے۔یہ لمحہ جیسے کسی ڈراؤنے خواب کا حصہ ہو۔

"یہ کونسی جگہ ہے؟ہم کہاں ہیں؟"لڑکی کی آواز میں حیرت اور خوف دونوں تھے۔وہ بے قراری سے آس پاس دیکھ رہی تھی۔

"یہی سوال میں تم سب سے پوچھنا چاہتا ہوں۔یہ سب کیا ہے؟ہم کہاں ہیں اور . . . ہمیں باندھ کر کیوں رکھا ہے؟"یہ وہ تھا جسے سب سے پہلے ہوش آیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"کیا ہم کڈنیپ ہو چکے ہیں؟"

"یہ کیسی جگہ ہے؟ہم یہاں کیسے آئے ہیں؟"وہ ایک دوسرے کو دیکھتے تو کبھی اپنے آس پاس۔ہراس سا ہراس تھا جو انکے جسموں سے لپٹ گیا تھا۔

"یہ تو تم ہمیں بتاؤ گے ناں زلطان کیونکہ ہم نے تمہیں جاگے ہوئے دیکھا ہے۔کیا بکواس ہے یہ ہم کہاں ہیں۔"یہ آواز ترش تھی،طنز میں ڈوبی ہوئی۔

"تم مجھ پہ شک کر رہے ہو شادان ؟کیا معلوم یہ تمھارے کسی حریف کا کام ہو جس میں ہم خوار ہو رہے ہیں۔"زلطان نے بھی کہہ ڈالا۔اپنے ہاتھوں کو جھنجھوڑتے ہوئے وہ رسی کھولنے کی سعی کر رہا تھا۔

"صرف میرے حریف نہیں،زخرف کے بارے میں کیا خیال ہے؟اسکے باپ کے قاتل بھی تو دھمکی دے رہے تھے۔"وہ جھنجھلایا۔خوف زدہ ہوا۔

"مجھے اپنے معملات میں مت گھسیٹو شادان۔"لڑکی کی آواز بیٹھی ہوئی،مگر مستحکم تھی۔"میں تو خود حیران ہوں۔"

"لڑنا بند کرو تم لوگ۔اور یہ سوچو ہم یہاں آئے کیسے۔؟"جس کے بازو پہ پلستر تھا وہ ذرا تحکم سے بولا تو ہر ایک نے طنزیہ گردن جھٹکی۔"یہ کیسی جگہ ہے؟"سردی سے کپکپاتے ہوئے وہ اس تہہ خانے کا جائزہ لے رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"سوچنا کیا ہے ہمیں یہاں جس نے بلایا وہ تم ہو حسن اور زخرف تم دونوں کے علاوہ یہ کون کر سکتا ہے؟"کافی دیر سے خاموش بیٹھا گہری بھوری آنکھوں والا زبرج بولا تو زلطان نے کرسی کو ٹھوکر مار کر اسے نیچے گرایا۔

"اپنی بکواس بند رکھو تم سب۔زخرف کو اکیلی لڑکی سمجھ کر چڑھائی مت کرو۔"

"تم اسکی اتنی حمایت کیوں کر رہے ہو؟ملے ہوئے ہو کیا؟"شادان تضحیک سے بولا۔اور اسکے بعد وہ سب آپس میں بھڑ پڑے تھے۔ہاتھ بندھے ہوئے تھے مگر وہ ٹانگوں سے ایک دوسرے کی کرسیوں پہ ٹھوکر مار رہے تھے۔چیخ رہے تھے۔ایک دوسرے کو گالیاں نکال رہے تھے۔انکی آواز بلند تھی۔جان کے خوف سے زیادہ نفرت حاوی ہونے لگی۔

"تمہاری وجہ سے ہوا ہے . . . "۔

"یہ تمہارے دشمنوں کا کام ہے تم نے ہمیں پھنسایا ہے۔"

"تم اپنے دوست پہ شک کر رہے ہو . . . . شرم آنی چاہیے تمہیں ۔۔"

"تم گھٹیا . . تمہاری . . وجہ . . . تمہارے دشمن تم ۔۔"

اور پھر ایک آواز آئی تھی۔گولی چلنے کی آواز آواز اور ان تمام قیدیوں کی زبانیں ساکت ہو گئی۔آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔سیڑھیوں سے اتر کر کوئی آ رہا تھا۔وہ جس کے ہاتھ میں پستول تھی۔اور وہی جس نے فائر کیا تھا۔وہ مسرور سی چال چلتا ہوا آ رہا تھا۔اسکا وجود اندھیرے میں تھا۔آخری زینہ طے کرتا وہ آگے آیا اور اگلے چند پل میں وہ انکے سامنے کھڑا تھا۔وہ کچھ کہنے لگا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

تھا مگر ابھی نہیں تمہیں اسکے الفاظ سننے کے لئے تحمل سے کام لینا ہو گا۔کیونکہ یہ کہانی یہاں سے شروع نہیں ہوتی۔یہ تو کلائمکس ہے۔کہانی یہاں سے شروع نہیں ہوتی۔

"دس سال قبل۔"

لندن۔

لندن انگلستان کا دل خاموش, پر سکون سا شہر۔جہاں آئے دن مینہ برستا ہے،سڑکیں ہمہ وقت گیلی ہوتی ہیں۔جہاں رونقیں ہیں،جہاں رنگ اور خوشیاں ہیں۔لندن کی عمارتیں اونچی اور قدیم ہیں۔ دوڑتی بھاگتی سرخ بسیں سرمئی سڑکوں پہ نمایاں نظر آتی ہیں۔تیز رفتاری سے بھاگتی میٹرو پل میں تمہاری آنکھوں کو ایک جہاں سے دوسرے جہاں لے جاتی ہیں۔چھتری تانے،ارد گرد سے بے نیاز لوگ لندن کی مغروریت کا لبادہ اوڑھے گھومتے ہیں۔شاہانہ ریستورانز اور شاپنگ مالزاس شہر کو پر تعیش بناتے ہیں۔خالی سڑکوں پہ بیٹھے کبوتروں کے غول اس شہر کے قصیدے کہتے ہیں۔

لندن مغرور ہے،اکھڑ اور خشک بھی۔آنے والوں کو جلدی قبول نہیں کرتا،اور جانے والوں کو یوں اپنے سحر میں جکڑ لیتا ہے کہ انہیں لندن سے جانا جان سے جانے کے مترادف لگتا ہے۔روشنیاں تو لندن کے لیے بنی ہیں۔کھانے تو لندن سے شروع ہوتے ہیں،ذائقہ اس شہر کی پہچان ہے۔ملکہ کا شہر لندن کئی کہانیاں سینے میں سموئے،چپ کی چادر اوڑھے تمکنت اور حاکمیت کا سیمبل ہے۔لوگ لندن کو دنیا کہتے ہیں،مگر دنیا کو لندن کہنا چاہیے۔خزاں کے پتوں سا خشک،بہار سا ہرا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

بھرا،سرما کا سفید اور گرما کا میٹھا میٹھا گرم لندن۔زندگی میں اگر لندن نہیں دیکھا تو تم نے زندگی گزار لی،جی نہیں۔

شام بیت چکی تھی،اور رات نے لندن پہ اپنے پر پھیلا لئے۔اندھیرا ہر سو پھیل چکا تھا۔مصنوعی روشنیوں سے جگمگ کرتا شہر آنکھوں کو بھلا معلوم ہو رہا تھا۔قدیم عمارتوں سے پھوٹتی زرد روشنی ناسٹلیجیا کا سا تاثر دیتی تھیں۔اس پہر سٹریٹ پولز جلنے لگے تھے،سرمئی گیلی سڑکوں پہ پولز کا عکس بنتا تھا۔ملکہ کے محل کی رونق رات میں مذید بڑھ گئی تھی۔لندن کے رنگین مزاج والے اپنی شامیں کسی بار،کلب یا پھر ریستوران میں گزارنا پسند کرتے تھے۔ان کے بر عکس کچھ خاموش طبع فطرتاً سکون کی تلاش میں بھٹکتے لوگ،کسی پر سکون گوشے کی تلاش میں نکل جاتے تھے۔لندن رات کا راجہ ہے،رونقوں کا مرکز ،اور یہ پہر انہی رونقوں کا تھا۔

ٹاور برج کے عین سامنے ایک شاہانہ ریستوران ہے۔جہاں اس وقت زرد بتیاں جل رہی تھیں۔ہلکی ہلکی بوندا باندی اب تھم چکی تھی۔گیلی سڑکیں اور ہاتھوں میں کافی کے گرم مگ لئے لوگ آتے جاتے ہوئے لندن کو پر رونق اور مصروف بنا رہے تھے۔ریستوران کی طرف آؤ تو ہال میں گول میز کے گرد رکھی کرسیوں کے اوپر خوبصورت پھولوں کی لڑیوں کا چھجا بنا تھا۔یہ میز اور ریستوران بلندی پہ تھا یہاں سے ٹاور برج کا خوبصورت نظارہ دیکھنے کو ملتا تھا۔گرل سے باہر شہر کی روشنیاں بھی دکھتی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

میز کی طرف آؤ تو اس کے گرد کرسی کھینچ کر ایک لڑکا بیٹھا تھا۔سیاہ گول گلے والی شرٹ کے اوپر سیاہ جیکٹ اور سیاہ ہی پینٹ میں ملبوس وہ اپنے جاگرز والے پیر جھلا رہا تھا۔اس کے چہرے پہ جھنجھلاہٹ تھی۔اور بے زاری بھی۔آس پاس کانٹے چبھوں کا شور اسکے اعصاب پہ ہتھوڑے کی طرح برس رہا تھا۔

"سر آپ کا آرڈر؟"با ادب بیرے کے مہذب انداز سے پکارنے پہ اس نے چہرہ اٹھایا کر اسے دیکھا تھا۔گندمی رنگت،سیاہ آنکھیں اور پر کشش نقوش والے لڑکے کے اندر غصے کی ایک لہر دوڑ گئی تھی۔اور نکالنے کو ٹارگٹ بھی مل گیا۔

"ایک بار کہا ہے کہ میرے دوست آجائیں تو آرڈر دیتا ہوں،لیکن آپ مجھے بار بار تنگ کر رہے ہیں ہےناں؟"اس کا لہجہ دھیما تھا،صاف صاف انگریزی بولتے ہوئے بھی علاقائی عنصر نمایاں۔صاف لگتا تھا کوئی سندھی اردو بول رہا ہے۔

"سر معذرت مگر۔۔"

"کیامعذرت ہاں؟آٹھ بج کر تیس منٹ پہ میں نے تمہیں انتظار کرنے کو کہا تھا۔اب آٹھ بج کر پینتالیس منٹ پہ تم دوبارہ آ گئے ہو۔کیا میں یہاں فی گھنٹہ کے چارجز پے نہیں کر رہا؟۔"وہ اسکی جرح پہ اتر آیا تھا۔"میں یہاں اس لئے آیا تھا،کیونکہ مجھے لگتا تھا آپ لوگ پروفیشنل ہیں لیکن نہیں۔آپ یہاں ۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"تم جا سکتے ہو۔" سیاہ جیکٹ والے لڑکے کی بات کاٹی گئی۔اس کے عقب میں کھڑے اسی کے ہم عمر لڑکے نے بیرے کو جانے کو کہا۔اور خود کرسی کھینچ کر بیٹھا۔اسکا انداز کافی پرسکون تھا۔

"سید شادان شاہ . . . . مستقبل کے اینکر ہو۔حال میں پریکٹس شروع کر دی ہے؟" آنے والے لڑکے نے اسے لگامیں ڈالیں۔شادان نامی لڑکے نے صبر کے گھونٹ پیئے۔مگر کافی کڑوے تھے،آئندہ وہ نہیں پینا چاہے گا۔

"تم نے وقت دیکھا ہے زبرج؟میں یہاں آدھے گھنٹے سے ان سرخ چمڑی والے انگریزوں کو دیکھ دیکھ کر تھک گیا ہوں یار۔" وہ سخت جھنجھلایا ہوا تھا۔"ان کھاں بھلو ہوئیو لت ڈئی سمی پواں ہاں۔" **(اس سے اچھا تھا میں آرام سے سوجاتا)** "آخری بات اس نے زیر لب کہی تھی۔زبرج اسکی بات پہ مسکرایا۔حلیہ اس کا بھی شادان سے مختلف نہ تھا،مگر نقوش خوبصورت تھے۔رنگت گوری،سرخ اور آنکھیں ہلکی گہری بھوری۔قد کاٹھ سے وہ اپنی عمر سے بڑا لگتا تھا۔

"تو پھر کسی ایسے ہوٹل چلتے ہیں جہاں بھوری چمڑی والے ایشیائی ہوں۔" زبرج نے حل پیش کیا۔شادان کو کوفت ہونے لگی۔

"تمہارا جوک تمہاری طرح ٹھنڈا تھا۔" اس نے کہتے ہوئے کلائی پہ بندھی گھڑی پہ نظر ڈالی۔

"اب یہ زلطان کہاں رہ گیا ہے؟" شادان اکتایا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"زلطان خود کو سلطان اور ہمیں رعایا سمجھتے ہوئے ہمیں انتظار کروانا چاہتا ہے۔"وہ مینیو کارڈ دیکھتے ہوئے اب بھی پر سکون تھا۔صاف ظاہر تھا اگر زلطان رات کے تین بجے بھی آئے تو زبرج کو فرق نہیں پڑتا تھا۔ہاں بس بھوک لگ سکتی تھی۔

"اپنی بکواس بند رکھو یار۔پتہ کرو یہ زلطان آخر ہے کہاں؟"اس کا چہرہ سرخ ہونے لگا۔اسے غصہ بہت آتا تھا۔

زبرج نے مینیو کارڈ واپس رکھا،میز پہ ہاتھ رکھے آگے کو جھکا۔"زلطان وہاں ہو گا،جہاں اسکی زخرف ہو گی۔"معنی خیزی سے کہتے ہوئے وہ پیچھے ہٹا۔شادان کی بے زاری فنا ہوئی وہ کمینگی سے مسکرایا۔اندر تک شانتی اتر گئی۔اگلے کئی پل وہ دونوں ایک دوسرے کو معنی خیزی،اور ابلیسی نظروں سے دیکھتے رہے،پھر دونوں آگے ہوئے،ماتھے ٹکرا لئے۔آنکھیں ایک دوسرے کی آنکھوں میں گاڑ لیں۔

"کیا لگتا ہے آج پروپوز کرے گا زلطان؟"شادان کی شاداب سی سرگوشی۔

"کیا مطلب ہے؟زلطان کی زبان کو اعتراف کی ضرورت بھی ہے؟"اس نے شاہانہ انداز میں ہاتھ جھلایا۔

"تمھیں کیا لگتا ہے آج بھی صرف ڈنر ہو گا،یا دوست کو لڑکی ملنے کی پارٹی بھی؟"شادان کا ایک اور تجسس۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"اگر پارٹی ہوئی تو میں "اسے" بھی بلا لوں؟"زبرج کو نام نہیں لینا پڑا۔"اس" سے ہر دوست واقف ہوتا ہے۔

"وہ نہیں کہے گا یار،مر جائے گا لیکن کہے گا نہیں۔کم از کم زبان سے نہیں۔"

"اب آنکھوں کی زبان زخرف بی بی کو کون سمجھائے؟"

مایوسی سے کہتے ہوئے وہ پیچھے ہوا۔اب اس بات سے زبرج بھی اتفاق کرتا تھا۔زلطان جب زخرف کو دیکھتا تھا،اس کے آس پاس ساری دنیا تھم جاتی تھی۔اسکی آنکھوں میں وہ چمک آتی تھی جس کا مقابلہ کوئی دوسری چمک نہیں کر سکتی۔

وہ دونوں انتظار کرنے لگے مگر ہم کہانی کے دوسرے حصے کی طرف بڑھتے ہیں۔

ٹاور برج کے سامنے بنے اس ریستوران سے باہر نکل کر،گیلی سڑک پہ پیر دھرتے ہوئے،ہاٹ چاکلیٹ کی خوشبو نتھنوں سے ٹکراتے ہوئے،سڑکوں،پارکوں میں کھڑے محبت لٹاتے جوڑوں پہ نظر ڈالتے ایک گرلز ہاسٹل کے باہر پچھلے دروازے کی طرف آؤ تو مدھم روشنیوں کے درمیان تمہیں دو ہیولے نظر آئیں گے۔یہ ایک کشادہ سی صاف ستھری گلی تھی۔جس کے دونوں اطراف میں مختلف عمارتیں کھڑی تھیں۔انہی عمارتوں میں ایک ہاسٹل کی عمارت بھی تھی۔زرد رنگ کی قدیم عمارت۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

ہاسٹل کی دیوار سے لٹکتی بیلوں نے دیوار کو ڈھک دیا تھا،انہی ڈھکی ہوئی بیلوں اور قدیم دیواروں کے ساتھ دو لوگ اپنی پشت جوڑے کھڑے تھے۔سانس روکے،ہر آہٹ کو ساکن کئے۔

ہاسٹل کے اندر سے شورو غل کی آوازیں یہاں تک آتی تھیں۔اندر شاید کوئی پارٹی چل رہی تھی۔یکدم میوزک تھم گیا۔شاید کھانے کا وقفہ تھا۔اسی پل بیلوں کی اوٹ سے ایک مردانہ ہیولہ باہر نکلا،آس پاس چوکنا نظر دوڑائی،اور پھر دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑے دوسرے ہیولے کو باہر آنے کا اشارہ کیا۔زنانہ ہیولہ باہر آیا،وہ ننگے پیر تھی۔مرد نے اس کی اونچی ہیل ہاتھوں میں اٹھا رکھی تھی،اور اسکا بیگ گردن میں جھول رہا تھا،جیکٹ بازو پہ اور ان سب کے ساتھ وہ نیچے بیٹھا۔یہاں سے روشنی اس کے چہرے پہ پڑ رہی تھی۔

بھوری رنگت،ہلکی بھوری آنکھیں،ہلکی سی بڑھی ہوئی شیو اور اٹھی ہوئی ناک۔وہ اچھا دکھتا تھا۔سوبر اور معصوم سا۔حلیہ وہی جو شادان اور زبرج کا تھا۔نیچے جھکے ہوئے اس نے،شو لیس کھولے ،اور پھر اپنے جوگر اس کے سامنے رکھ دیئے۔ذرا سے فاصلے پہ گارڈز کھڑے تھے۔اگر جو انہوں نے ہیل کی ٹک ٹک سن لی ہوتی توکیا ہوتا وہ دونوں جانتے تھے۔

لڑکی نے اپنا حق سمجھتے ہوئے پیر جوگرز میں ڈالے،اپنے ہاتھ میں پکڑی لپسٹک اور بلش کی کٹ اسے تھمائی۔جوتے پہن کر وہ سیدھی کھڑی ہوئی اور لمحوں کے اندر وہ دونوں چھپاک سے گلی سے باہر بھاگ آئے تھے۔بھاگتے بھاگتے کافی دورآ کر ایک جگہ وہ رکے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

گھٹنوں پہ ہاتھ رکھے،کمر جھکائے چند لمبے گہرے سانس لئے۔پھر سیدھے ہوئے۔سٹریٹ پولز کی روشنی میں لڑکی کا سراپا واضح تھا۔سیاہ رنگ کا لمبا ٹخنوں کو چھوتا گاؤن پہنے،سیاہ ریشمی اور سیدھے بال بیوٹی بون کو چھوتے تھے،بالوں میں بھوری اسٹرکنگ کروا رکھی تھی۔چہرہ گول مٹول سا تھا،گال بھرے بھرے،اور وزن بھی اچھا خاصا۔موٹی نہیں صحت مند ضرور تھی وہ۔

"تم چلے جاتے زلطان،میری وارڈرن اگر تمہیں دیکھ لیتی تو جان لے لیتی تمہاری"اس نے اپنی سفیدرنگ کی ہیل اسکے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا۔

"میری جان لیتی اور تمہیں تو جیسے سونے کے تاج پہناتی۔ملکہ کہہ کر۔"اس نےاب بازو پہ ڈالا جیکٹ زخرف کی طرف بڑھایا۔

"مجھے بھلا کسی تاج کی ضرورت ہے کیا؟میں بے تاج ملکہ ہوں۔"اس نے بے نیازی سے کندھے اچکائے۔ساتھ زلطان کو تادیبی نظروں سے دیکھا۔"no appreciation ?"

"بی بی تمھیں appreciation کی نہیں چندے کی ضرورت ہے۔"وہ نیچے جھک کر اپنے جوتے پہنتے ہوئے بولا۔انداز لا پرواہ تھا۔لیس باندھتے ہوئے اس نے سر جھکا رکھا تھا۔"پھر کیا خیال ہے میں مہم چلاؤں یا پھر یہ کام بھی تمھارے ڈیڈی کر لیں گے؟"وہ اٹھ کھڑا ہوا۔نیم اندھیرے میں کھڑا وہ دراز قد لڑکا مسکرا کر بولا۔

"میرے ڈیڈی کو انڈر اریسٹیمیٹ مت کرنا۔ورنہ میں بھول جاؤں گی تم میرے کچھ لگتے بھی ہو۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"تمھیں الزائمر ہے؟آہ مجھے تم سے ہمدردی ہوئی۔اب چندے کے لئے الفاظ بڑھانے پڑیں گے۔"وہ اسی انداز میں اسکے چہرے پہ نظریں جما کر بولا۔

"آج ہمارا آخری دن ہے اور تم اس طرح کی باتیں کر رہے ہو؟"

"آخری دن؟تمھیں کونسی بیماری ہے یار؟بتایا کیوں نہیں۔"لڑکی نے پیر پٹخا اور آگے بڑھ گئی۔

"اچھا یہ تو بتاؤ مہم کا نام کیا ہو گا۔چندہ برائے ملکہ کا تاج؟"

"میرے پیچھے مت آنا زلطان صفدر،ورنہ جہنم واصل کر دوں گی۔"

"یعنی تمھارے ساتھ گزارا کرنے کا بعد ایک اور جہنم بھی ہو گی؟"وہ مصنوعی تعجب سے بولا۔اب کے لڑکی کچھ نہ بولی تو زلطان کو معملے کشیدہ ہوتے محسوس ہوئے۔

وہ اسے آوازیں دیتے ہوئے اس کے پیچھے جانے لگا تھا۔لندن کی اس گلی نے ان مناظر کو تاریخ کی طرح اپنے سینے پہ رقم کر لیا تھا۔کبھی نہ بھولنے کے لئے،کبھی نہ مٹانے کے لئے۔

تھوڑی دیر بعد اگر واپس ریستوران کی طرف آؤ تو گول میز پہ عدالت لگی تھی۔نوارد سرکار کے دربار میں ہاتھ باندھے کھڑے تھے۔

شادان سخت نظروں سے زخرف اور زلطان کو گھور رہا تھا۔جیسے بتانا چاہتا ہو**"تم لوگوں نے سید شادان شاہ کے دربار میں دیر سے حاضری لگا کر دنیا کا سب سے بڑا گناہ کیا ہے،اور میں اسے بھولوں گا نہیں۔"** زبرج نارمل تھا،یوں جیسے اگر ریستوران کی چھت بھی گری تو کپڑے جھاڑ کر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اٹھے گا،اور باہر نکل جائے گا۔اس کے لئے وہ سلاد اہم تھی جس کے پتے وہ چن چن کر کھا رہا تھا۔

"کھانا آرڈر کرتے ہیں کیا خیال ہے۔؟"زبرج نے شادان کی سلگتی نگاہوں کا رخ دوسری جانب کرنا چاہا۔وہ ہنوز ان دونوں کو دیکھتا رہا۔

"ملکہ برطانیہ اور کینیڈین سرکار شروعات کریں،یوں بھی ہم رعایا کی آپ کے آگے کیا اوقات ہے؟"وہ ہتھیلی پہ چہرہ گرائے کٹیلے انداز میں بولا،زخرف اور زلطان نے پہلو بدلا۔شادان گروپ کا بگڑا بچہ تھا،جس کے بگڑ جانے سے ہر کوئی خوف کھاتا تھا۔"کیا خیال ہے پھر آقا آرڈر کریں۔یا پھر ہم مذید انتظار کریں؟"طنز کے تیر۔زلطان نے ایک نظر زخرف کو دیکھا،دونوں نے آنکھوں ہی آنکھوں میں فیصلہ لیا۔انہیں لفظوں کی ضرورت کم پڑا کرتی تھی۔

"ہم دونوں کے ساتھ کوئی تیسرا بھی ہے۔"ایک سانس میں ایک ساتھ کہا تو شادان بھنوئیں سکیڑے پیچھے ہو بیٹھا،زبرج نے گردن ہلائی،جیسے کہا ہو "اوہ اچھااوکے کول۔مطلب ایک اور سلاد بھی ملے گی؟۔"

"آجاؤ۔"ان دونوں کے ایک ساتھ کہنے پہ،کوئی تھا جو پلر کی اوٹ سے نکل کر سامنے آیا تھا۔اسکی آنکھیں سیاہ تھیں ،چمکدار اور زہین۔چہرہ خوبرو،اور ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔معصوم سادہ مسکراہٹ۔تین لوگ اسے مسکرا کر ہی دیکھ رہے تھے،مگر شادان کی نس نس میں لاوا دوڑ گیا۔سارے کا سارا آتش فشاں پھٹ گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"حسن معراج سلطان۔تمہاری جرات کیسے ہوئی یہاں آنے کی؟"شادان نے چبا چبا کر الفاظ ادا کئے۔حسن نے مسکرانے پہ اکتفا کیا۔لندن اور اس کے مضافات میں تیسری جنگ عظیم کا وقت ہوا چاہتا ہے۔

"میں جرات سے تھوڑی،میں تو پیروں سے آیا ہوں۔"کافی دیر بعد ذرا سا سنبھل کر بشاشیت سے کہتے اس نے اپنی کرسی سنبھالنی چاہی مگر شادان نے برق رفتاری سے کرسی پہ اپنے پیر رکھ لئے۔آنکھیں اسکی آنکھوں میں گاڑ دیں۔

"تمہیں لگتا ہے تم جیسے غدار کو میں دوبارہ معاف کر سکتا ہوں؟"بھنوئیں اچکا کر پوچھا گیا۔حسن نے گہری سانس لی۔اپنی انیس سالہ زندگی میں اسے سب سے بہترین دوست یہاں لندن آ کر ملے تھے،اور اب وہی ناراض تھے۔وہ معصوم کرتا تو کیا کرتا؟

"مجھے بتانا پسند کرو گے آخر میرا گناہ کیا ہے؟"حسن سلطان نے بازو سینے پہ باندھ لئے۔سید شادان عرف راجہ صاحب اب ان کے گناہ گنوانے کو تیار تھے۔باقی رعایا توبس سننے والی تھی۔

"سب سے پہلی بات ہم چاروں ایک ہی کالج میں پڑھتے ہیں،جبکہ تم الگ۔لیکن تم پھر بھی ہمارے گروپ میں شامل ہو گئے۔"

"وہ تو تم سب نے میری کیوٹنس کی وجہ سے۔"وہ بولتے بولتے رکا۔شادان سمیت ہر کوئی اسے گھور رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"ہمارے گروپ میں کیوٹنس نہیں کمینگی کی بنیاد پہ داخلے ہوتے ہیں۔اور اس میں تمہارا نمبر پہلا ہے۔"زلطان کے کہنے پہ شادان خوش ہوا۔یعنی اسکی رعایا اس سے سیکھ رہی تھی۔گڈ گڈ۔گلہ کھنکار کر وہ دوبارہ گویا ہوا۔

"دوئم ہم چاروں اٹھارہ سال کے ہیں اور تم انیس سال کے۔مس فٹ یو نو۔"ہاتھ جھلایا گیا۔

"کیا پتہ حسن کے ابو نے کاغذات میں اسکی عمر غلط لکھوائی ہو؟"سلاد کے پتے چباتے زبرج نے یونہی پوچھا۔مگر شادان کی گھوری پہ اس نے لبوں پہ انگلی رکھ لی۔

"سوئم تم بیس فیصد ہمارے کرائمز میں شامل نہیں ہوتے۔"

"کیونکہ اسے اپنی عزت پیاری ہے تمہاری طرح تھوڑی . . . ."روانی سے کہتے وہ زبان دانتوں تلے دبا گئی۔شادان نے صبر کا کافی سے بھی کڑوا گھونٹ بھرا اور خطاب جاری رکھا۔عوام کو کوڑے کھانے کی اشد ضرورت تھی۔

"چہارم تم وقت پہ نہیں آتے،اور ہم سے باتیں چھپاتے ہو۔سب معاف ہے لیکن باتیں چھپانا نہیں۔"سب نے متفق ہو کر سر ہلایا۔شادان نے پیر کرسی سے ہٹالئے،گویا راجہ صاحب نے فریادی کو بیٹھ نے کی جگہ دے دی ہو۔اتنا ظالم نہیں تھا وہ۔

"یار دیکھو میں اس دن پارٹی میں آنا چاہتا تھا لیکن ۔۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"دیکھا یہ پھر باتیں چھپا رہا ہے۔"زخرف انگلی اٹھا کر چمک کر بولی۔زلطان کا جی چاہا تھا اپنا سر پیٹ لے۔کاش حسن اس کا فیملی فرینڈ نہ ہوتا،نہ لندن میں پڑھتا اور نہ ان کے گروپ میں شامل ہوتا۔اور نہ اسکے فوت ہوئے باپ کی زلطان کے زندہ و جاوید باپ سے کوئی دوستی رہی ہوتی۔

"لیکن میرا بہنوئی کہتا ہے،مجھے تم سب سے نہیں ملنا چاہیے۔"اس نے باپ پوری کی۔اور کرسی پہ آ کر بیٹھا

"اسے کیسے پتہ تم ہم سے ملتے ہو؟"زبرج کی آنکھیں مشکوک انداز میں سکڑیں۔

"اسے سب پتہ ہوتا ہے۔"بے بسی سے شانے اچکائے۔"میں تم لوگوں کے ہر پلان میں شامل ہوتا ہوں،لیکن جب کبھی رہ جاؤں اس کا مطلب ہے عمر حیات کو پتہ لگ گیا۔اور وہ تم سب کے سخت خلاف ہے۔"

"ایک منٹ یہ تمھارے بہنوئی کو ہم سب سے مسئلہ کیا ہے؟کیا ہم کوئی گرے پڑے ہیں۔؟"زلطان کو اختلاف ہوا۔"اگر یاد پڑتا ہو تو میرے ڈیڈ وزیراعلیٰ ہیں۔"

"وزیر اعظم ہوں عمر حیات تب بھی نہ مانے۔"وہ بس سوچ سکا۔

"اور میری ماما خیبر کی سب سے مہنگی لائر۔"زخرف نے جتایا۔حسن مسکرایا زبردستی۔

"مہنگی کے ساتھ جھوٹی،فراڈ،کون لگائے گا؟"وہ اب بھی بس سوچ سکا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"جدی پشتی رئیس ہیں ہم۔"ٹانگ پہ ٹانگ جما کر شادان نے اضافہ کیا۔"آدھا جامشورو(**سندھ کا ایک شہر**)مرے ابا کا مرید ہے اور باقی آدھا میرے چچا صاحب کا۔"

"تم یہ بھی کہہ سکتے تھے کہ سارا جامشورو تمھارے خاندان کا مرید ہے۔"حسن خود کو باز نہ رکھ سکا۔

"ایسے کیسے؟ابا کی شہرت چچا کو دے دوں اور چچا کی ابا کو؟حق اور انصاف بھی کوئی چیز ہے کہ نہیں؟"وہ سلگ ہی تو اٹھا تھا۔زبرج نے ایک بے نیاز نگاہ ان سب پہ ڈالی اور دوبارہ موبائل پہ متوجہ ہو گیا۔اسکے پاس گنوانے کو ایسا شجرہ نسب نہیں تھا۔حسن آگے کو ہوا گلا کھنکھارا۔

"مسئلہ تم سب کا خاندان یا ریپوٹیشن نہیں ہے۔مسئلہ میرے بہنوئی کا ہے۔مسئلہ یہ ہے کہ تم سب کے ساتھ میں پیسے خرچ کرتا ہوں،اور جب اکاؤنٹ خالی ہوتا ہے تب مرے بہنوئی کی آنکھیں بھرنے لگ جاتی ہیں۔"اس نے ایک سانس میں کہہ ڈالا۔چہرے پہ مسکینیت تھی۔"میں تم لوگوں کے ساتھ وفادار ہوں کیا یہ کم ہے؟"

"تم کہو تو ہم اس کا پتہ صاف کر دیں؟آخر ایسا کونسا کام ہے ہو ہماری گینگ نے آج تک نہ کیا ہو؟"زخرف نے مدد کی آفر دی۔اسکی چمکدار آنکھیں مخلص لگتی تھیں۔

"وہ تم سب جیسے چار صبح بیچ کر کھائے اور چار رات کو آئے بڑے۔"

"پھر تمہاری بہن؟اس کا کیا۔اگر وہ اکاؤنٹ خالی کر دے؟"زبرج نے آگے ہو کر رازداری سے پوچھا۔حسن نے کڑوا سا منہ بنا لیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"میری بہن کو تو عمر حیات کا قتل بھی معاف ہے۔"وہ بڑبڑایا۔

"بس اب اور نہیں۔"راجہ شادان صاحب نے دربار برخاست کیا۔"چونکہ تم غدار نہیں مجبور ہو اس لئے آج میری عدالت میں تمہیں معاف کیا جاتا ہے۔آج ہم سب کی فیرول پارٹی ہے۔کل سے ہم سب الگ الگ جگہوں کے لئے فلائے کریں گے۔یہ ہمارا دن ہے۔سید شادان کی طرف سے پارٹی انجوائے کریں۔"خطاب کے دوران کوئی نہیں بولتا تھا مگر ۔۔۔

"ویسے ایک بات ہے۔"کانٹے میں پزا**(جو تھوڑی دیر پہلے بیرہ رکھ گیا تھا)** کا ٹکڑا پھنساتے ہوئے حسن نے بات شروع کی۔"آج تم سب کی فیرول پارٹی ہے۔لیکن تم محفل چھوڑ کر یہاں کیوں بیٹھے ہو؟"

"جہاں ہم پانچ ہوتے ہیں۔وہیں محفل ہوتی ہے۔باقی سب اضافی ہے۔لوگ بھی،رونق بھی،محفل بھی۔"زلطان مسکرا کر بولا تو باقی سب نے افسردگی سے اسے دیکھا۔آج کالج کا آخری دن تھا۔دوستوں کو کہا جانے والا الوداع ہر الوداع سے مشکل ہوتا ہے۔آگے جانے کے لئے انکی آنکھوں میں کئی خواب تھے مگر انہی خوابوں کے پیچھے دوست چھوڑنے کی نمی بھی۔

"اچھا ایک بات بتاؤ اب تم سب کہاں جاؤ گے اور کیا کرو گے؟میٹ اپس کا کیا ہو گا؟"حسن نے پوچھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"میں تو لندن میں ہوں۔تمہاری جونیئر ہوں گی۔لاء کر رہی ہوں ناں۔"زخرف جوس کا گلاس اٹھاتے ہوئے بولی۔اسی پل حسن کی نظر سامنے والی میز پہ بیٹھی ایک حجابی لڑکی پہ پڑی۔وہ اسے دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔حسن بھی مسکرایا۔رابطہ مل گیا۔

"میں واشنگٹن جا رہا ہوں۔مستقبل کا اینکر سید شادان شاہ۔"گلاس ہوا میں بلند کیا،لڑکی اب سینے پہ انگلی رکھے کوئی اشارہ کر رہی تھی۔جیسے پوچھ رہی ہو۔

"میں یہاں آؤں؟"

"میں امریکا جا رہا ہوں۔زبرج شاہنواز مستقبل کا مایا ناز انجینیئر بنے گا۔"تیسرا گلاس بھی ہوا میں بلند ہوا۔حسن مسکراتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔ہاتھ کے اشارے سے **"تم وہیں رکو میں آ رہا ہوں"** کہا اور اسکی طرف بڑھا۔سب نے بے یقینی سے اس غدار کو جاتے دیکھا۔ہوا میں بلند گلاس،اور نظریں زلطان پہ تھیں۔آخر اب وہ کیا کہے گا۔ظاہر ہے وہ زخرف کے ساتھ یہیں رکے گا۔زلطان نے سنجیدہ نظریں اٹھا کر زخرف کو دیکھا،شادان اور زبرج موقع کا خیال کرتے "ہم ابھی آتے ہیں" کہہ کر اٹھے۔

"بتاؤ ناں زلطان تم کیا کرو گے آگے؟"جوس کا گلاس لبوں سے لگاتے اس نے سادگی سے پوچھا۔وہ ہنوز انہی سنجیدہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔دل بے حد زور سے دھڑک رہا تھا۔اسے بھی یہیں لندن آرٹ اسکول میں رہنا تھا،ابا کو منع کر کے وہ یہیں رہنا چاہتا تھا اگر زخرف بھی رہنا چاہے۔اسے نہیں کرنی سیاست،وہ بس پینٹ کرے گا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"تم لاء کرنے کے بعد کیا کرو گی؟"

"اس کے بعد پاکستان واپس جاؤں گی اور پریکٹس کروں گی۔تم بتاؤ تم . . . . "وہ بولتے بولتے رکی۔فون کے بجنے کی آواز تھی۔اس نے موبائل اٹھا کر دیکھا۔"مام "کے نمبر سے وائس نوٹ تھے۔پلے کا بٹن دبایا تو ایک نرم مگر تحکم بھری آواز سنائی دی۔

"تم سے کہا تھا ناں،فرقان سے ایک بار مل لو۔بچے ابھی تم دونوں ملنا شروع کرو گے۔دوستی اور انڈرسٹینڈنگ ہو گی۔جانتی ہو اسکا خاندان کتنااونچا ہے؟ایک اچھی جگہ فٹ ہونے کے لئے بہت شروع سے محنت کرنی ہوتی ہے۔"ایک وائس نوٹ ختم ہوا تو دوسرا شروع ہوا۔زلطان کے چہرے پہ ایک رنگ آ رہا تھا دوسرا جا رہا تھا۔

"تمھارے ڈیڈ اور میری شادی میں کمیونیکیشن گیپ تھا نتائج تمھارے سامنے ہیں آگے جو تم چاہو۔"آواز بند ہو گئی۔زخرف نے بے زاری سے گلاس رکھا،زلطان یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا۔ان کے درمیان راز نہیں تھے۔

"ماما چاہتی ہیں میں انکی دوست کے بیٹے کے ساتھ کمیٹڈ ہو جاؤں۔"زلطان نہیں جانتا تھا کیا مگر اسے کچھ برا لگا تھا۔کچھ دل پہ لگا تھا۔

"تم کیا چاہتی ہو؟"اس نے خود کو کہتے سنا۔نظریں اسکی آنکھوں میں تھیں۔

"مجھے اس سے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔بس مجھے پریشرائز نہ کیا جائے۔وقت چاہیے مجھے۔اابھی میری عمر ہی کیاہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"اس کے علاوہ تمھیں کوئی مسئلہ نہیں ہے؟"وہ اسکی آنکھوں میں براہ راست دیکھ کر پوچھ رہا تھا۔زخرف نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا۔زلطان مسکرا بھی نہ سکا۔اسکے اندر تک خاموشی چھا گئی۔یعنی وہ زلطان صفدر کے لئے کسی قسم کے کوئی جذبات نہیں رکھتی؟

اپنی غائبانہ موجودگی ان دونوں کی میز سے غائب کرتے ہوئے حسن سلطان کی میز کی طرف جاؤ تو وہ کرسی کھینچ کر حجاب والی خوبصورت سی لڑکی کے سامنے بیٹھ رہا تھا۔باتیں ہوئیں،تعارف ہوا۔مگر ---

"میرا ایک بھائی ہے۔یوایس اے میں ہوتا ہے۔آپ مجھے بلکل اس کے جیسے لگے ہیں مسٹر حسن۔"حسن کی مسکراہٹ سمٹی۔"آپ سے مل کر ایسا لگا جیسے بہت عرصہ بعد اپنے بھائی سے دوبارہ ملی ہوں۔"وہ رکی حسن کے فق ہوتے چہرے کو دیکھا۔پندرہ منٹ کی محبت؟"ہم سیلفی لے سکتے ہیں؟پلیز؟"وہ میز پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اٹھا تھا۔چہرہ تمتما رہا تھا۔

"بھائی جیسا ہوں بی بی بھائی نہیں۔نا محرم کے ساتھ سیلفی حرام ہے۔"چبا چبا کر کہتے وہ اٹھ گیا تھا۔لڑکی حیران سی اسے جاتے ہوئے تکتی رہی۔اپنی میز کی طرف جاتے ہوئے اسکی بڑبڑاہٹ واضح تھی۔"پندرہ منٹ کی محبت ہک ہاہ۔"

"میں امریکا جا رہا ہوں۔"تھوڑی دیر بعد میز کے گرد بیٹھے لوگوں نے زلطان کو کہتے سنا۔"پڑھائی مکمل کروں گا،پھر ابا کے ساتھ سیاست میں حصہ لوں گا۔"شادان کا جی چاہا تھا اسے دو تھپڑ رکھ کر دے،زبرج نے ٹھہر کر اسے دیکھا تھا اور حسن نے استہزائیہ مسکراہٹ اسکی طرف

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

اچھالی۔(**اسکی تو دو سالہ محبت تھی**)چار لوگ اس وقت آکورڈ تھے مگر زلطان مسکرایا تھا۔جوس کا گلاس ہوامیں بلند کیا۔آج بس اسکے لب مسکرائے تھے۔آج یہ الوداع صرف دوستوں سے نہیں تھا۔آج وہ ملکہ کے شہر میں اپنے دل کی ملکہ سے دستبرداری دینےلگا تھا۔

"ہم یہاں سے جانے کے بعد ہر سال ملیں گے۔"اس نے اعلان کیا۔

"ہم ہر ہفتے ایک دوسرے کو کالز کرتے رہیں گے۔"زخرف نے گلاس بلند کیا۔

"ہم دوست بنا سکتے ہیں،مگر ہم کبھی کسی کو وہ اہمیت نہیں دیں گے جو ایک دوسرے کو دیتے ہیں۔"شادان کا گلاس بھی بلند ہوا۔

"ہم میں سے جب کسی کا جیب خرچ بند ہوگا،ایک دوسرے کی مالی مدد ضرور کریں گے۔"حسن کا گلاس باقی تین گلاسوں سے ٹکرایا۔

"ہم ایک دوسرے سے وفادار رہیں گے۔"آخری گلاس زبرج کا تھا۔لندن نے ان پانچ لوگوں کو الوداع کہتے سنا،اور بوندا باندی شروع ہو گئی۔آہ لندن غمگین تھا۔

"دس سال بعد۔"

"باب دہر کے کھلنے سے ایک ہفتہ قبل۔"

شام چار بجے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

یہ ایک نجی ٹی وی کے سٹوڈیو کا منظر ہے۔آنکھوں کو بے تحاشا چبھتے سبز رنگ کی دیواروں والے سیٹ اپ میں کمرے کے بیچ وں بیچ ایک چھوٹی سی میز اور اس کے گرد دو کرسیاں رکھی تھیں۔آس پاس کیمرہ مین،میک اپ آرٹسٹ،اسپاٹ بوائے،مینجر اور باقی افراد کھڑے تھے۔اسی سٹوڈیو میں شیشے والی دیوار کے اس پار شولائیو کرنے کی تیاری چل رہی تھی۔شیشے کی دیوار کے عین اوپر ایک سرخ نقطہ تھا۔جس پہ "**آف لائن**"لکھا تھا۔

سٹوڈیو کی حالت ابتر تھی۔مگر جب شو ٹی وی پہ آتا تو ایڈیٹنگ وغیرہ کے کے پس منظر کو خوبصورت کر دیا جاتا۔کمرے کے وسط میں رکھی کرسی پہ بیٹھے اینکر کے کانوں میں لگے آلے میں ایک پیغام آیا،اس نے شیشے کی دیوار کے پار تھمز اپ کا اشارہ کیا،اپنے سامنے سوٹڈ بوٹڈ سے آدمی کو دیکھا۔سرخ بتی سبز میں بدلی اور یہ ہوا شو آنلائن۔

"السلام و علیکم نظرین۔"**سوال حق ہے** "کہ ساتھ میں ہوں آپ کا میزبان،سید شادان شاہ۔"اٹھائیس سالہ اینکر کی گردن اٹھی ہوئی تھی،لباس سے مہک اٹھ رہی تھی اور لہجے میں اعتماد بولتا تھا۔وہ پاکستان کا سب سے قابل اور کم عمر اینکر پرسن تھا۔چند سالوں کے اندر ہی اس نے بلندیوں کا وہ سفر طے کیا تھا کہ آج اسے آدھی دنیا جانتی تھی۔

"آج ہمارے مہمان ہیں،ملک کی وہ شخصیت جن کی سیاست کو پچھلے دنوں"**بیرونی سیاست**"کا نام دیا گیا۔عوام کے سوالات کے جواب ،اور حقائق سے پردہ آج اٹھایا جائے گا۔جی عبداللہ نواز صاحب۔لفظ،بلکہ الزام بیرونی سیاست پہ آپ کیا کہنا چاہیں گے؟کیاالیکشنز سے کچھ ہی دن قبل آپ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

کے حوالے سے یہ لفظ استعمال کرنا ایک "**ایجنڈا**" ہے۔؟"وہ میز پہ رکھے کاغذات نہیں دیکھ رہا تھا،وہ کیمرہ دیکھ رہا تھا،اور مہمان کی آنکھیں۔کاغذات ردی تھے۔شادان وہ کہتا تھا جو اسکا دل کہتا تھا۔

"ہماری سیاست کو میلا کرنے کے لئے زلطان صلاح الدین،اور انکے خاندان نے جو الزامات لگائے ہیں۔ان کے جواب منہ سے دینا ہمارا شیوہ نہیں۔صفدر حسین اور انکے بیٹے . . . . . ."
وہ کچھ اور بھی کہہ رہے تھے،مگر شادان ایک نام پہ اٹک گیا تھا۔آس پاس وہ سبز دیواریں،وہ بولتا ہوا فربہہ شخص غائب ہوا۔اسکی آنکھوں کے آگے مناظر بدلے،باب دہر کھلا اور وہ ماضی میں جا پہنچا۔

فلائٹ کی پرواز میں ابھی کچھ وقت باقی تھا۔مسافر اپنی نشستیں اور سامان سنبھال رہے تھے۔

پندرہ ،سولہ سالہ شادان جہاز کی سیٹ پہ کھڑکی کی طرف بیٹھا تھا۔تاثرات تنے ہوئے،ہاتھ میں موبائل جسے کبھی دیکھتا،کبھی بے زاری سے دوسری سیٹ پہ ڈال دیتا۔کئی بار اس نے اٹھ اٹھ کر آس پاس جھانکنے کی کوشش کی تھی۔کوئی اسکا ہم عمر نہیں تھا۔وہ سخت بور ہو رہا تھا۔کھڑکی والی سائیڈ سے ہٹ کر اب وہ دوسری طرف بیٹھ گیا۔

دفتعاً کوئی اس کے آگے سے گزر کر اس کے ساتھ والی سیٹ پہ آ کر بیٹھا۔شادان نے پوری طرح گھوم کر،بھنوئیں سکیڑ کر اپنے ساتھ بیٹھتے لڑکے کو دیکھا۔آنکھیں باقاعدہ چھوٹی کر لیں۔دماغ میں اسکا اسکین کیا۔تفصیلی جائزے کے بعد وہ رخ موڑ کر بیٹھ گیا۔ابا اسے ناردرن ایریاز کی سیر کروانے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

لائے تھے،مگر شومئ قسمت اسلام آباد آ کر اسے لندن روانہ کر دیا۔کافی دیر بعد اس نے اپنے ساتھ بیٹھے لڑکے کو مخاطب کیا۔انداز میں ایک بے اختیار سا رعب تھا۔

"نام کیا ہے تمہارا؟اور لندن کیوں جا رہے ہو؟"

لڑکے نے کتاب سے سر نکالا اور مسکراتے ہوئے جواب دیا۔"زلطان صفدر،میں لندن پڑھنے کے لئے جا رہاہوں۔"

"سبجیکٹس؟"

"سائنس۔"یک لفظی جواب۔شادان اب پھیل کر بیٹھا،ایکسٹرا ورٹ کو بولنے کے لئے موقع چاہیے ہوتا ہے۔اور اسے وہ مل گیا تھا۔

"خود جا رہے ہو یا ابا نے بھیجا ہے؟"

زلطان پھر سے مسکرایا۔دھیرے سے،نرمی سے۔"ابا نے،مگر میری مرضی سے۔"

"یہ آخر ہم دونوں کے اباؤں کو ہمیں لندن بھیجنے کا خیال آیا ہی کیوں؟ہاں ٹھیک ہے میں کلاسز بنک کرتا تھا،اسکول سے بھاگ جاتا تھا،کبھی کبھی اسکول میں گینگ بھی چلاتا تھا،لیکن کیا بیٹوں کے کوئی حقوق نہیں ہوتے؟تم بتاؤ بھلا میری کوئی غلطی تھی اس میں؟"

زلطان نے نفی میں سر ہلایا۔"بلکل نہیں بیٹے تو ایسا کرتے ہیں۔یہ تمہارا حق تھا۔لیکن باپ کے بھی کچھ فرض ہوتے ہیں۔غریب باپ ایسی صورت حال میں بیٹے کو لوڈر رکشہ دلوا دیتا ہے،اور امیر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

باپ "**لندن**" بھیج دیتا ہے۔فرائض یو نو۔"اس نے کہتے ہوئے سر دوبارہ کتاب پہ جھکایا۔شادان قہقہہ مار کر ہنسا تھا۔زلطان جھکے ہوئے سر کے ساتھ بس مسکرایا۔

"ابا نے کہا تھا غلط سنگت میں نہ پڑنا،اور اماں نے کہا تھازندگی جینا مت چھوڑنا۔میری بات مان کر تم نے جینا سکھایا۔اور ابا کے فرائض بتا کر اپنی سنگت کو کلئیر کیا۔دوست بنیں؟" اس نے ہاتھ بڑھایا۔آنکھوں میں چمک در آئی۔زلطان نے گردن اٹھا کر ایک نظر اسکا بڑھا ہوا ہاتھ دیکھا،دوسری نظر اسکی آنکھیں۔وہ لوگوں کو انکے "**منہ**" سے کہے لفظوں سے نہیں ،آنکھ میں آتے" **تاثر** "سے جج کرتا تھا۔

"دوست اتنا جلدی نہیں بنانے چاہیے،ہاں البتہ "**بانڈ**" بنا سکتے ہیں۔"شادن اس پہ بھی راضی تھا۔لندن کا سفر اسکی زندگی کا بہترین سفر بننے والا تھا۔وہ جانتا تھا۔اب وہ زلطان کو اس جہاز میں بیٹھے لوگوں کے متعلق بہت کچھ بتا رہا تھا۔وہ سنتا رہا،رائے دیتا رہا۔سید شادان اسکی برداشت سے متاثر ہوتا رہا۔

حال میں وہ انٹرویو ختم کر کے گاڑی میں بیٹھا تھا۔کوٹ پچھلی سیٹ پہ ڈال رکھا تھا۔اور آنکھیں خوابیدہ سی لگتی تھیں۔ہاتھ میں پکڑے اپنے موبائل پہ کانٹیکٹ لسٹ کھولی تو ہزاروں لوگوں کے نمبر کھل گئے۔وہ عہدے داران تھے،وہ امیر تھے،وہ مدد کرنے آتے تھے مگر وہ دوست نہیں تھے۔شاید تھے مگر دل پہ ویسا تاثر نہیں چھوڑتے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

وہ سکرین پہ انگلی چلاتے انگریزی حرف "**زیڈ**" تک گیا،اور ڈھیر سارے لوگوں کے درمیان اس کا نمبر نکالا۔"**زلطان**" اس نے پہلے میسج ٹائپ کیا،پھر مٹا دیا،وائس ریکارڈ کرنی چاہی پھر ارادہ ترک کر دیا۔کال کرنے ہی لگا تھا مگر . . . . مگر رک گیا۔یہ رابطہ تو کبھی اتنا مشکل نہیں رہا تھا پھر آج کیوں ؟

آخری بات چار ماہ پہلے ہوئی تھی۔وہ کال بھی شادان کی طرف سے تھی۔اب اسے کرنی چاہیے۔انانے وار کیا،اور شادان نے کرنے دیا۔کیا اسے کرنے دینا چاہیے تھا؟

باب دہر کے کھلنے سے ایک ہفتہ قبل۔

اسلام آباد، پاکستان۔

وقت دوپہر تین بجے۔

کوسوں دور ایک لمبے سفر پہ نکلو تو اسلام آباد ہائی کورٹ کے باہر زینوں پہ وکیل آ جا رہے تھے۔کئی مجرمین کے چہرے پہ کپڑا ڈالے،پولیس والے انہیں بے زاری سے واپس پولیس موبائل میں بٹھا رہے تھے۔کئی لوگ روتا،کئی بے زار اور کئی پر امید چہرہ لئے کورٹ کی راہداریاں طے کر رہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

وکلاء اور عام لوگوں کے اس ہجوم میں ایک شناسا چہرہ بھی تھا۔سفید قمیض شلوار کے اوپر سیاہ کوٹ پہنے بالوں کا نفیس جوڑا بنائے،جس میں پنسل اٹکا رکھی تھی۔پیراونچی سیاہ ہیل میں مقید تھے۔سرمئی آنکھوں میں سنجیدگی تھی۔کورٹ کی راہداریوں میں چلتے ہوئے اس کے ہر انداز سے نمایاں تھا کہ وہ یہاں اس کورٹ میں ایک حیثیت رکھتی ہے۔آتے جاتے کئی وکلاء نے اسے سلام کیا تھا وہ محض سر کے اشارے سے جواب دیتی رہی۔اپنے چیمبر میں آکر اس نے کوٹ اتار کر کرسی پہ پھیلایا۔فائلز کے انبار ڈیسک سے ذرا ہٹائے دفعتاً دروازہ بجا،اس نے یس کہہ کر اجازت دی۔

کوئی پچیس چھبیس برس کی لڑکی تھی،خود کو چادر میں ڈھانپے چہرے پہ سوگواریت لئے اندر داخل ہوئی۔ساتھ میں کوئی فربہہ سی عورت بھی تھی۔زخرف نے ان دونوں کو دیکھ کر گہری سانس لی۔

"میں نے آپ سے کہا تھا ناں کہ میں آپ کا کیس نہیں لڑ سکتی؟آپ کو ایک بات سمجھ نہیں آتی؟"اس کا لہجہ سخت نہیں تھا مگر اٹل ضرور تھا۔لڑکی دھیرے سے اس کے سامنے رکھی کرسی پہ بیٹھ گئی۔آنسو اسکی آنکھوں سے بہنے لگے تھے۔زخرف ان آنسوؤں کے مکر کو جانتی تھی۔

"میرے بھائی کی جان اب آپ ہی بچا سکتی ہیں۔اسے قتل کے جھوٹے مقدمے میں پھنسایا گیا ہے۔آپ جتنے پیسے چاہیں گی،ہم دے دیں گے ہم . . . . "وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی۔اسکے ساتھ آئی اسکی ماں بھی رو رہی تھی۔ساتھ ہاتھ جوڑ لئے تھے۔وہ بول نہیں سکتی تھیں۔

"میرا بھائی قاتل نہیں ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"ریپسٹ تو ہے ناں؟"زخرف ٹھنڈے لہجے میں بولی۔لڑکی نے بے یقینی سے گردن اٹھائی۔اسکی ماں اس سے زیادہ بے یقین تھی۔

"جس لڑکے کا قتل ہوا ہے،اسکی بہن کا دو ماہ پہلے ریپ ہوا تھا۔جو کہ تمھارے بھائی نے کیا تھا۔اور جب وکٹم کے بھائی کو پتہ چلا اور اس نے کیس کروانا چاہا تب تمھارے بھائی نے بے دردی سے اسکا قتل کر دیا۔"عورت کو سانپ سونگھ گیا تھا جبکہ لڑکی چڑھ دوڑی۔نیکی اور پارسائی کا چڑھایاہوا ملمع ایک پل میں اتر گیا۔

"نیک بننے کی کوشش کیوں کر رہی ہو؟ڈیفینس لائر ہو ناں آج تک کتنے مجرمین کو بچا چکی ہو؟اور وہ سارے کے سارے کیا دودھ کے دھلے تھے؟ پیسے لے کر تو تم اپنے باپ کے مجرم تک چھوڑ سکتی ہو۔ایک مجرم اور سہی۔پیسہ تو پورا دے ۔۔"

"تم سے زیادہ پیسہ ہے میرے پاس۔"زخرف ایک دم مختلف انسان بن گئی۔"،اتنا کہ تمھارے منہ میں ٹھونستی جاؤں،ٹھونستی جاؤں یہاں تک کہ تمہاری سانس بند ہونے لگے۔اور تم مر جاؤ۔اتنا پیسہ کہ تمہاری لاش کو کوڑے دان میں ڈال دوں،اور کوئی میرے خلاف منہ نہ کھولے۔"وہ رکی شیرنی جیسی آنکھیں لڑکی کی آنکھوں میں گاڑ دیں۔"بلکہ اتنا پیسہ کہ تمھارے بھائی کو کئی سال یونہی جیل میں سڑاتی رہوں۔پیسے کی لالچ زخرف وقار کو دینا ضائع جائے گا۔اب دفع ہوجاؤ یہاں سے۔ورنہ مذید القابات سن لو گی۔"اس نے ہاتھ اٹھا کر بے زاری سے کہا۔پھر نرم نظروں سے بوڑھی عورت کو دیکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"میں آپ کے بیٹے کو بچا لیتی۔اگر دوسری طرف ایک پورا خاندان نہ تباہ ہوا ہوتا۔گنہگاروں سزاؤں کی جگہ رہائی ملنے لگی تو دنیا جہنم بن جائے گی۔بری ہوں بے ضمیر نہیں۔"عورت نے سر کے خم سے سمجھ جانے کا اشارہ کیا اورروتی،بلکتی باہر نکل گئی۔وہ دونوں چلی گئیں تو کوئی اور آیا۔اس نے دروازہ کھٹکھٹایا نہ اجازت مانگی۔آہٹ پہ جوڑے والی لڑکی نے مڑ کر دیکھا تو اس کے لب ہلکے سے وا رہ گئے۔آنکھیں پھیل گئیں۔اور چہرے پہ ایک الوہی چمک آئی۔وہ چمک وہ مسکراہٹ بے اختیار تھی۔

"زبرج تم؟اوہ مرے خدایا . . . . تم یہاں؟"وہ اٹھ کر اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔سرمئی تھری پیس میں ملبوس،گہری بھوری آنکھوں والا آدمی مسکرایا۔سادہ مسکراہٹ،ایسی مسکراہٹ جو کلفتیں غائب کر دے۔وہ دونوں ایک دوسرے کے برابر کھڑے تھے۔

"ایکٹیوسٹ activistصاحب کو یہاں گواہی دینے بلایا گیاہے۔پھر سوچا تم سے ملتا جاؤں۔کیسی ہو؟"وہ مسکرا کر بولا،پھراسکے ساتھ آگے بڑھ آیا۔کرسی سنبھال کر بیٹھا۔

"ہم تین سال بعد مل رہے ہیں ویسے۔کام کیسا جا رہا ہے۔"وہ گھوم کر آئی اپنی کرسی پہ بیٹھی۔پوری توجہ سے اسے دیکھا۔

"ٹھیک جا رہا ہے۔دنیاسے ظلم،و بربریت کا علاج مشکل ہے۔تم بتاؤ مجرموں کا علاج کیسا ہے؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"بس گزارا ہو رہا ہے۔"اس نے دانستہ موضوع بدلنا چاہا۔زبرج نے بھی زور نہیں دیا۔"زلطان اور حسن کیسے ہیں؟بات ہی نہیں ہوتی۔"

"میری بھی بات نہیں ہوئی۔ it's been nine months" زبرج نے کہا۔

"حسن سے اب بھی نہیں ہوئی؟"زخرف کے سوال پہ وہ تھم گیا۔آخری فون کال یاد آئی۔وہ جھگڑا یاد آیا۔حسن اسکے پاس کچھ غلط فہمیاں لے کر آیا تھا اور بدلے میں بدگمانیاں لئے چلا گیا۔

"مجھے اسکی شکل بھی نہیں دیکھنی۔"وہ سخت لہجے میں بولا۔"اسے لگتا ہے اسکے پاس پیسہ ہے تو کسی کو کچھ بھی کہہ سکتا؟

"وہ ایسا نہیں ہے زبرج۔"

"اور اگر میں کہوں شادان ایسا نہیں ہے تو تم اپنے اختلاف اس سے ختم کرلو گی؟"

وہ خاموش رہی۔کچھ دیر کے لئے ان دونوں کو سمجھ نہ آیا اب کیا کہا جائے۔ان دونوں نے گہری سانس لی،دہر کے چکر نے انہیں گھمایا اور کئی باب کھلے،انکی آنکھیں دن میں خواب دیکھنے لگیں۔

کالج میں انکا پہلا دن تھا۔وسیع و عریض رقبے پہ پھیلی گھاس کے قطعے پہ کھڑی قدیم اور عالیشان عمارت کالج آنے والوں کا دل موہ لیتی تھی۔کالج کے طویل دورے کو ملتوی کئے سن گن لیتے ہوئے آؤ تو گراؤنڈ کے ایک کونے میں ایک لڑکا سر جھکائے بیٹھا تھا۔اس کے چہرے پہ زخم کے نشان تھے۔قریب سے گزرتے شادان اور زلطان اسے دیکھ کر رکے تھے۔وہ چہرے سے پاکستانی یا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

بھارتی لگتا تھا۔ساتھ چھوٹے بالوں والی صحت مند لڑکی بیٹھی تھی۔اسکی سرمئی آنکھوں میں خفگی کا تاثر تھا۔

"میں نے تمہیں کہا تھا زبرج ان سے پنگا مت لو،وہ دس ہیں اور تم ایک۔میرا کیا ہے میں بس ماما کے آنے کا ویٹ کر رہی تھی۔پھر ان bullies کے ساتھ وہ ہوتا کہ دنیا یاد رکھتی۔"وہ اس کا زخم اپنے رومال سے صاف کرتے ہوئے ڈپٹ رہی تھی۔اسکے بھرے بھرے ہاتھ دوا لگانا تک نہیں جانتے تھے۔شادان اور زلطان ان دونوں کو کلاس فیلو کی حیثیت سے جانتے تھے مگر آج غیرت جوش میں آ گئی تھی۔زبرج اور زخرف کے پاس وہ دونوں رک گئے تھے۔

"وہ جیک اور اس کا بھائی تمہیں بھی بلی کرتے ہیں؟"شادان کے ڈائریکٹ سوال پہ زخرف نے گردن اٹھا کر انہیں دیکھا۔اسکی آنکھوں میں شناسائی ابھری۔

"صرف مجھے ہی نہیں ہر بھارتی اور پاکستانی کو بُلی کرتے ہیں۔یہ تمہارا دوست جو منہ میں دہی جما کر کھڑا ہے،سب جانتا تو ہے۔"اس نے انگلی اٹھا کر زلطان کی طرف اشارہ کیا۔وہ مسکرایا۔اسے یہ لڑکی ہمیشہ سے اچھی ہی لگی تھی۔آج وہ اسے مخاطب کر رہی تھی۔"ویسے تو بڑے بنتے ہو تم دونوں ہم وطنوں کا کوئی خیال ہے کہ نہیں؟"

"بدلہ چاہیے،یا معافی؟"اب کے زلطان کی طرف سے پوچھا گیا تھا۔زبرج اور زخرف چند پل اسے دیکھتے رہے۔آنکھیں یکدم مشترکہ رنگ میں چمکیں۔پھر یک زبان ہو کر کہا۔

"بدلہ۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

اور پھر پورے کالج نے اگلے دن ایک منظر دیکھا تھا۔جیک اور اس کا گروپ چہرے پہ زخم کے نشان لئے ہر سٹوڈنٹ سے معافی مانگ رہے تھے۔سننے میں آیا تھا کہ کل رات چار نقاب پوش آئے تھے جیک اور اس کے ساتھی شراب کے نشے میں دھت تھے،اسی پل ان چاروں نے ہاکی اور بلے مار مار کر انکا حشربگاڑ دیا تھا۔کالج نے ایک اور منظر بھی دیکھا جس میں چار لوگ ایک قطار میں کھڑے تھے۔عقب میں کالج کی عمارت تھی۔

زبرج،زلطان،شادان اور زخرف۔بازو سینے پہ بندھے تھے اور آنکھوں میں شیطانی لئے وہ جیک کے گروپ کو دیکھ رہے تھے۔ہاتھ ایک دوسرے کے کندھے پہ جما رکھے تھے۔اور گردن فخر سے اکڑی تھی۔

"کیا آج سے ہم سب دوست ہیں؟"زبرج کی نظریں اب بھی دور جمی تھیں۔شادان نے اس کے کندھے پہ بازو پھیلایا۔

"آج سے ہم خاندان ہیں،کرائم پارٹنر ہیں اور،راز دار ہیں۔"

سب متفق تھے۔سب خوش تھے۔ایک خاندان پاکستان میں چھوڑنے پہ انہیں دوسرا خاندان اس دیار غیر میں ملے گا انہیں اندازہ نہ تھا۔اس روز سے ان چار لوگوں کی دوستی کو آدھا کالج جاننے لگا تھا۔وہ ساتھ کھاتے،لڑتے،مار کھاتے۔مارتے۔اور ضرورت پڑنے پہ بنک کرتے۔کلاس سے باہر نکال دیئے جانا تو انکے لئے بڑی بات تھی ہی نہیں۔وہ عجیب اور خوبصورت دور تھا۔مگر افسوس کہ گزر چکا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

حال میں وہ دونوں خاموش بیٹھے تھے۔پانچ منٹ کے دوران سب باتیں ہو گئی تھیں۔زبرج نے لندن میں پڑھائی کے دوران ہی شادی کر لی تھی ایک بیٹا تھا اور اب اسکی بیوی علیحدگی چاہتی تھی۔زخرف کو سن کر دکھ ہوا۔زخرف کی منگنی ٹوٹ گئی تھی۔اور اب وہ کسی دوسرے لڑکے سے شادی کر رہی تھی۔حال احوال ہو گیا تھا تھا۔اب شکوے تھے،جو کرنے چاہئے تھے مگر وہ دونوں لب سیئے بیٹھے رہے۔کافی دیر تک ایک آکورڈ سی خاموشی رہی۔زبرج جانے کو اٹھا تو وہ اسے پکار بیٹھی۔

"کہیں ملنے کا پروگرام بنائیں؟"زبرج ٹھہر گیا۔کیا وہ مل سکتے تھے۔کیا انہیں ملنا چاہئے؟کیا کچھ باقی تھا جس کے لئے ملا جائے۔؟اسکے پاس واقعی جواب نہیں تھا۔وہ چوکھٹ پہ کھڑا رہا۔لا جواب سا۔

باب دہر کے کھلنے سے ایک ہفتہ قبل۔

اسلام آباد، پاکستان۔

وقت دوپہر ساڑھے تین بجے۔

اسلام آباد کے ایک پوش علاقے میں کھڑا عالیشان مینشن سارے میں اپنی دھاک بٹھائے ہوئے تھا۔سفید سنہری رنگ کا یہ مینشن کسی سلطنت کا محل لگتا تھا۔وسیع و عریض گھاس کا قطعہ پار

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

کرتے،ملازمین کی فوج کو ایک نظر دیکھتے،عالی شان سجاوٹی سامان سے آنکھوں کو خیرہ کرتے اندر آؤ تو ڈائننگ ہال میں لگی میز کے گرد دو لوگ بیٹھے تھے۔

سربراہی کرسی پہ سفید شلوار قمیض کے اوپر کریم کلر کا کوٹ پہنے،ہاتھ میں مہنگی گھڑی اوربالوں کو سلیقے سے سجائے زلطان صفدر بیٹھا تھا۔گزرے وقت نے اسے زیادہ نہیں بدلا تھا۔بس چہرے پہ سنجیدگی چھا گئی تھی اور ذات کا وقار بڑھ گیا تھا۔اس کے دائیں طرف،سیاہ ڈریس شرٹ کے ساتھ سرمئی دھاری دار پینٹ والا حسن سلطان بیٹھا تھا۔انتیس کے ہندسے کو چھوتا مرد ،بردبار اور سنجیدہ تھا۔وہ دونوں خاموشی سے کھانا کھا رہے تھے۔ہر تھوڑی تھوڑی دیر بعد وہ کسی بات کو شروع بھی کر دیتے تھے۔آج کھانے پہ خاموشی تھی۔حسن کو یاد آیا کبھی کسی دور میں وہ کھانے پہ لڑا کرتے تھے۔اسکی آنکھوں نے ماضی کا سفر کیا اور ایک واقعہ اسکی یادداشت کا حصہ بنا۔

کالج کے کینٹین میں بیٹھے ہوئے ان کے سامنے پزا رکھا تھا۔شادان بڑی سنجیدگی سے نائف ہاتھ میں لئے ہر ایک کے لئے برابر پیس کاٹ رہا تھا۔

"میرا پیس چھوٹا ہے۔پچھلے پزا سے بھی مجھے دو سلائس ملے تھے۔"حسن نے شکایت کی۔

"سلائس کم ملے کیونکہ تم ہر دفع شیئر بھی کم دیتے ہو۔"خاموش بیٹھا زبرج بولا،پھر غور سے شادان کوسلائس کاٹتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔کہیں اس کے حصے کا سلائس چھوٹا نہ ہو جائے۔ہر ایک کو سلائس مل چکے،حسن کا حصہ کم تھا۔اس نے للچائی نظروں سے شادان کو دیکھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"میں نے سنا تھا جامشورو کے لوگ بہت سخی ہوتے ہیں۔ویسے اپنا پزا چکھانا ذرا۔"شادان کا چلتا منہ رک گیا۔بات اس کے شہر پہ آگئی تھی۔اس نے پزا کا سلائس حسن کے منہ کے قریب کیا۔آنکھوں میں انجانا خوف تھا۔

"وہ دیکھو امینڈا آ گئی۔"حسن کے اشارے پہ اس نے مڑ کر دیکھا،اور اسی لمحے حسن سلطان نے پزا کا سارا سلائس اس کے ہاتھ سے لے کر منہ میں بھر لیا۔شادان صدمے سے اسے دیکھ کر رہ گیا۔باقی سب بھی اسکی پھرتیوں پہ حیران تھے۔

"میں نے یہ بھی سنا ہے کہ جامشورو والے اپنا کھانا کھا جانے والوں کی ہڈی پسلی ایک نہیں کرتے۔"وہ بھرے بھرے منہ سے بولا۔شادان اب کسی بھی وقت رو سکتا تھا۔بات دوبارہ اسکے شہر پہ آگئی تھی۔

حال میں حسن بہت کچھ کہنا چاہتا تھا،مگر چپ تھا۔زلطان اس کے کہنے کا منتظر۔گزرے وقتوں نے ان پانچوں کے درمیان بہت کچھ بدل دیا تھا۔حسن نے ایک لڑی کی طرح ان چاروں کو جوڑے رکھنا چاہا تھا،مگر وہ تھک چکا تھا۔بابا نے اسے کہا تھا دوستوں پہ ایفرٹس کرتے ہیں،مگر وہ بد گمانیوں کا کیا کرے۔؟زلطان نے کھانا کھاتے ہوئے سر اٹھایا،حسن کے بازو پہ بندھے پلستر کو دیکھا۔حسن ایک ہائی پروفائل کیس لڑ رہا تھا،کئی دھمکیوں کے بعد بھی جب وہ باز نہ ہی آیا تو ڈیمو کے طور پہ اسے بازو پہ گولی ماری گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"تمہیں نہیں لگتا، تمہیں تھوڑا محتاط رہنا چاہیے۔"زلطان نے اس کے بازو کی طرف اشارہ کیا۔حسن نے ہاتھ جھلایا۔اور گلاس ہاتھ میں اٹھا لیا۔دو گھونٹ بھرے پھرواپس رکھا اور کانٹا اٹھا لیا۔

"یہ ہماری خاندانی روایت ہے،جاب کے دوران جب تک گولیاں نہ کھائیں، تنخواہ ہضم نہیں ہوتی۔"اس نے بات کو ہوا میں اڑایا۔اس کے بہنوئی نے بھی تو ایسی ہی گولیاں کھائیں تھیں۔ہائے بیچارہ۔

"حسن . . . . "اس نے سنجیدگی سے پکارا۔"میں کہہ رہا ہوں محتاط رہو۔جو کام تم کر رہے ہو،وہاں خطرہ ہے۔اس کیس کو چھوڑ دو۔تمہارا بہنوئی مسائل سے نکل سکتا تھا،تم اس کے جیسے نہیں ہو۔تمہارا باپ مختلف انسان تھا تمھارے پاس انکے جتنے تعلقات نہیں۔"حسن نے کانٹا رکھا،اسکے چہرے کو غور سے دیکھا۔

"ہم ڈیڑھ سال بعد مل رہے ہیں۔مجھے لگا تم نے اپنے "دوست" کو بلایا ہے۔لیکن تم نے بیرسٹر حسن سلطان کو بلایا ہے تو لیٹ می ٹیل یو ون تھنگ،جن لوگوں نے تمہیں مجھے وارن کرنے بھیجا ہے،ان سے کہنا حسن سلطان موت سے نہیں ڈرتا۔نہ سولہ سال کی عمر میں ڈرا تھا نہ انتیس کی۔"اس نے دو ٹوک انداز میں کہا،اور کھانے سے ہاتھ کھینچ کر بیٹھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"میں نے کھانے سے تو نہیں روکا حسن، کھانا کھاؤ۔" سیاست نے اس کے اندر ایک چیز کو کوٹ کوٹ کر بھرا تھا۔اور وہ تھا اپنے جذبات قابو کرنا، تاثرات سپاٹ رکھنا۔آگ لگا دینے والی بات پہ برف کی طرح ٹھنڈا رہنا۔

"نہیں کھانا مجھے۔بھر گیا میرا پیٹ۔" بے زاری سے کہا۔اور نیکپن سے لب تھپتھپائے۔

"جب ہم پہلی بار ملے تھے، تب تم ایسے نہیں تھے حسن۔" سنجیدہ تبصرہ۔

"ہم میں پہلے جیسا کچھ رہا ہے کیا؟" وہ تندہی سے بولا۔"حملہ صرف مجھ پہ نہیں ہوا دو ہفتے پہلے شادان کی گاڑی پہ بھی گولیاں چلائی گئی تھیں۔"

"لیکن وہ زندہ ہے، زخمی بھی نہیں، آج شو بھی کیا ہے۔اچھا لگ رہا تھا وزن بڑھایا ہے اس نے؟" زلطان سکون سے بولا۔

"زبرج جس اینجیو میں کام کرتا تھا، وہ دیوالیہ ہو کر بھاگ گئی ہے۔زبرج کا ڈریم پراجیکٹ ادھورا رہ گیا ہے، دو سال سے اسکی نوکری چھوٹ گئی ہے۔وہ دو ہفتوں سے تھیراپی سیشنز لے رہا ہے۔"

"therapy heals"

دو لفظی تبصرہ۔سارا دھیان کھانے پہ۔

"زخرف کے باپ کے قاتل اسے بھی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ ۔۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"زخرف ٹھیک ہے؟"وہ حسن کی بات کاٹ کر بولا۔۔ایک لمحے کو،بس ایک لمحے کو وہ دس سال پہلے والا زلطان لگا تھا۔اس کی آنکھوں میں سارے جہاں کی فکر تھی۔وہ اپنی آنکھوں کا حال نہیں چھپا سکتا تھا۔۔حسن نے افسوس سے اسے دیکھا تھا۔

"ہم کون ہیں زلطان؟ہم کیا بن گئے ہیں کبھی سوچا ہے؟ہم سب کے درمیان اتنی دوریاں کیوں آ گئی ہیں؟"زلطان نے پہلو بدلا۔"ہم ایسے نہیں تھے۔ایک دہر تھا جس میں ہم ۔۔"

"پلیز حسن میں اس وقت تمہارا لیکچر نہیں سن سکتا۔ہر وقت مجھے ہی کیوں سناتے رہتے ہو۔کبھی کسی اور دوست سے کیوں کچھ نہیں کہتے؟"

"میں تم سب کے درمیان آیا تھا۔اور میں ہمیشہ تم سب کے درمیان آؤں گا۔دہر کا چکر بدل چکا ہے۔مگر حسن سلطان آج بھی ویسا ہی ہے۔"

"کاش تم ہم سب کے درمیان نہ آئے ہوتے۔"زلطان بڑبڑایا۔اور اپنی پلیٹ پہ جھک گیا۔ہاں مگر کھانے سے ذائقہ رفع ہو چکا تھا۔حسن اسے دیکھتا رہا،دیکھتا رہا یہاں تک کہ مناظر بدل گئے۔

باب دہر نے اپنے پٹ جدا کئے اور دس سال پرانا بھولا بسرا منظر ہماری آنکھوں کے آگے ہے۔

لندن میں ہر قسم کے کھانے دستیاب ہیں۔مگر ان پزا برگر,اور باقی ہر قسم کے فاسٹ فوڈ کو چھوڑ نہاری،کڑاہی،پائے،نان چنے،پالک گوشت بریانی کھانے کا جی چاہے تو کیا لندن آپ کو مایوس کرے گا؟اونہوں۔لندن مہمانوں کو مایوس نہیں کرتا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

لندن اور اس کے مضافات میں کئی دیسی ریستوران ہیں۔جہاں خالص،دیسی مرچ مسالحوں والے کھانے دستیاب ہیں۔ایسے ہی ایک ریستوران میں چپکے سے قدم رکھو تو ایک گول میز کی گرد چار کرسیاں رکھی تھیں۔جن پہ چار لوگ بیٹھے تھے۔چاروں نے اسکول یونیفارم پہن رکھا تھا،گلے کی ٹائی میز پہ رکھی تھیں۔جن سے وہ چاروں وقتاًفوقتاً اپنے ہاتھ صاف کرتے تھے۔سٹوڈنٹ کارڈز بھی اسی میز پہ خوار ہو رہے تھے۔میز کی طرف نظر اٹھاؤ تو پراٹھے، نان چنے،سادہ چپاتی،قورمہ،بریانی،آلو گوشت،آلو کی بُجھیا رکھی تھی۔

ساتھ لسی کے بڑے بڑے چاندی کے گلاس۔انگریزی لباس پہنے دیسی کھانا کھاتے وہ چاروں کوئی اور ہی مخلوق لگتے تھے۔انگلیوں پہ لگے سالن کو انگلیوں سے چاٹ لیتے تھے،اور ایک دوسرے سے زیادہ کھا لینے کے لئے زیادہ سے زیادہ کھانا اپنی پلیٹ میں نکال تے تھے۔ساتھ ساتھ ایک دوسرے کی پلیٹ بھی بھرتے جاتے تھے۔ان چاروں سے ذرا فاصلے پہ رکھی میز پہ ایک سیاہ آنکھوں والا لڑکا بیٹھا تھا۔

گلاس وال کے پار آتے جاتے لوگوں کو دیکھتے ہوئے،وہ تمیز اور تہذیب سے پراٹھا اور انڈا کھا رہا تھا۔بے اختیار اسے اپنے بہنوئی کے بنائے کشمیری پراٹھے یاد آئے۔کمبخت منہ سے زہر اگلتا تھا مگر ہاتھوں سے شاہکار بناتا تھا۔اسے یاد کر کے وہ مسکرایا۔حسن سلطان یونہی بیٹھے بیٹھے ایک ذرا کی ذرا نظر اپنے سے فاصلے پہ بیٹھے ان چار لوگوں پہ بھی ڈال لیتا تھا۔ان میں سے دو لوگوں کو وہ جانتا تھا۔ایک زلطان،کیونکہ صفدر حسین صاحب سے اس کے باپ معراج سلطان کی اچھی خاصی دوستی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

رہی تھی۔اور دوسری زخرف۔جس کی ماں سے حسن کی بہن کے اچھے خاصے تعلقات تھے۔ایلیٹ کلاس کی فیشن آئکنس۔وہ اٹھ کر انکے پاس نہیں گیا۔یہ اسکا انداز نہیں تھا۔

"مجھے تو لگا تھا تم پیسے لائے ہوگے،یہ کیا طریقہ ہے؟"آواز پہ اس نے گردن موڑی۔شادان حسب توقع بھڑک رہا تھا۔بھاری بھرکم سی پاکستانی مالکن ان چاروں کو خون آشام نگاہوں سے گھور رہی تھی۔

"شادان پچھلے ہفتے بھی میں نے بل دیا،اور مجھے لگا آج تم سب ہو یہاں تو مجھے کیا ضرورت ہے والٹ لانے کی؟"زلطان کا چہرہ مارے شرمندگی کے سرخ پڑ رہا تھا۔زخرف کا بس نہ چلتا تھا کہ کسی کونے میں چھپ جائے۔کسی کو اگر فرق نہیں پڑتا تھا تو وہ زبرج تھا۔اگر اسے کہہ دیتے کہ چلو تم نے برتن دھونے ہیں،وہ ہنسی خوشی پیا دیس چلا جاتا۔

"تم لوگ پیسے لائے ہو یا نہیں اس سے میرا کوئی تعلق نہیں۔مجھے میرے پیسے چاہیے ورنہ تم سب ابھی مجھے جانتے نہیں۔"مالکن کی آواز پہ وہ تینوں ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔**(چوتھا اس وقت باقی بچے کھانے کے ساتھ انصاف کرنے لگا تھا۔آہ پلیٹ خالی کرنا کب سیکھیں گے اسکے دوست۔)**

"کتنے پیسے ہوئے؟"حسن سلطان اپنی میز سے اٹھ آیا تھا۔کسی قسم کے دکھاوے کے لئے نہیں،ہاں البتہ سکھائے گئے آداب کے لئے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

عورت اب اسے پیسے بتا رہی تھی۔حسن کا منہ باقاعدہ کھلا تھا۔دس سے بارہ لوگوں کا کھانا وہ چار لوگ کیسے کھا گئے تھے ؟اس نے والٹ سے پیسے نکال کر عورت کی طرف بڑھائے،جب شادان نے انڈین سوپ سیریل کے فلاپ ہیرو کی طرح اپنا ہاتھ بیچ میں لایا۔آس پاس بنا آواز کے دھوم دھوم تنا نا نا دھیرنا دھیرنا بجنے لگا تھا۔کیمرہ مین کا بجٹ نہیں تھا ورنہ"شف شف"کی آواز کے ساتھ ایک ایک کردار کا چہرہ بھی دکھایا جاتا۔

"تم ہمارے باپ لگتے ہو جو بل پے کرو گے؟"باقی تینوں نے برا منایا۔بھلا ان کے باپ کو بیچ میں لانے کی کیا ضرورت تھی۔

"اگر میری اولاد تم چاروں جیسی ہوتی تو اپنی بیوی پہ کیس کر دیتا۔اور خود کتا مار پی کر مر جاتا۔"

"چوہا مار نہیں ہوتا؟"زبرج پلیٹ سے چہرہ اٹھا کر پہلی بار بولا۔حسن نے مڑ کر اسے دیکھا۔آنکھوں میں تمسخر تھا۔

"تمھیں لگتا ہے تم چاروں جیسی اولاد کے بعد صرف چوہا مار اثر کرے گا؟"

"آپس کی بات ہے کتا مار بھی اثر نہیں کرے گا ہاں مگر ایک ہیڈ شاٹ . . . . . "زبرج کی چلتی زبان باقی تین کی گھوریوں پہ رک گئی تھی۔اسکا علاج تو وہ ہاسٹل جا کر کریں گے۔

"یہ حسن سلطان ہے۔بابا کے دوست کا بیٹا۔"زلطان نے ان تینوں سے حسن کا تعارف کروایا۔پھر حسن کی طرف مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔"بابا نے مجھے تم سے ملنے کا کہا تھا۔آئی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

ایم سوری میں وقت نہیں نکال سکا۔"حسن نے اسکا بڑھا ہوا ہاتھ تھاما،زخرف نے اسے ہلکی آواز میں ہائے کہا۔اور شادان کے دل پہ دوستوں کی یہ پرانی سنگت آئے ،ہائے کی طرح لگی تھی۔پیسے دے کر حسن واپس اپنی میز کی طرف جانے لگا۔جب زلطان نے اسے روک لیا۔

"ہم پرسوں تھیٹر جا رہے ہیں۔تم بھی جوائن کرو ناں۔ہمیں ملتے رہنا چاہیے۔"حسن سے مل کر اسے واقعی اچھا لگا تھا۔اور زلطان صفدر اچھے لوگوں کو اپنے پاس save کر لیا کرتا تھا۔

"اگر یہ تھیٹر آیا تو میں اپنی نس کاٹ لوں گا۔"اپنے دوستوں کے بڑھتے ہوئے التفات دیکھ شادان کو غصہ چڑھا۔سب نے ٹھہر کر ایک نظر اسے دیکھا۔پھر زخرف نے اسکی کلائی پکڑی۔

"یہاں سے کاٹنا یہاں سے۔"وہ انگلی سے اسکی کلائی پہ نشاندہی کر رہی تھی۔"یہاں سے کٹ گئی تو زندگی کا کوئی امکان نہیں بچے گا انشااللہ۔"

شادان نے صدمے سے اسے دیکھا،پھر باقی دوستوں کو۔"یعنی میں واقعی نس کاٹ لوں؟"

"ویسے تو تم مجھے بہت عزیز ہو لیکن اگر یہی تمہارا آخری فیصلہ ہے تو میں دوستوں کے فیصلے کی عزت کرتا ہوں۔" زلطان نے اسکا کندھا تھپکا۔

"اور اگر ہو سکے تو اپنی ڈینم جیکٹ مجھے دے دینا۔"اسے" میں اس جیکٹ میں اچھا لگتا ہوں۔"زبرج کی فرمائش۔

زلطان صفدر نے سر جھٹکا اور پھر حسن کو دیکھا۔وہ انہیں ہی دیکھ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"میرے پاس تمہارا نمبر ہے، ایڈریس بھیج دوں گا۔"زلطان خوشدلی سے بولا۔

"آج تم نے پے کیا ہے، تھیٹر کے لئے پاپ کارن اور کافی میں لے آؤں گا۔"زبرج کی شاہ خرچی۔

"تم سے مل کر بہت اچھا لگا حسن۔"زخرف مسکرا کر بولی۔شادان اب بھی اسے قہر آلود نظروں سے دیکھ رہا تھا۔حسن اپنی میز کی طرف جاتے جاتے رکا،مڑ کر اسے دیکھا۔انخوں میں شیطانی چمک تھی۔

"باقی تینوں کا بل بھر دیا ہے، مگر تم پہ یہ فیور ادھار رہا۔کیونکہ میں تمہارا باپ نہیں،اور نہ ہی مجھ پہ تمہاری نس کاٹنے کی دھمکی اثر کرے گی۔"

شادان کا بس نہ چلتا تھا،وقت کو پیچھے لے جائے اور اس ریستوران آنے پہ لعنت بھیجے۔اس دن کے بعد بہت کچھ بدل گیا تھا۔ان چار لوگوں میں پانچویں کا کا اضافہ ہوگیا۔تھیٹر کے ٹکٹس پانچ ہو گئے،میٹرو کی سیٹس پانچ ہو گئیں،کافی کے کپ پانچ،پزا کی ٹکڑے پانچ ہوتے تھے۔ادھار مانگنے کے لئے ایک فرد بڑھ گیا تھا۔پلان میں حصے بٹ گئے۔کپڑے مانگنے کے لئے ایک اور وارڈروب بڑھ گئی۔خاندان میں ایک فرد کا اضافہ ہوگیا تھا۔

"کیا کہتے ہو حسن کو کال کر لیں؟"زخرف کی بات پہ دروازہ پار کرتا زبرج تھم گیا۔آہستگی سے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔آنکھوں میں تاریکی تھی۔زخرف کی آنکھوں میں امید۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"ہمارا ایونٹ آرگنائزر تو شادان ہوا کرتا تھا ناں؟"زبرج کی یاددہانی پہ زخرف کو بہت کچھ یاد آیا تھا۔ تلخی سے سر جھٹکتے ہوئے اس نے حسن کو ویڈیو کال ملا لی۔یہاں سے دور ڈائننگ ہال میں بیٹھے حسن سلطان کا موبائل بجا۔ایک سرسری نگاہ موبائل پہ ڈالتے ہوئے وہ بے اختیار چونک گیا تھا۔جلدی جلدی کال اٹینڈ کی۔زلطان جو پاس کھڑے ملازم سے کچھ کہہ رہا تھا،اس نے جونہی گردن موڑی حسن کے موبائل کی سکرین پہ اسے ایک چہرہ نظر آیا۔

وہ تھم گیا۔ہر آہٹ تھم گئی۔ہر آواز تھم گئی۔اسکے قدموں کے نیچے زمین ساکن ہو گئی۔ایک پل کے لئے وہ سانس نہیں لے سکا تھا۔اگر اس کے دل پہ ہاتھ رکھ کر دیکھو تو وہ بھی تھما تھا۔اسکی آنکھوں کی چمک واپس آ گئی تھی۔وہ چمک جو بس ان سرمئی آنکھوں کو دیکھ کر آتی تھی۔

"کیسے ہو حسن؟لانگ ٹائم نو سی۔"زخرف مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھی۔مگر اسی پل اسکی نظر زلطان پہ پڑی۔سارے الفاظ بھول گئے۔سارے چہرے ایک دم سے غائب ہوئے کچھ دکھائی دیا تو بس زلطان۔اور اس وقت اگر وہ کچھ نہیں دیکھنا چاہتی تھی تو وہ بھی تھا زلطان۔

"کیسی ہو زخرف؟"وہ سنبھل کر بولا۔با دقت سانس لی۔

"میں ٹھیک ہوں۔تم کیسے ہو؟"اس نے چہرے پہ ہاتھ پھیرا بال درست کیئے۔وہ نروس ہوئی۔

"تم کیسے ہو زبرج؟"اب وہ چوکھٹے میں ابھرنے والے دوسرے چہرے سے پوچھ رہا تھا۔

حال احوال کے بعد ان سب کے پاس کہنے کو کچھ نہیں بچا تھا۔بس حسن تھا جو کچھ کہنے کی کوشش کرتا تھا۔زبرج خاموشی سے بیٹھا تھا۔جب حسن نے ہی کہنا شروع کیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"میں شادان کو بھی کال پہ لا رہا ہوں۔"کہتے ہوئے اس نے ایک اور کال ملائی۔کوسوں دور اپنے کمرے میں بالکنی کی ریلنگ پہ ہاتھ جمائے کھڑے شادان کا فون بجا تووہ خیالوں کی رو سے باہر آیا۔پینٹ کی پاکٹ سے موبائل نکال کر اس نے نمبر دیکھا تو اسے اچھنبا سا ہوا۔وہ دونوں تو اچھے ٹرمز پہ نہیں تھے پھر یہ کال؟

گہری سانس بھرتےکال اٹینڈ کرتے ہوئے وہ سنگل صوفے پہ آ بیٹھا۔سکرین کے چوکھٹے میں اسے چار لوگ نظر آئے۔خوشی ہونے کے بجائے اس کے چہرے پہ طنز تھا۔ہزار باتیں تھیں،ہزار طنز ہزار گلے شکوے تھے۔اس نے دل میں رکھے اور دل ہی دل کڑھتا رہا۔

"میرا خیال تھا کہ ہم مل لیں۔ہم سب . . . . چند دن کا ناردرن ایریاز کا ٹور کیسا رہے گا؟"زخرف نے ایک بار پھر کچھ کہنا چاہا۔

"میں مصروف ہوں۔"زلطان بولا۔

"ایک دن کے لئے اندرون لاہور کی سیر؟شادان تمھارے لئے تو گولڈن چانس ہے۔دیسی کھانوں کے بہت شوقین تھے تم۔"حسن بولا۔

"وقت گزر گیا،شوق بدل گیا۔جو تھا وہ ماضی میں ہی رہ گیا۔"وہ تلخی سے بولا تھا۔زخرف کی رنگت بجھنے لگی۔اسے ان لوگوں کو یوں اچانک کال نہیں کرنی چاہیے تھی۔

"ماضی کی راکھ پھیلاؤ ذرا کیا معلوم کچھ نکل آئے۔کوئی شوق،کوئی گلہ؟کوئی کارنامہ؟"زلطان کا بس نہ چلتا تھا اسکی گردن تک اپنے ہاتھ لے جائے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"قصہ تو حال کا بھی کوئی مختلف نہیں ہے۔لوگ کہتے کچھ ہیں،کرتے کچھ ہیں،اور بتاتے کچھ ہیں۔" ان دونوں کے درمیان حالات سنگین ہونے لگے تھے۔حسن بے بسی سے انہیں دیکھتا رہا۔کاش اس کے بس میں ہوتا تو وہ باب دہر کھولتا،دس سال پیچھے سفر کرتا اور وہاں اس ریستو ران میں بیٹھے ان چار لوگوں کو نظر انداز کر کے چلا جاتا۔ہک ہاہ دہر کے پٹ بند ہو چکے تھے۔اب جو تھا یہی تھا۔

"ہم ویک اینڈ پہ ملیں گے۔"زبرج سارے وقت میں پہلی بار بولا تھا۔"کیفے ونگ چارم۔شام سات بجے۔"

ہر کوئی انکار کر سکتا تھا۔مگر اس کے لئے بولنا پڑتا ہے،اور یہاں موجود ان پانچ لوگوں نے بولنا خود پہ حرام کر رکھا تھا۔انہیں کڑھنا آتا تھا،رنجشیں پالنی آتی تھیں۔بغض رکھنا آتا تھا۔

"میں زیادہ وقت نہیں دے پاؤں گا،ہاں مگر آدھے گھنٹے کے لئے آ سکتا ہوں۔"شادان کی بات پہ کوئی کچھ نہ بولا۔بس سر اثبات میں ہلادیئے گئے۔ہر کوئی راضی تھا۔آدھے گھنٹے کی ملاقات کر ہی کیا لے گی؟

اس وقت وہ پانچ نفوس یہ نہیں جانتے تھے کہ آدھا گھنٹہ انکی زندگی کے چکر پورے بدلنے والا تھا۔وہ نہیں جانتے تھے یہ آدھا گھنٹہ دہر کے اس باب کو کھول دے گا جسے وہ چاہ کر بھی بند نہیں کر پائیں گے۔بس ایک آدھا گھنٹہ۔صرف ایک آدھا گھنٹہ۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"دو دن بعد۔"

سات جنوری۔

"باب دہر کے کھلنے سے چند گھنٹے قبل۔"

سیاہ رنگ کی لمبی لینڈ کروزر کے چمچماتے شیشوں میں اس شاہراہ کے ہر کیفے،شاپ،ریستو ران کا عکس بن اور مٹ رہا تھا۔گاڑی کے اندر ڈرائیونگ سیٹ پہ سید شادان شاہ براجمان تھا۔گندمی رنگت ہلکی سی دھوپ پڑنے پہ دمک رہی تھی۔اسٹیئرنگ وہیل تھامے ہوئے اسکے ہاتھ کی کلائی میں بندھی گھڑی ذرا سی ڈھیلی تھی۔اسے کلائی قید کرنا پسند نہیں تھا۔مگر مہنگے سامان اپنے وجود پہ بے حد پسند تھے سو جہاں سے ملتی جتنی ملتی وہ uniqueness چرا لیا کرتا تھا۔

تھوڑی دیر بعد اسکا موبائل بجنے لگا۔"**اماں کالنگ**"سکرین پہ جگمگاتے الفاظ دیکھ وہ ہلکا سا مسکرایا۔مسکرانے پہ اسکے ایک گال میں گڑھا بنتا تھا۔کال اٹینڈ کرکے موبائل گاڑی کے اسپیکر کے ساتھ جوڑ دیا۔جس میں سے سے اب کسی کی خفا خفا سی آواز گونجنے لگی۔

"بے غیرت دل تا کرے تی توکھے جوتا ہنڑاں،سو گنڑاں ہِک۔(**بے غیرت دل کرتا ہے تمہیں سوجوتے ماروں اور گنوں ایک۔**)"وہ کوئی ادھیڑ عمر نسوانی آواز تھی۔نہ حال نہ احوال سیدھا جھاڑ۔

"موکھے پہلے ہی خبر ہوئی،توہاں نجی گنتی خراب آ۔(**مجھے پہلے ہی پتہ تھا آپ کی گنتی خراب ہے۔**)"وہ مزے سے بولا۔دوسری طرف عورت مذید آگ بگولا ہو گئیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"شادان . . تمہاری عمر میں میرے اور تمھارے ابا کے تین بچے تھے۔"انہوں نے جیسے اسے شرم دلانی چاہی ہو۔"میں جب جب کال کے درمیان شادی کا ٹاپک چھیڑتی ہوں تم نیٹ ورک کا بہانہ کر دیتے ہو۔"

"شادی سے کس کمبخت کو انکار ہے اماں۔"وہ گاڑی چلاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔"مسئلہ لڑکی کا ہے۔جب مل گئی کر لیں گے۔"لمبی مصروف شاہراہ پہ اب ایک کیفے کے سامنے وہ گاڑی روک چکا تھا۔دوسری طرف ایک پل کے لئے خاموشی چھا گئی۔شادان کے چہرے پہ بھی اب کچھ دیر پہلے والی جاذبیت نہیں رہی تھی۔کچھ تھا جو درمیان میں آگیا تھا۔

"تین سال ہو گئے بچے اور کتنا عرصہ اسے ڈھونڈو گے؟"وہ سنبھل کر بولیں۔

"صرف تین سال ہی تو ہوئے ہیں اماں کم از کم تیس تو ہونے دیں۔اتنا جلدی اس پہ گو اپ کر دوں؟"وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔اسکی آنکھیں نہ مسکرا سکیں۔دل کا ایک زخم سا تھا جو ایک بار پھر ادھڑ گیا تھا۔

"تیس سال لمبا عرصہ ہوتا ہے۔خود پہ اتنا ظلم نہ کرو۔"نرم سی تنبیہ۔شادان گاڑی سے اتر آیا موبائل کان سے لگائے اب وہ کیفے کا شیشے کا دروازہ پار کر رہا تھا۔ملٹری گرین رنگ کی شرٹ کے اوپر ڈینم جیکٹ اور اسکے ساتھ شرٹ کی ہم رنگ جینز پہنے مرد کا عکس شیشوں میں بن رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"آپ نہیں سمجھ سکتیں اماں۔میں تیس سال اسکا انتظار تو کر سکتا ہوں مگر ان تیس سالوں کے پورے ہونے کے قبل کسی کو اپنا انتظار نہیں کروا سکتا۔"وہ آس پاس دیکھے بغیر چلتا ہی جا رہا تھا۔شاید وہ اپنی مطلوبہ میز ڈھونڈ رہا تھا۔

"اپسراؤں کی حصول میں جانے والے واپس نہیں آئے شادان۔"

"شکرہے پھر میں ایک انسان کے پیچھے ہوں۔"وہ ڈھیٹ مسکرایا۔

"وہ نہیں ملے گی۔"اب کے انہوں نے کہہ ڈالا۔شادان کے دل پہ جیسے کسی نے پیر رکھ دیا ہو۔اسکی مسکراہٹ سمٹ گئی۔

"پھرایک بات سمجھ لیں۔اگر شادان کے لئے وہ نہیں تو پھر شادان کسی کے لئے نہیں۔"قطعی لہجے میں کہہ کر وہ زینے طے کرتا اوپر آیا اور بالکنی میں رکھی میز پہ آ بیٹھا۔یہاں دو میزوں کی جگہ تھی اور یہاں سے نظر آتا منظر بے حد خوبصورت تھا۔بالکنی کی گرل سے لٹکتی بیلیں اور دونوں طرف دیوار پہ لگے رنگ برنگے گملے اس جگہ کو ایک aesthetic سانظارہ دیتے تھے۔

"میں نے تمھارے لئے بہت اچھی لڑکی دیکھی ہے ایک بار اس سے مل تو لو۔"وہ مصر ہوئیں۔شادان مسکرایا۔.

"اماں یہاں نیٹ ورک کا مسئلہ آ رہا ہے،بعد میں بات کرتا ہوں۔"دوسری طرف اسکی ماں نے باقاعدہ اسے القابات سے نوازا ہو گا وہ جانتا تھا۔موبائل میز پہ رکھ کر وہ سیدھا ہو بیٹھا اور آس پاس نظر دوڑائی۔اسکا پسندیدہ ویٹر اسی طرف آرہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

جس جگہ وہ بیٹھا تھا وہاں دیوار پہ سبز بیلوں کے ساتھ رنگین چھوٹے چھوٹے گملے ٹنگے تھے۔جن میں کیکٹس کے پودے تھے۔گملوں کے اوپر اسٹکی نوٹس لگے تھے جن پہ مختلف عبارات لکھی تھیں۔

"اسپریسو ڈبل شاٹ رائٹ؟"ویٹر اسکے پاس کھڑے ہو کر مسکرا کر پوچھ رہا تھا۔یا پھر بتا رہا تھا۔

"آج چائے پلا دو۔"وہ بڑی بے تکلفی سے بولا۔ساتھ ایک آس سے اسے دیکھا۔

"وہ دوبارہ آئی تھی کیا؟"آس اور امید کا ایک ٹمٹماتا دیا تھا جو اسکی آنکھوں میں جل بجھ رہا تھا۔

"وہ نہیں آئیں۔"بیرے نے مایوسی سے کہا۔

"آجائے گی۔"وہ ہنوز مسکراتا رہا۔مگر آنکھوں کی وہ چمک ماند پڑ گئی تھی۔

"جاؤ چائے لے آؤ۔"ساتھ اس نے جھک کر اسٹکی نوٹ پہ کچھ لکھا اور جب تک وہ چائے لے آیا تب تک وہ تین نوٹس تیار کر چکا تھا۔

"وہ آئے تو یہ اسے دے دینا۔"شادان نے وہ نوٹ اسکی طرف بڑھایا۔صرف وہی تھا جو اسکا راز دار تھا۔جس نے تین سال قبل اس لڑکی کو دیکھا تھا۔جو شادان کے انتظار کا گواہ تھا۔

چائے رکھ کر وہ وہیں کھڑا رہا تو شادان نے نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا۔"کپ خالی کرنے تک یہیں رہو گے کیا؟"انداز میں سرد مہری نہیں تھی وہ بہت نارمل تھا۔بیرہ ذرا سا جھجھکا پھر بلا خر کہہ ڈالا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"تین سال ہو گئے سر۔تین سال بہت ہوتے ہیں۔"

"مجھ سے بہتر کوئی نہیں جانتا کہ تین سال کتنا لمبا عرصہ تھا۔"اس نے چائے کا کپ لبوں سے لگایا۔"وہ مل جائے گی۔آج نہیں تو کل۔تین سال بعد نہ سہی، تیس سال بعد سہی۔تیس سال بعد نہ سہی تو کسی اور جہاں میں۔"وہ پر یقین تھا کسی معجزے کے انتظار میں۔کسی باب دہر کے کے کھلنے کے انتظار میں۔وہ باب جس کے پار اسے وہ مل جائے گی۔کون؟جاننا ہے؟

آنکھیں موند کر وقت میں تین سال پیچھے سفر کرو،اس جدید تراش خراش کے کیفے سے چند چیزیں،لوگ،میز کم کرو اور جس میز پہ مستقبل کا شادان بیٹھا تھا اسی میز کی طرف آؤ تو وہاں ایک لڑکی بیٹھی تھی۔

سرخ سپید رنگت،مناسب قد کاٹھ ،آنکھیں شہد رنگ تھیں۔۔ناک میں زیور تھا اور ہاتھ میں کانچ کی چوڑیاں۔ لباس بے حد عام سا تھا۔بڑے بڑے پائنچوں والے سرخ ٹراؤزر کے ساتھ ہم رنگ قمیص اور سر پہ سفید دوپٹہ لے رکھا تھا۔وہ زیادہ خوبصورت نہیں تھی،بس واجبی سے نقوش تھے۔

"آپ مجھے رافع حیدر کے گھر میں ہونے والے ریڈ کے بارے میں کچھ تفصیل سے بتا سکتے ہیں؟"وہ اپنے سامنے بیٹھے ایک لڑکے سے پوچھ رہی تھی۔بیلوں والی دیوار کی دوسری طرف بیٹھے شادان نے لڑکی کی آواز پہ اسے مڑ کر دیکھا تھا۔اسکی بوریت دور کرنے کا سامان مل چکا تھا۔

"آپ اس وقت وہاں رپورٹ کر رہے تھے ناں؟میرا ایک کریکٹر ہے۔وہ بھی اسی طرح ایک جگہ ریڈ میں شامل ہوتا ہے۔یعنی وہ نیب وغیرہ سے نہیں ہوتا وہ بس ایک عام سا رپوٹر ہوتا ہے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

اور ایک جگہ ریڈ میں شامل ہوجاتا ہے۔"وہ ہاتھ اٹھا اٹھا کر بول رہی تھی۔اسکی ہر ہر حرکت کے ساتھ اسکی چوڑیاں ہلنے لگتیں اور شور سا پیدا ہوتا۔کافی پھینٹتے شادان کے ہاتھ یکدم ساکت ہوئے۔وہ اس وقت صرف ان چوڑیوں کی آواز سننا چاہتا تھا۔

"تو مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہا کہ ریڈ سے ایک جرنلسٹ کا کیا تعلق؟کیا میں اسے کسی طرح اس منظر میں فٹ کر سکتی ہوں؟"وہ از حد پریشان،ایکسائٹڈ،اور نروس نظر آتی تھی۔لکھاریوں کے مسئلے یونو۔لڑکا سوچ میں پڑا۔

"آپ نے اپنے کردار کو جرنلسٹ ہی کیوں رکھنا ہے؟آپ ایسا کریں اسے پولیس میں بھرتی کر دیں۔"مشورہ دے کر وہ سینڈوچ کھانے لگا۔

"اب اپنے کردار میں آپ سے پوچھ کر ڈرافٹ کروں گی؟"وہ یکدم تنک کر بولی۔شادان قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔لڑکی نے باقاعدہ گردن گھما کر ناگواری سے اسے دیکھا تھا۔شادان نے ہاتھ اٹھا کر معذرت کی ہو جیسے۔پھر چہرہ موڑ لیا۔"اصل میں . . میں نے دو قسطیں شائع کر دی ہیں۔"اب کے وہ ذرا تحمل سے بولی۔اسکے سامنے بیٹھا لڑکا اس کی بات سے زیادہ دلچسپی اسکے چہرے میں رکھتا تھا۔

"ان دو قسطوں میں ہیرو ایک جرنسلٹ ہے۔اب ظاہر ہے میں یہ چیز بدل نہیں سکتی۔اور میرے ہیرو کو اس ریڈ میں جانا ضروری ہے کیونکہ وہ وہاں جاتا ہے اور جس کے گھر میں ریڈ ہوتا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

ہے وہ افسر بعد میں اس سے اپنی سبکی کا انتقام لیتا ہے۔اب آپ بتائیں آپ اس افسر کے گھر خود گئے تھے یا پھر یہ سیاسی پروٹوکول ہوتا ہے؟"

وہ سوال پوچھ کر اب دونوں ہاتھوں کو باہم ملائے جواب کی منتظر تھی۔اسد عابد نامی وہ صحافی نہایت سکون سے چاکلیٹ کوکیز کھا رہا تھا۔لڑکی سوچ چکی تھی اپنے ایک کردار کو اس قدر بے حسی سے کوکیز کھاتے ہوئے ضرور لکھے گی۔

"مس حنزلہ احمد زئی آپ کی ہیروئن کیسی ہے؟کیا وہ خوبصورت ہے؟آپ کی طرح؟"

وہ اس آدمی کو دیکھ کر رہ گئی۔وہ اس سے کیا پوچھنا چاہ رہی تھی،اور وہ کیا بتا رہا تھا۔اسکا چہرہ پل بھر میں سرخ ہوا۔مگر وہ مٹھیاں بھینچ گئی۔ترچھے رخ پہ بیٹھا شادان اسکے ہر ہر انداز کو نوٹ کر رہا تھا۔وہ جاننا چاہتا تھا اس لڑکی کے برداشت کی حد کیا ہے۔

"میری ہیروئن کے خوبصورت ہونے سے آپ کا کیا تعلق؟اور میرے جیسی ہونے سے کیا تعلق؟"

اسد عابد مسکرایا۔اور سینڈوچ کی پلیٹ اپنی طرف کھسکا لی۔"ویسے ہی جنرل نالج کے لئے پوچھ رہا ہوں۔اصل میں صحافی میرے جیسا ہے ناں تو ہیروئن ۔۔۔"

"مسٹر عابد۔"اب کے وہ بولی تو اسکا لہجہ مختلف تھا۔کچھ کچھ سخت سا۔"دعا نے جب مجھے آپ کا کنٹیکٹ نمبر دیا تھا تب اس نے مجھے باور کروایا تھا کہ آپ "**شریف**"اور" **مہذب**"آدمی ہیں۔میں چاہتی ہوں کہ جب وہ پوچھے میری ملاقات آپ سے کیسی رہی تو میں اسے بتاؤں کہ وہ ٹھیک

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

تھی۔آپ کیا چاہتے ہیں،میں اسے کیا بتاؤں۔دعا آپ کی کزن ہے ناں ؟"اسد نے سینڈوچ کا ٹکڑا کس طرح نگلا یہ وہی جانتا تھا۔شادان کی دلچسپی اس لڑکی میں مذید بڑھ گئی۔آج پہلی بار وہ کافی سے زیادہ کسی انسان میں دلچسپی لینے لگا۔

"جی جی . . آپ صحیح کہہ رہی ہیں مس حنزلہ میں بس مذاق کر رہا تھا۔"وہ سنبھل کر بولا۔سینڈوچ سے ہاتھ کھینچ لیا۔"پوچھیں آپ کیا پوچھنا چاہتی تھیں؟"

حنزلہ نے سپاٹ انداز میں اپنا سوال دہرایا۔شادان نے اپنی ہلکی بڑھی ہوئی شیو کھجائی۔آنکھیں چھوٹی کر کے ان دونوں کو دیکھا۔گردن ڈھلکا دی۔اسکے شیطانی دماغ میں کسی کی برداشت آزمانے کیا خیال آیا۔وہ اپنی جگہ سے اٹھا کافی کا مگ ہاتھ میں تھا۔

"ٹک ٹک ٹک۔"میز کی دائیں طرف رک کر اس نے ہتھیلی کی پشت سے میز کو بجایا۔میز پہ بیٹھی مصنفہ اور جرنلسٹ دونوں نے بیک وقت چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا۔اسد عابد گڑبڑا کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا تکلیف ہے آپ کو؟"وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔"کافی دیر سے آپ کی آنکھیں قابو میں نہیں آ رہی تھیں اور اب ہاتھ۔"

"شادان سر آپ؟"اسد کا لہجہ ڈھیر سارے رعب کے زیر اثر تھا۔حنزلہ بس انہیں دیکھ رہی تھی۔اسکی نظریں پنڈولم کی مانند گھوم رہی تھیں۔

"تم اس طرح آفس کی باتیں،سیکریٹس اپنی کسی "ڈیٹ"کو سناتے ہو؟"وہ ڈیٹ پہ زور دے کر بولا۔مصنفہ کا چہرہ سرخ ہوا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"زبان سنبھال کر . . . "حنزلہ کی بات آدھے میں رہ گئی۔

"میں اپنے جونیئر سے بات کر رہا ہوں مس۔آپ خاموش رہیں۔"وہ اسے نہیں دیکھ رہا تھا۔بس اسد کو دیکھ رہا تھا۔یونہی اسے دیکھتے ہوئے وہ اسد کی چھوڑی ہوئی کرسی پہ آ کر بیٹھا۔ٹانگ پہ ٹانگ جما لی۔

"شادان سر اصل میں یہ میری کزن کی دوست ہیں۔بہت قابل رائیٹر ہیں انکو کچھ ڈیٹیلز چاہیے تھی تو ۔۔"

"تو تم نے سوچا کہ کیوں نہ آفس سیکریٹس،سیاسی پروٹوکول،کسی بے حد قابل عزت افسر کے گھر پہ ہونے والے ایک بے مقصد ریڈ کی تفصیل سنا دی جائے؟"

"وہ افسر کتنا قابل عزت ہے یہ ہم سب جانتے ہیں۔اور آپ کا تعلق جس شعبے سے ہے وہ بھی ہم جانتےہیں۔لہٰذا آپ اپنا کام کریں اور مجھے میرا کام کرنے دیں۔"وہ تیز تیز بولتے ہوئے اسد کی طرف مڑی۔

"ہم کہیں اور چل سکتے ہیں اسد صاحب؟یہاں کچھ غیر ضروری اور ڈھیٹ لوگ آ چکے ہیں۔"آخری بات شادان کو دیکھتے ہوئے کہی۔وہ دل کھول کر مسکرایا۔جیسے اپنی تعریف پسند آئی ہو۔پھر بازو سینے پہ باندھے فرصت سے اسد عابد کو دیکھا۔

"آپ ان کو مذید تفصیلات دینا چاہتے ہیں؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

وہ گومگو کی سی کیفیت میں چند پل کھڑا رہا۔اور پھر جلدی سے اپنا موبائل اور بائیک کی چابی اٹھائی اور اگلے ہی لمحے وہ کیفے کا داخلی دروازہ پار کر گیا تھا۔حنزلہ بے یقینی سے اسے جاتے ہوئے دیکھتی رہی۔وہ اسکا آخری کنٹیکٹ تھا۔جو اسے تین ماہ کی خواری کے بعد ملا تھا۔اسے پندرہ دن بعد قسط شائع کرنی تھی اور جو ہوا تھا وہ اسے پراسیس نہیں کر سکی۔

"آئندہ کسی reliable انسان سے رابطہ کرنا اور۔۔"

"تم ایسا کیسے کر سکتے ہو؟"اسکی نظریں داخلی دروازے پہ ٹکی تھیں۔آنکھوں میں کچھ کرب سا۔جسے کوئی لکھاری سمجھ سکتا تھا۔جس کا مسودہ ادھورا ہو اور اس سے اسکی سیاہی چھین لی گئی ہو۔"وہ میرا آخری کنٹیکٹ تھا۔"اس نے شادان کی طرف دیکھا۔اسکے لہجے میں کچھ تھا۔جس نے ایک پل کے شادان کے لب مقفل کر دیئے۔وہ تو بس مذاق کر رہا تھا۔

"ہم emerging رائیٹرز کو کیا کیا جھیلنا پڑتا ہے جانتے ہو؟اپنے آپ کو اس ملک میں منوانے کے لئے جہاں صرف تین سے چار لکھاریوں کا کام پڑھا جاتا ہے ہم وہاں اتنا لکھتے ہیں کہ ہاتھ گھس جائیں اور شاید ہم تب کسی کو نظر آجائیں۔اتنا کہ راتوں کی نیند ختم ہو جائے،اتنا کہ ہم اپنی ہی کتاب پہ ٹکے کا فائدہ نہ لے سکیں اتنا کہ ہر مسودے پہ بے کار،تھرڈ کلاس،کے ٹھپے سن لیں۔لیکن ہم نہیں رکتے جانتے ہو کیوں ؟"وہ دونوں ہاتھ میز پہ رکھے آگے کو جھکی۔آنکھوں میں پانی چمک رہا تھا۔وہ واقعی ہرٹ ہوئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"جان مارنی پڑتی ہے ایک ذرا سی ریسرچ اور "کنٹیکٹس" کے لئے۔تین ماہ سے میں نے پاکستان کے کئی چھوٹے بڑے جرنسلٹس سے رابطہ کرنے کی کوشش کی۔تمہیں بھی ڈی ایمز اور ای میل بھیجا ہوگا اگر آپ سرکار کی نظر پڑی ہو تو۔تم نے ایک منٹ کے اندر اندر اسے یہاں سے بھگا دیا۔تم جانتے ہو تم نے میرا کتنا بڑا نقصان کیا ہے؟"اسکا دل چاہ رہا تھا وہ چیخ چیخ کر رونے لگے۔

شادان ہکا بکا رہ گیا۔کیا واقعی اسکا کوئی بڑا نقصان ہوگیا تھا؟وہ ہر آئے دن یونہی کیفے میں بیٹھے ہوئے کسی کے ساتھ پرینک کر دیتا تھا۔عادت سے مجبور مگر اس نے کبھی کسی کا نقصان کرنے کا نہیں سوچا تھا۔

"میں . . مجھے نہیں نہیں پتہ تھا کہ آپ . "وہ مزید کچھ نہ کہہ سکا۔حنزلہ پیر پٹختے ہوئے وہاں سے چلی گئی تھی۔شادان اسکے لئے کچھ نہ کر سکا۔سوائے اسے جاتے ہوئے دیکھنے کے،اور سوائے اس میز پہ خالی ہاتھ رہ جانے کے۔حنزلہ احمد زئی سے اسکی پہلی ملاقات اچھی خاصی ناخوشگوار رہی تھی۔

"وہ اس سے دوبارہ بھی ملا تھا۔"

کیفے والے قصے کوئی ایک ہفتہ بیت چکا تھا۔کسی ضرورت کے تحت ایک پبلک ٹرانسپورٹ میں سفر کرتے ہوئے اسے وہ نظر آئی تھی۔سیٹ کی تلاش میں اسکی متلاشی نظریں بھٹک رہی تھیں۔جب

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

اسے پوری میٹرو میں صرف ایک جگہ خالی نظر آئی۔اور اگر وہ بھری ہوئی ہوتی تب بھی وہ یہ جگہ خالی کروا سکتا تھا۔

وہ سیٹ پہ آ کر بیٹھا تو کھڑکی والی سیٹ پہ بیٹھی لڑکی نے پلٹ کر اسے دیکھا۔ایک لمحے میں اسکا چہرہ سرخ ہوا تھا اور آنکھوں میں خون اتر آیا۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی شادان کہہ اٹھا۔

"اس دن کے لئے آئی ایم سو سوری۔"وہ ہاتھ اٹھا کر بے حد معذرتی انداز میں بولا۔"ایک نئے لکھاری کے لئے جتنی مشکلات آتی ہیں میں انہیں سمجھ سکتا ہوں۔"

"میں آپ کی بکواس میں انٹرسٹڈ نہیں ہوں۔"وہ دھیمے لہجے میں غرائی۔اسکا بس نہ چلتا تھا شادان کو چلتی بس سے دھکا دے دے۔مٹھیاں بھینچ کر اس نے ضبط کرنے کی کوشش کی۔

"بکواس مت سنو،بات اور التجا سن لو۔بلکہ valid points سن لو۔میں اس دن بس مذاق کر رہا تھا ہاں مجھے نہیں کرنا چاہیے تھا مگر کیا۔دوسرا وہ لڑکا تمہیں انفارمیشن دینے سے زیادہ تمھارے چہرے اور کافی میں دلچسپی رکھتا تھا۔تیسری بات۔کہانی کاروں کے لئے یہ دنیا کتنی ظالم ہے میں تم سے زیادہ اچھے سے سمجھتا ہوں۔"

وہ یہاں چیخ چلا نہیں سکتی تھی۔وہ اسکا سر نہیں پھاڑ سکتی تھی لہٰذا رخ موڑ کر بیٹھ گئی۔اس وقت وہ ضبط کے کڑے مراحل سے گزر رہی تھی۔

"ہم دونوں کہانی کار ہیں۔تم لکھتی ہو،میں سناتا ہوں۔تم گڑھتی ہو میں حقیقت بیان کرتا ہوں۔تمہاری کہانیوں میں ہیپی اینڈنگز ہوتی ہوں گی۔میری کہانیوں میں بس اینڈنگ ہوتی ہے۔مجھے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

اگلی بار یہ مت کہنا کہ میں تمہیں سمجھ نہیں سکتا۔"حنزلہ کچھ نہیں بولی مگر اسکے تنے تاثرات ڈھیلے پڑ چکے تھے۔باقی کا سارا سفر وہ اسی رخ موڑے ہوئے بیٹھی رہی۔دوبارہ اسے مخاطب شادان نے بھی نہیں کیا تھا۔وہ بس کاغذ پہ کچھ لکھتا رہا۔

شادان کا اسٹاپ آگیا جب بلاخر اس نے کاغذ فولڈ کیا۔پین واپس اپنے کوٹ کی جیب میں رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔کاغذ اپنی سیٹ پہ رکھ دیا۔حنزلہ کاغذ کو یوں گھور رہی تھی جیسے کوئی محبت میں بھیجا گیا رقعہ۔شادان سیٹ پہ ہاتھ رکھے ذرا سا جھکا۔

"لگتا نہیں ہوں مگر یقین کریں بہت شریف آدمی ہوں۔لڑکیوں کو رقعے نہیں دیتا۔"

"رقعے دیتے نہیں یا کوئی لیتی نہیں؟"وہ تڑخ کر بولی۔شادان مسکرایا۔

"آپ کو دے کر دیکھ لیتے ہیں۔کبھی میں آپ کو رقعہ دوں تو لے لیں گی؟"

"میں رقعہ تمھارے منہ پہ دے ماروں گی۔"

"یعنی آپ لے لیں گی؟منہ پہ مارنے کے لئے بھی اسے لینا ضروری ہوتا ہے۔"وہ ہنوز مسکراتا رہا۔حاضر جوابی میں کوئی اسکا ثانی نہیں تھا۔لڑکی نے کچھ کہنے کو منہ کھولا مگر۔

"اس میں وہ تمام ڈیٹیلز ہیں جو تمہیں چاہیے تھیں۔ای میل پڑھی تھی تمہاری۔اگر میری باتوں پہ یقین نہ آئے تو آخر میں دو نمبر ہیں۔ان کو کال کر لینا۔تمہارا کام ہو جائے گا۔"

"بھیک نہیں چاہیے تمہاری۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"جانتا ہوں۔لیکن میں بس ایک کہانی کار کی مشکلات آسان کر رہا ہوں۔بغیر کسی مفاد،اور مفاہمت کی خواہش کے۔"وہ کہہ کر چلا گیا تھا۔حنزلہ اگلے کئی لمحے اس کاغذ کو دیکھتی رہی۔پہلے غصے سے،پھر بے بسی سے،پھر تھک کر اور پھر بلاخر ایک ماں کی سی ممتا سے اسے سنبھال کر بیگ میں رکھ دیا۔اس نے کہا تھا اسے بھیک نہیں چاہیے۔لیکن یہ تو ازالہ تھا ناں؟اور بھلا کاغذ سے کیسی ناراضگی یہ اس اینکر کے باپ کی میراث تھوڑی تھا؟

لکھاریوں کے پاس خود کو اور لوگوں کو دینے کے لئے کئی تسلیاں ہوتی ہیں۔

"وہ تیسری بار بھی ملے تھے۔"

بس والے واقعے کے بعد وہ اس سے اکثر ٹکرانے لگا تھا۔پہلے تو وہ اسے گھوریوں سے نوازتی چلی جاتی۔پھر دھیرے دھیرے اسکا غصہ کم ہوا تھا۔اب ان دونوں کے درمیان ہائے ہیلو کا تبادلہ ہوجایا کرتا تھا۔وہ ہر روز صبح اس کیفے میں لکھنے اور شادان کافی پینے آتا تھا۔پہلے وہ ناغہ کر لیا کرتا تھا مگر اب،اب کچھ تھا اس بیلوں سے لدی دیوار کے ساتھ والی میز میں۔کچھ تھا اس کیفے کی کافی،گرل کے پار نظر آتے شہر میں جسے وہ نظر انداز نہیں کر سکتا تھا۔پہلے وہ عام سے حلیے میں بھی آجاتا تھا آج کل وہ خوشبو اور لباس کا بہت خیال رکھتا تھا۔

ایک احساس سا جو اس لڑکی کی موجودگی سے نتھی ہو گیا تھا،ایک وجدان سا جس نے شادان شاہ کی سماعتوں میں محبت نامی گیت محفوظ کر ڈالا تھا۔ایک حفاظتی حصار سا جس نے اسکے دل کے گرد پہرا ڈال دیا۔اور وہ اس پہرے سے جان نہیں چھڑانا چاہتا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

اس روز بھی وہ لیپ ٹاپ پہ کچھ لکھتے ہوئے رک جاتی۔پھر لکھتی پھر رک جاتی۔کبھی سکرین گرا دیتی۔کبھی آس پاس دیکھنے لگتی۔اسی پل اسکی نظر داخلی دروازے سے موبائل پہ انگلیاں چلاتے ہوئے اندر آتے شادان پہ پڑی۔وہ مسکرایا۔حنزلہ نے بھی مسکرانے کی کوشش کی۔مگر ناکام۔وہ کبھی بھی اسکے پاس خوامخواہ نہیں گیا تھا مگر اس روز وہ چلا گیا۔شاید آج وہ خوامخواہ نہیں گیا تھا۔

اس روز ان دونوں نے اسکے ناول کے متعلق ڈھیر ساری باتیں کی تھیں۔اپنے آفس سے آنے والی ہر کال اس نے اگنور کی تھی۔یہاں تک کہ اسے اپنے سیکریٹری کے دھڑا دھڑ میسجز آنے لگے تھے۔

"دس منٹ میں شو آن ایئر جانے والا ہے آپ کہاں ہیں سر؟"سر کیا بتاتے کہ وہ ایک کیفے میں بیٹھے ایک مصنفہ کے دکھ سن رہے تھے۔مسئلہ یہ تھا کہ رائیٹر صاحبہ کو اپنی ہی لکھی کہانی میں "**کیمسٹری**" نظر نہیں آ رہی تھی۔اور اگر رائیٹر کو اپنی کہانی میں جھول نظر آ رہاہے تو ساری دنیا اسکی تعریف کر دے،وہ اس تعریف کو دل پہ نہیں لیتا۔جی ماشاءاللہ سے بہت ڈھیٹ ہوتے ہیں لکھاری۔

"شو کینسل کر دو،یا پھر جو مرضی کر لو میں نہیں آ رہا۔۔"ٹکا سا جواب لکھ کر بھیجا۔

اسکی سیکریٹری باقاعدہ غش کھاتے کھاتے گری ہوگی۔اتنا غیر پروفیشنل جواب؟

"سر آپ اس طرح بغیر کسی وجہ کے شو کینسل نہیں کر سکتے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

شادان نے ایک نظر اس میسج کو دیکھا،دوسری نظر اس لیپ ٹاپ پہ کھلے مسودے جو اسے پڑھنے کے لئے دیا گیا تھا۔اسکی اگلی نظر حانی(**چند گھنٹوں میں وہ اسے نک نیم دے چکا تھا**) کی طرف اٹھی۔وہ جس بے چینی،اظطراب سے اسے دیکھ رہی تھی۔وہ شو تو کیا کیریئر بھی کینسل کر سکتا تھا۔

"وجہ تو ہے۔جسے تم سمجھ نہیں سکتیں۔اور شاید میں بھی نہیں۔"اس نے میسج بھیج کر موبائل آف کر دیا اور پھر مکمل انہماک سے اس مسودے کو پڑھنے لگا۔قسط کی آخری سطر پڑھتے ہوئے اسکی آنکھوں میں ستائش تھی۔ہیرئن فرنچ تھی اور ہیرو پاکستانی۔اسکے فرنچ مکالمے اس خوبصورتی سے لکھے گئے تھے کہ شادان دنگ رہ گیا۔

"تمھیں فرنچ آتی ہے؟"اس نے حنزلہ سے پوچھا۔

"مجھے فرنچ حفظ ہے۔بہت پسند ہے مجھے یہ زبان۔"

شادان مسکرایا۔اور دوبارہ پڑھنے لگا۔

"اگر یہ کیمسٹری نہیں ہے تو پھر دنیا میں کیمسٹری نامی کوئی چیز ہی نہیں۔"آخری سطر پڑھتے ہوئے اس نے فرنچ میں کہا اسکا حرف حرف سچ تھا۔بغیر کسی بناوٹ کے۔لکھاریوں کو الفاظ لہجے بن کے سنائی دیتے ہیں۔یہ وہ مخلوق ہیں جو سچ ہونٹوں سے نہیں آنکھوں اور چہرے کے تاثر سے جان لیتے ہیں۔حانی سچ جان چکی تھی۔

"تمھیں فرنچ آتی ہے ؟"وہ حیران ہوئے بغیر نہ رہ سکی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"مجھے فرنچ حفظ ہے۔"وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔"یہ پرفیکٹ ہے حانی۔فکر کرنا چھوڑ دو۔"

اسکا مسودہ پرفیکٹ تھا۔آج اسے شادان اتنا برا نہیں لگا جتنا پہلے لگا کرتا تھا۔اس شام انہوں نے اس ناول،اسکے اگلے ناول اور اگلے پانچ سالوں کی کہانیوں کے متعلق بہت ساری باتیں کی تھیں۔

ایک پرائم ٹائم شو کرنے والا اینکر اپنا شو کینسل کر کے،ایک گمنام لکھاری کے مسودے کے جھول درست کر رہا تھا۔کافی کا عادی وہ چائے کے کپ پی رہا تھا۔مورخ کو چاہیے تھا کہ اس واقعے کو تاریخ کے پنوں میں درج کرے۔کبھی نہ مٹنے کے لئے۔

"اور پھر وہ آخری بار بھی ملے تھے،شاید کبھی نہ ملنے کے لئے۔"

پورے تین ماہ وہ اس کیفے میں ہر روز ملتے رہے تھے۔یہ بھی اسی طرح کا ایک عام سا دن تھا۔وہ لیپ ٹاپ میز پہ سامنے رکھے کھٹا کھٹ کچھ ٹائپ کر رہی تھی۔شادان اسکے سامنے بیٹھا تھا۔خاموشی سے اسے دیکھتا ہوا۔وقفے وقفے سے وہ کوکیز اور سینڈوچ توڑ توڑ کر اسکی طرح بڑھا رہا تھا۔جنہیں وہ لے لیتی،مگر اسے دیکھے بغیر کھا لیتی۔کافی کے گھونٹ بھرتی اور ایک بار پھر لکھنے لگ جاتی۔وہ کافی دیر برداشت کرتا رہا پھر بلاخر پھٹ پڑا۔

"تمہیں رائٹنگ بلاک کب ہو گا؟اور کتنا لکھو گی؟"حانی نے نگاہیں اٹھا کر تعجب سے اسے دیکھا۔

"تمہیں کیا تکلیف ہو رہی ہے؟اتنے وقت بعد تو لکھنا شروع کیا ہے۔تم چاہتے ہی نہیں ہو کہ میں لکھوں ہے ناں؟"وہ سلگ اٹھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"تم مجھے اگنور کر رہی ہو۔وہ بھی ڈیڑھ گھنٹے سے۔"

"میں کام کر رہی ہوں شادان۔آج اسے جمع کروانا ہے آخری تاریخ ہے۔"

وہ سیدھا ہو بیٹھا۔"تو تم کل جمع کروا دینا۔یا پھر مجھے بعد میں بلوا لیا ہوتا۔کم از کم میں یوں اگنور تو نہ ہو رہا ہوتا۔"

"کل نہیں کر سکتی کل مجھے واپس جانا ہے۔"

"واپس کہاں؟"شادان کی حسیات ایک لمحے میں بیدار ہو چکی تھیں۔

"گاؤں جانا ہے۔اپنے گھر۔"

"تم کیا کہہ رہی ہو؟کہاں ہے تمہارا گھر؟کونسا گاؤں؟"یہ خیال کہ وہ اسے اب روز نہیں دیکھ سکے گا اس خیال نے ہی شادان کے رگ و پے میں بے چینی بھر دی تھی۔

"سب بتاتی ہوں۔تم پہلے مجھے یہ بتاؤ تمہارا آج کا شو تم نے اس میں مدثر رزاق کو بلوایا ہوا ہے ناں؟"یکدم اس نے لیپ ٹاپ سے نگاہیں ہٹا کر شادان کے چہرے پہ جمائیں۔"وہ کہتا ہے کہ اسکا کسی ملک دشمن سرگرمی سے کوئی تعلق نہیں۔تم اسے ثابت کر پاؤ گے؟تمھارے پاس کوئی لیڈ ہے؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"ہاں ہے۔"وہ لاپرواہی سے بولا۔"لیکن یہ کانفیڈینشل ہے۔کسی تھرڈ پرسن کو نہیں بتا سکتے۔"وہ روانی میں کہہ گیا مگر جب اسکی نظر حانی کے چہرے پہ پڑی وہ بے اختیار پچھتایا۔اسکا چہرہ سپاٹ ہو چکا تھا۔

"حانی میرا مطلب یہ نہیں تھا کہ تم تھرڈ پرسن ہو۔میں تمہیں جانتا ہوں۔تم . . . "اسے سمجھ نہ آیا وہ کیا کہے۔جو تھا وہ صرف شادان کی جانب سے تھا۔حنزلہ تو آج بھی شاید اسے ایک کیفے میٹنگ سمجھتی تھی۔"اچھا چھوڑو یہ بتاؤ تم کہاں جا رہی ہو۔کب اور کیوں؟"

"کانفیڈینشل ہے۔کسی تھرڈ پرسن کو نہیں بتا سکتے۔"وہ اسی کے انداز میں بولی تو شادان نے بے اختیار کراہ کر آنکھیں میچ لیں۔حنزلہ اب اپنا سامان سمیٹ رہی تھی۔شاید اسکا کام ہو چکا تھا۔

"بیٹھو حانی . . واپس بیٹھ جاؤ۔"اسے اٹھتے ہوئے دیکھ وہ ذرا سختی سے بولا۔

"آخری اطلاعات تک نہ تم میرے باپ ہو نہ بھائی۔ایک تھرڈ پرسن کو میں اجازت نہیں دیتی کہ وہ مجھے اٹھائے،بٹھائے۔"

شادان نے اب کے ضبط کیا اور اپنا موبائل اٹھا لیا۔یہاں سے وہاں کلک کرتے وہ ایک فائل کھول چکا تھا اور اب وہی فائل کھولے موبائل میز پہ اسکے سامنے رکھا۔حانی تھم گئی۔

"یہ ہے وہ لیڈ،ثبوت اور مدثر کی قبر میں آخری کیل۔میرے لئے تم تھرڈ پرسن نہیں ہو۔"وہ دھیرے سے میز پہ واپس بیٹھ گئی۔ایک ایک کرتی وہ مختلف تصاویر،ویڈیوز اور کاغذات دیکھ رہی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

تھی۔شادان لب بھینچے چپ چاپ اسے دیکھتا رہا۔تھوڑی دیر بعد وہ موبائل میز پہ رکھ چکی تھی۔شاید وہ شرمندہ بھی تھی۔اگر تھی تو چہرے سے نظر کیوں نہیں آیا؟

اینکر صاحب نے اپنا موبائل اٹھایا۔گاڑی کی چابیاں اٹھائیں۔ایک لمحے کو اسے دیکھا۔"مجھے ابھی ابھی احساس ہوا ہے کہ ہم تین ماہ سے مل رہے ہیں اور مجھے تمھارے بارے میں کچھ نہیں معلوم۔"

حنزلہ نے بھی اسے دیکھا۔اسکی آنکھوں میں،اسکے چہرے کے تاثرات میں کچھ تھا کہ شادان ششدر رہ گیا۔وہ جہاں تھا وہیں تھم گیا۔اسکی آنکھیں کہتی تھیں کہ وہ ملتے نہیں رہے۔"اتفاق"انکی ہر ملاقات ایک اتفاق تھی۔اور اگر پلان تھی تو صرف شادان کی طرف سے۔حنزلہ اس کیفے میں صرف کام کرنے آتی تھی اور شادان صرف حنزلہ کے لئے۔تین ماہ،وہ تین ماہ تک ایک لکھاری سے بے وقوف بنتا رہا تھا؟کیونکہ وہ الفاظ کے رد و بدل سے کام لیتی رہی؟

"تین ماہ . . پورے تین ماہ۔اور ان تین ماہ میں میرے پاس صرف ایک چیز ہے تمہارا ای میل۔آج مجھے اندازہ ہوا ہے کہ تم شادان کو کھلی کتاب کی طرح پڑھ چکی ہو اور میں تو پورے تین ماہ تمھارے کردار،تمہاری کہانی،تمھارے الفاظ میں گھرا رہا۔"

"میں نے تم سے یہ سب کرنے کو کبھی نہیں کہا تھا سید شادان شاہ۔اور اب اگر تم کر چکے ہو تو مجھے نہیں لگتا تمہیں جتانا چاہیے۔"وہ لمحے کے اندر غیر ہوگئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

شادان نے جواباً بہت کچھ کہا تھا۔خاموش وہ بھی نہ رہ سکی تھی۔وہ غصے سے باہر نکل گیا تھا۔مگر رات آٹھ بجے اسکا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا جب اسکے لائے ثبوت،اسکی لیڈز،اور اسی کے انداز میں کوئی اور صحافی مدثر رزاق کی پکڑ کئے ہوئے تھا۔یعنی حنزلہ نے صرف وہ ثبوت دیکھے نہیں؟شاید وہ انہیں اپنے ای میل ایڈریس پہ بھیج بھی چکی تھی۔اسے اپنے پیروں سے زمین کھسکتی محسوس ہوئی۔اسے اپنے سینے میں شدید درد ہوتا محسوس ہوا۔اسکا باس اس پہ چلا رہا تھا۔زندگی میں پہلی بار شادان کا شو آن ایئر ہوا تھا مگر اسکے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا۔وہ بے وقوفوں کی طرح کبھی مہمان کو دیکھتا کبھی کیمرے کو۔وہ لائیو شو سے اٹھ کر کیفے آیا تھا۔

لوگ اسے دیکھ رہے تھے۔کیفے کا عملہ بھی۔بیلوں والی میز خالی تھی۔وہ وہاں نہیں تھی۔شادان نے لرزتے ہاتھوں سے اسے ای میل بھیجنے کی کوشش کی مگر ایڈریس غیر ویلڈ تھا۔آج پہلی بار وہ کیفے میں کسی اور نشست پہ بیٹھ گیا۔شاکی،ششدر۔اسے رونا بھی نہ آ سکا۔وہ شل تھا۔سوشل میڈیا پہ لوگ نہ جانے کیا کیا کہہ رہے تھے۔اسے دھڑا دھڑ کالز کی جا رہی تھیں مگر وہ سن تھا۔

"یہ میڈم نے آپ کے لئے دیا تھا سر۔"عملے میں سے کسی نے سرخ اسٹکی نوٹ اسکی طرف بڑھایا۔شادان نے وہ تھام لیا۔ایک موہوم سی امید کے تحت۔ایک آس کہ شاید وہ اسکے لئے کوئی پتہ چھوڑ کر گئی ہو۔مگر وہ الفاظ کچھ مختلف تھے۔

"آئندہ کسی reliable انسان پہ بھروسہ کرنا۔"الفاظ تھپڑ کی طرح اسکے چہرے پہ لگے،شاید دل پہ بھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

اسے غصہ آیا تھا۔اسے بے بسی محسوس ہوئی۔اسے ملال ہوا۔اسے شکست محسوس ہوئی۔آج کے شو میں ہونے والی غیر پروفیشنل حرکت،اور اسکی لیڈ کسی اور کو مل جانا اسکی جاب جا چکی تھی اسے یقین تھا۔حنزلہ سے اب وہ نہیں مل سکتا یہ وجدان تھا۔اس رات اس کیفے میں بیٹھ کر اس نے بہت کچھ ہار دیا تھا۔جاب،دل،سکون۔سرفہرست تھے۔

آج حال میں اس کیفے میں بیٹھے ہوئے اسے اندازہ ہوا تھا کہ وہ تین سال گزار آیا ہے۔زندگی نے اسے ان تین سالوں میں سب واپس دیا تھا۔کام،شہرت،مقام اگر کچھ نہیں دیا تھا تو وہ حنزلہ تھی۔

گہری سانس لیتے ہوئے اس نے ایک بار پھر کاغذ پہ چند الفاظ گھسیٹے۔تین سالوں میں وہ ایسے کتنے نوٹ لکھ چکا تھا اسے گنتی بھول گئی تھی۔مگر وہ ہر ماہ یہاں آ کر ایک اسٹکی نوٹ پہ چند سطور لکھتا۔اور اسے بیرے کے حوالے کر دیتا۔آج ایک بار پھر اس نے ایک بار پھر ایک نوٹ لکھا۔والٹ اور چابی اٹھائی۔اور اٹھ کھڑا ہوا۔چائے، کافی آج بھی ان چھوی تھی۔

آج ایک بار پھر اس کیفے سے باہر جاتے ہوئے اسکا دل بھاری تھا۔بے حد بھاری۔ہر گزرتا دن اسکے دل کے زخم ہرے کر دیتا تھا۔

باب دہر کے کھلنے سے چار گھنٹے قبل۔

تاریخ سات جنوری۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

شام چار بجے۔

سنگھار میز کے سامنے کھڑا وہ ایک ہاتھ سے اپنے بالوں میں برش کر رہا تھا۔سیاہ بال سلیقے سے جم گئے تو اس نے کلائیوں پہ ہلکا ہلکا پرفیوم اسپرے کیا۔گردن پہ کچھ زیادہ ہی۔اب وہ خود کو آئینے میں دیکھ رہا تھا۔سفید رنگ کے شرٹ کے اوپر سرمئی سوئیٹر تھا۔جس سے شرٹ کے کالر اور کف جھانکتے تھے۔سفید ہی سرمئی رنگ کے سلیکس پہنے اب وہ آئینے سے سے ہٹا۔

بیڈ پہ بیٹھ کر اس نے جوتے پہنے۔اسکے سیاہ جاگرز۔جن پہ سنہری پٹے تھے۔جوتوں پہ وہ ہمیشہ سے لاکھوں روپے لٹا دیا کرتا تھااور افسوس نہیں ہوتا تھا۔

وہ اٹھ کراس کیفے کے لئے نکلتا کہ اسکا موبائل جل کر بجھا۔حسن سلطان نے ساتھ رکھا موبائل ہاتھ میں لیا۔زخرف کا میسج تھا۔

"میں نے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے شادان کو میسج کیا تھا۔اور ابھی تک جواب نہیں آیا۔تم اسکارویہ دیکھ رہے ہو ناں؟میں نے پہل کر دی لیکن وہ اب تک وہی حرکت کر رہا ہے"حسن گہری سانس لیتے ہوئے ٹائپ کرنے لگا۔

"وہ مصروف ہوگا یار۔ضروری بات ہے تو دوبارہ ٹیکسٹ کر لو۔"

"ہاں ظاہر ہے تم نے اسی کی سائیڈ لینی ہے۔ذات برادری جو ہے۔"حسن سر پکڑ کر رہ گیا۔وہ ان لوگوں کا کیا کرے؟وہ انکے مسائل کا کیا کرے۔یونہی بیٹھے بیٹھے یکدم اسکے ذہن میں سالوں پہلے کا بھولا بھٹکا سا منظر ابھرا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

ہائی کورٹ کی لمبی چوڑی راہداریوں میں بھانت بھانت کی بولیوں کی درمیان،ڈھیر سارے شور سے اپنے کانوں کے پردے سن کرواتے وہ اپنے باپ کے ساتھ چل رہا تھا۔وہ دراز قد تھے۔سنجیدہ اور مہربان سے۔

"آپ کو پتہ ہے وہ دونوں ایسے پریٹینڈ کر رہے تھے جیسے انہوں نے کچھ کہا ہی نہ ہو۔پھر کیا تھا میں نے بھی انکی طرح ہی اداکاری کی اور ایسے ظاہر کیا کہ میں نے ان دونوں کے اپنا نام لیتے سنا ہی نہیں۔"وہ اسکول سے واپسی پہ گھر نہیں باپ کے کورٹ آیا کرتا تھا۔سولہ سال کی عمر میں وہ سولہ قتل کرنے والے مجرمین کے بیان سنتا تھا۔عام بچہ نہیں تھا وہ۔

"تمہارے دوست تمھارے بارے میں بات کر رہے تھے اور تم نے سن لی؟"وہ اسکی لمبی چوڑی باتوں کا مفہوم نکال رہے تھے۔ساتھ راہ داری میں گزرتے ہر سلام کرنےوالے وکیل،پولیس افسر کو سر کے خم سے سلام کہتے جاتے تھے۔"کیا معلوم وہ تمہاری برائی نہیں اچھائی بیان کر رہے ہوں؟"حسن سلطان راہداری کی عین بیچوں بیچ تھم سا گیا۔معراج بھی چلتے چلتے رکے تھے۔

"چونکہ وہ دونوں تمھارے دوست ہیں تو تمہیں لگا وہ دونوں مل کر گروپ بندی کر لیں گے اور تمہیں ایک طرف کر دیں گے۔"وہ آگے آئے۔حسن کے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔" mutual friendshipsبڑی آزمائش ہوتی ہیں بچے۔یہاں سنبھل کر چلنا ہوتا ہے۔"حسن چپ سا ہوگیا۔تھوڑی دیر بعد وہ دونوں گاڑی کی پچھلی نشست پہ بیٹھے تھے۔معراج سلطان اپنے موبائل پہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

کچھ دیکھ رہے تھے حسن الجھا ہوا تھا۔انہوں نے گہری سانس لی۔اور ورکنگ آورز ختم ہونے کے بعد بھی ایک "**کیس** "کی طرف مڑے۔

"مسئلہ کیا ہے حسن؟"

"آپ اتنے شیور کیسے ہو سکتے ہیں کہ وہ دونوں میری برائی نہیں کر رہے تھے۔"اس نے کہہ ڈالا۔

"کیونکہ میں جانتا ہوں تم ایسے کام نہیں کرتے جن پہ دو لوگ بیٹھ کر تمہاری برائی کریں۔یا شاید میں اپنی جگہ رکھ کر سوچ رہا ہوں۔اگر میں وہاں ہوتا تو مجھے یقین ہوتا میرے دونوں دوست میری برائی نہیں کر رہے۔"وہ سنجیدگی سے بولے۔حسن سوچ میں پڑا۔

"اور آپ کو ایسا کیوں لگتا؟"

"کیونکہ میں دوستوں سے بد گمانیاں نہیں پالتا۔"حسن ٹھٹھک گیا۔"کیونکہ میں دوستوں کے ساتھ ڈرامہ،اداکاری نہیں کرتا۔جیسے کہ تم نے انہیں بتا دینا تھا کہ تم نے انکی بات سنی ہے اور اب تمھیں وضاحت چاہیے۔بجائے اسکے کہ تم انکے ساتھ اداکاری کرتے۔دوست آئینہ ہوتے ہیں۔بدگمانیاں اس آئینے کو دھندلا کر دیتی ہیں۔دوستوں سے اچھے گمان رکھا کرو۔"آخری بات جیسے ہدایت تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

تھوڑی دیر گاڑی میں خاموشی رہی۔پھر جیسے کسی خیال کی تحت انہوں نے حسن کو پکار لیا۔"کیا تم گوسپس میں حصہ لیتے ہو حسن؟"اور یہاں حسن سلطان کو لگا تھا وہ ہل نہیں سکے گا۔اس نے منہ سے کچھ نہ کہا مگر اسکا چہرہ سب کہہ رہا تھا۔

"اگر کرتے ہو تو چھوڑ دو۔کیونکہ جو انسان غیبت کرتا ہے اسکے دل کا ایک کونہ مشکوک ہوجاتا ہے۔الرٹ بھی۔اسے ہر وقت یہ خوف رہتا ہے کہ اسکا کوئی دوست ضرور اسکی برائی کر رہا ہوگا۔دوستوں پہ یقین یونہی نہیں آجایا کرتا۔ہر عمل کی شروعات خود سے کرنی ہوتی ہے۔جب تم اس عمل کو یقینی بناؤ گے کہ تم کسی دوست کی غیبت کا حصہ نہیں بن رہے۔تو کوئی تمہاری غیبت نہیں کرے گا۔دوستیاں آسان ہوتی ہیں بچے۔نبھانی مشکل۔"

"مجھے سمجھ نہیں آتی بابا۔میرے mutual friends جب آپس میں ناراض ہوجاتے ہیں تو ایک دوسرے کی برائی کرنے لگ جاتے ہیں۔اور ظاہر ہے اب وہ سننی پڑتی ہے۔اس لئے جب وہ دونوں واپس راضی ہو جائیں تو مجھے ڈر لگتا ہے کہ وہ لوگ میری بارے میں برائی کریں گے۔"بلاخر اس نے اپنے خدشات کو زبان دی۔معراج سلطان مسکرائے۔نرم مہربان مسکراہٹ۔

"میں نے کہا ناں۔ mutual friendshipsبڑی آزمائش ہوتی ہیں۔یہ ترازو کے پلڑے ہوتے ہیں۔کبھی ایک بھاری،تو کبھی دوسرا۔لیکن ترازو تو آپ کا ہے ناں؟یہی تسلی کافی ہونی چاہیے۔"وہ ذرا دیر کوچپ ہوئے کہ حسن انکے الفاظ پراسیس کر لے۔ذرا دیر کے توقف کے بعد وہ پھر بولے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"بجائے اس کے کہ تم اپنے مشترکہ دوستوں کے مسائل،اور برائیاں سنتے رہو تم انکی صلح کیوں نہیں کرواتے؟"حسن چونک سا گیا۔کیا یہ ممکن تھا؟"اچھے دوست کا کام یہی ہے کہ جب دو لوگوں کے درمیان مسائل ہوں تو وہ صلح جو بن کر آئے اور معملہ رفع دفع کر دے۔"

"اور اگر وہ دونوں راضی نہ ہوئے تو؟"

"اگر وہ دونوں واقعی دوست ہوئے تو ایک دن مان جائیں گے۔ایک دوست سے دوسرے دوست کی برائی نہ سننا بیٹا ہاں تم یہ کر سکتے ہو کہ جب ان میں سے کوئی شکایت لے کر تمھارے پاس آئے تو تم اسے مختلف توجیہات پیش کردو۔جس سے اسے یہ نہ لگے کہ تم کسی کی سائیڈ لے رہے ہو۔جس سے تم پہ بھی الزام نہ لگے کہ تم غیبت کر رہے ہو۔"وہ بول کر خاموش ہوئے اور پھر مسکراہٹ دبا کر حسن کو دیکھا۔جو ابھی سے نڈھال لگتا تھا۔

"مشترکہ دوستیاں واقعی آزمائش ہیں۔"ماضی میں اس نے یہ جملہ کسی اور رو میں کہا تھا اور حال میں پلنگ کی پائنتی پہ بیٹھے اس نے یہ جملہ تھک کر کہا تھا۔وہ واقعی تھک چکا تھا۔جوتے پہن کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔اپنے آپ کو آئینے میں دیکھا۔

"کئی بارآزمائشوں کا ختم ہوجانا حل ہوتا ہے۔"وہ دھیرے سے خود کو باور کروا گیا۔آج اس کیفے کی طرف بڑھتے اسکے قدم صلح جو نہیں تھے۔وہ تھک گیا تھا۔اب وہ اس آزمائش کو ختم کرنے جا رہا تھا۔اسکی طرف سے سب ختم۔دہر کے اس باب کو بند ہوجانا چاہیے۔کم از کم حسن سلطان کی طرف سے بند ہو ہی جانا چاہیے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

باب دہر کے کھلنے سے تین گھنٹے قبل۔

شام پانچ بجے۔

تاریخ سات جنوری۔

صفدر مینشن میں اتری وہ شام تازہ دم تھی۔ماسٹر بیڈ روم کا دروازہ کھولتے ہوئے اندر آؤ تو زلطان صفدر ابھی تک نائٹ سوٹ میں ملبوس تھا۔بال بکھرے ہوئے تھے۔واک ان کلازٹ کے اندر سفید رنگ کی الماری کو کھولے وہ اپنے سامنے ٹنگے ڈھیر سارے برانڈڈ کپڑوں کو دیکھے گیا۔ہر روز یہ کام اسکے ملازمین کیا کرتے تھے مگر آج کچھ تھا کچھ خاص سا۔کم از کم آج جن سے ملنے وہ جا رہاتھا اسکے لئے کسی ملازم کی پسند کا لباس نا قابل قبول تھا۔

ہر،ہر لباس کو ہاتھ میں لیتا،پھرد کرتا وہ بلاخر ایک سفیدرنگ کےہائی نیک سویٹرکے ساتھ سیاہ رنگ کا اوور کوٹ بازو پہ ڈالے ہوئےباہر آیا تھا۔پیروں میں سفید رنگ کےجو گرز تھے۔اس نے جوگرز بڑے احتیاط کے ساتھ پہنے تھے۔وہ کافی پرانے تھے۔مگر کچھ تھا جو زلطان کے لئے ہمیشہ ایک سا رہتا۔

وہ شیشے کے آگے کھڑا بال بنا رہا تھا جب دروازے پہ ہلکی سی دستک ہوئی۔اسکی اجازت کے بعد کوئی اندر آیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"آپ سے کہا ہے آپ کو دستک کی ضرورت نہیں ہے بھائی۔"اس نے ہر دن دہرایا جانے والا جملہ ایک بار پھر دہرا دیا۔آنے والا رف سے حلیے میں تھا۔اور ہاتھوں میں کچھ کاغذات اٹھا رکھے تھے۔وہ زلطان کے نکلنے سے پہلے اس سے مل لینا چاہتا تھا۔دیوار کی ساتھ رکھے ایک صوفے پہ بیٹھتے ہوئے اس نے زلطان سے پوچھا۔

"کاغذات نامزدگی جمع کروانے ہیں۔صرف کچھ ہی دن رہ گئے ہیں۔تمھیں اور ابا کو اب صلح کر لینی چاہیے اور ۔"بولتے بولتے وہ رک گیا۔اسکی آنکھیں ایک نقطے پہ ساکت ہوئیں۔وہ زلطان کے پیروں میں ان سفید جاگرز کو دیکھ رہا تھا۔دس سال کیا دس سال بعد بھی وہ اسے نہیں بھول سکا تھا؟

"اور؟"زلطان نے خود پہ پرفیوم اسپرے کرتے ہوئے سوال کیا۔وہ اپنے بڑے بھائی کی نظروں سے بے خبر تھا۔

"دوستوں سے ملنے جا رہے ہو؟"لفظ "**دوست** "پہ زلطان چونکا تھا۔"وہ بھی آ رہی ہے؟"اس بار وہ چونکا نہیں۔کئی بار ہماری زندگی میں موجود قریبی لوگ ہمارے "**وہ،اس،**"سے بڑی اچھی طرح واقف ہوتے ہیں۔

"ہاں آ رہی ہے۔"اس نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

"اور تمہارا کیا خیال ہے۔اس بار بھی دل پہ بوجھ رکھ کر آؤ گے یا کہہ آؤ گے؟"شاید اسے دلچسپی ہوئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"کہہ آؤں گا۔میں اسکے والد کے جنازے پہ نہیں آ سکا۔کہہ آؤں گا۔"وہ آئینے کے سامنے سے ہٹتے ہوئے ہوئے بولا۔آنکھیں سپاٹ تھیں۔ہر تاثر سے خالی۔اسکے عقب میں بیٹھا سراج صفدر ہنس پڑا۔

"میں اسکے باپ کے جنازے کی نہیں،اسکی بارات کی بات کر رہا ہوں۔باحیثیت دولہا اس میں کب شرکت کرو گے؟"

"یہ حقوق وہ کئی سال پہلے کسی اور کو دے چکی ہے۔"زلطان نے سرسری سا کہا۔اور بیڈ پہ پڑا اپنا اوور کوٹ بازو پہ ڈالا۔

"اطلاع کے لئے عرض ہے کہ وہ منگنی ٹوٹ چکی ہے۔دوبارہ کوشش کرنے میں حرج ہی کیا ہے؟"

"میں ایک گیٹ تو گیدر کے لئے جا رہا ہوں۔کسی پروپوزل کے لئے نہیں۔اور آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے وہ ایک ہفتہ بعد نکاح کر رہی ہے۔"وہ صوفے پہ اسکے قریب آ بیٹھا۔اور کاغذات گھٹنے پہ رکھ کر اوراق پلٹائے۔ سراج بدستور اسے دیکھتا رہا۔

"یہ جوتے تمھارے پیروں میں اچھے نہیں لگ رہے۔"اس نے برملا کہا۔اوراق پلٹتے زلطان کے ہاتھوں کی حرکت تھم گئی۔"دس سال ایک لمبا عرصہ ہوتا ہے۔چیزیں بدل لینی چاہیے۔"ایک لمحے کے لئے زلطان کے دل میں ایک ٹیس سی اٹھی تھی۔آنکھوں کے پردے پہ زندگی فلیش بیکس کی صورت چلنے لگی۔جب وہ بولا تو آواز مدھم تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

"دس سال ایک لمبا عرصہ ہوتا ہے۔"اس نے جیسے اعتراف کیا۔"دس سال میں چیزیں بدل سکتی ہیں۔ان سے جڑے احساس اور جذبات نہیں۔"اس نے سائن کرنا چاہا مگر جانے کیوں اسکے ہاتھوں میں لرزش آ گئی۔پرانی محبت پرانے مرض جیسی ہوتی ہے جسم کے کونے کونے میں سرایت کر جاتی ہے۔پھر جب کہیں اس بھولی بسری محبت کا ذکر چھڑ جاتا ہے۔جسم کا ہر، ہر حصہ اس تکلیف کو محسوس کرتا ہے۔یہ محبت جسم کے حصوں سے جونک کی طرح چمٹ جاتی ہے۔اسے نکالنا،جسم کو کھینچنے کے مترادف ہے۔

اس نے کاغذات پہ دستخط نہیں کئے اور سراج کی طرف بڑھائے۔کچھ دیر پہلے والی جاذبیت اب مفقود تھی۔وہ ڈسٹرب لگتا تھا۔

"مجھے لگا تھا ان دس سالوں میں تم اپنے جذبات کو فراموش کر چکے ہو۔"

زلطان اس سارے میں پہلی بار مسکرایا۔"جذبات کو فراموش کر دینے سے انسان،انسان نہیں رہتا۔مجھے رہنا تھا۔سو میں نے ان پہ قابو پانا سیکھ لیا۔"

"اور مجھے لگ رہا ہے تم وہ قابو کھو رہے ہو۔"اس گفتگو میں پہلی بار زلطان کی رنگت متغیر ہوئی تھی۔لیکن بس ایک لمحے کے لئے۔

"یہی تو اسٹرگل ہے۔کھونا،پانا اس کھیل کا حصہ ہے۔"وہ اٹھ کھڑا ہوا۔اسے جانا تھا۔"میں نے فیکٹری کے کاغذات پہ دستخط کر دیا ہے۔نامزدگی کا دیکھا جائے گا۔کوئی اور مسئلہ ہو تو دیکھ لیجئے گا۔میں کچھ دن چھٹی پہ جا رہا ہوں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"میں نے تمھارے دوست شادان کا شو دیکھا تھا۔"زلطان کمرے کے وسط میں رک گیا۔"جب مصطفیٰ زاہد تمھارے بارے میں الزام لگارہا تھا شادان خاموشی سے سن رہا تھا۔"

"وہ ہوسٹ تھا بھائی۔ظاہر ہے اسے سننا تھا۔"انداز مدافعانہ تھا۔"اور ہم نے کبھی دوستی میں غیر ضروری فیورز نہیں مانگے۔"

"لیکن وہ دوست ہے۔جب وہ ان الزامات کی تردید نہیں کرے گا تو دنیاتم پہ بھٹہ لگا دے گی۔ہماری کریڈیبلٹی،ہماری پوزیشن دوست بناتے اور خراب کرتے ہیں۔اپنے انداز بدلو یا پھر دوست۔"یہ کچھ دیر پہلے والے بھائی کا لہجہ نہیں تھا جسے زلطان جواب دیتا۔یہ کنگ میکر تھا۔اسکا سب سے بڑا بھائی جس نے اپنے باپ،چچا،اور دونوں چھوٹے بھائیوں کو سیاست کے میدان میں ہر بازی جتوائی۔اس خاندان میں کوئی اسکا حکم نہیں ٹال سکتا تھا۔

"جذبات کی جنگ میں تم ہار جیت نہیں سکتے۔یہ سیاست ہے یہاں صرف جیت کا جشن ہوتا ہے۔"

"لیکن ۔۔"

"زخرف وقار نے دوسال پہلے بھی چچا کے خلاف کیس پہلے ہی چچا کے خلاف کیس لڑا ہے۔اور اب وہ ایک بار پھر وہی کر رہی ہے۔وہ جانتی تھی شہر کے درجن بھر وکیل ہمارے خلاف لڑنے سے منع کر چکے ہیں۔اور ہم وکٹم تھے۔زخرف کے کیس لیتے ہی آدھی دنیا پہ ظاہر ہوگیا ہم گلٹی تھے۔کیونکہ وہ تمہاری دوست تھی۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"ہم گلٹی تھے بھائی۔"اسے نہیں معلوم تھا کیوں آخر کیوں وہ ہائی اسکول کے بچھڑے ان ساتھیوں کی طرف داری کر رہا تھا۔ایک پل کے لئے دس سال کہیں دور چلے گئے۔یہ وہ زلطان تھا جو اپنے خاندان کے لئے لڑ سکتا تھا۔

"ہاں ہم گلٹی تھے۔لیکن دنیا نہ مانتی اگر ہمارے خلاف کھڑے ہونے والے تمھارے دوست نہ ہوتے۔"

سراج اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔چھوٹے چھوٹے قدم لیتا وہ زلطان کے قریب آ کر رکا۔اسکا چھوٹا بھائی اس سے قد میں اونچا تھا۔سراج نے اسکی آنکھوں میں دیکھا۔چار سال پہلے سیاست میں آنے کے بعد زلطان کی آنکھیں ہر تاثر کھو چکی تھیں مگر آج ان میں کچھ تھا۔کوئی بے یقینی سی،کچھ بے چینی سی۔اسے یہ کچھ خاص پسند نہ آیا۔

"میں کنگ میکر ہوں زلطان۔لیکن ایک بات بتاؤں؟"وہ اسکے کان کے پاس جھکا۔"جذبات دیمک ہیں۔تخت کھا جاتے ہیں۔آہستہ آہستہ، دھیرے دھیرے۔"وہ سرگوشی کرتے ہوئے پیچھے ہٹا۔اسکے بازو پہ پڑا کوٹ اٹھایا اور اسکے عقب میں کھڑے ہو کر اسے وہ کوٹ پہنانے لگا۔ملائمت سے، نرمی سے۔

"تمہیں تخت ملنے والا ہے۔دیمک کو پیچھے چھوڑ کر آؤ۔وہ دہر اب گزر چکا ہے۔اس باب کو بند کرو۔یا پھر مختلف انداز میں کھولو۔بس چیزیں تمھارے حق میں ہونی چاہیے ورنہ۔"وہ آگے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

آیا۔کوٹ کا بیلٹ اسکی کمر پہ فکس کیا۔"مجبورا مجھے کچھ اقدام لینے ہوں گے۔اور تمہیں پسند نہیں آئیں گے۔"

یہ لمحہ زلطان صفدر کے لئے چناؤ کا لمحہ تھا۔کرسی یا پھر دیمک؟اسے کیا چننا چاہیے؟

سات جنوری۔

شام چھ بجے۔

باب دہر کے کھلنے سے ایک گھنٹہ قبل۔

گاڑی کی گمبھیر اور دم گھونٹ دینے والی خاموشی اس فون کال نے توڑی تھی۔گاڑی چلاتے ہوئے ایک ہائی فائی کالونی کا موڑ مڑتے ہوئے اس نے کال اٹینڈ کی اور اسپیکر گاڑی سے جوڑ دیا۔

"کہاں ہو؟"کوئی مردانہ آواز گاڑی میں گونجی۔

"دوست کے گھر جا رہ ہوں کوئی کام؟"

"تم یو این کے اجلاس میں شریک ہو رہے ہو؟تم ایک ہفتہ بعد . . . . "سامنے والا جیسے الفاظ بھول گیا۔"تمہاری نوکری نہیں چلی گئی تھی؟تم وہی انسان نہیں ہو جو ڈیڑھ سال سے بے روزگار ہے۔"وہ اب تندہی سے پوچھ رہا تھا۔

زبرج کے چہرے پہ کوئی تاثر نہیں آیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"میں نے دو سال یونیسیف کے لئے جھک ماری ہے۔تم بھول گئے ہو؟اور میں اب بھی بے روز گار ہی ہوں۔ایک ہفتہ بعد میں امریکا جاؤں گا۔اور یونیسیف ہی کی طرف سے یو این کے اجلاس میں شرکت کروں گا۔اب اس میں تیر مارنے والی کوئی بات ہے نہیں جو میں تمھیں بتاتا۔"اسکا انداز بے حد سرد تھا۔یہ خوشیاں اور کامیابیاں اس پہ اثر انداز ہونا چھوڑ چکی تھیں۔

"یہ ایک بہت بڑا موقع ہے زبرج۔تمھیں ایک اچھی جاب،اچھا پیکج دوبارہ مل سکتا ہے۔وہاں جاؤ تو پلیز کوئی مسائل پیدا مت کرنا۔"زبرج خاموشی سے سنتا رہا۔

"دانین سے ملاقات ہوئی تھی میری۔تم دونوں کی طلاق ہو رہی ہے؟تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟"

زبرج نے بے زاری سے کال کاٹ دی۔جو باتیں وہ خود سے نہیں کرنا چاہتا تھا وہ دوسرے دہرا رہے تھےاور اسے بے حد اکتاہٹ ہونے لگی۔سٹوریج باکس سے سیگریٹ کا پیکٹ نکالتے ہوئے وہ رکا۔گہری سانس لی۔سر جھٹکا۔اور پیکٹ واپس رکھ دیا۔

باقی کا راستہ وہ یہ سوچتے ہوئے آیا تھا کہ اب کس طرح خوشیوں کے دروازے خود پہ بند کرنے ہیں؟اگر اسکا ڈاکٹر کہتا تھا وہ خودکشی کرنے کے قریب ہے تو درست کہتا تھا۔

لان میں رکھے زمرد سبز رنگ کے صوفوں پہ وہ دونوں ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے تھے۔زخرف ذرا تھکی تھکی سی لگتی تھی البتہ زبرج نارمل تھا۔وہ آج کل اسلام آباد میں ہی تھا سو اس نےزخرف کے ساتھ ہی کیفے جانے کا فیصلہ کیا۔اس فون کال کے بعد وہ سیدھا یہاں آیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

سیاہ جینز کے اوپر سفید شرٹ تھی۔جس کے اوپر بغیر بازوؤں والا سوئٹر پہن رکھا تھا۔چہرے پہ سنجیدگی چھائی ہوئی تھی۔دس سال پہلے اسکی آنکھوں میں بے فکری ہوا کرتی تھی۔آج دس سال بعد وہاں حلقے تھے۔دس سال پہلے وہ کم گو ہوا کرتا تھا،آج اسے بولنا تھکا دیتا تھا۔

زخرف خاموش سی بیٹھی تھی۔اسکے ہاتھ میں پکڑا کافی کا مگ کافی دیر پہلے بھاپ اڑانا چھوڑ چکا تھا۔وہ کسی غیر مرئی نقطے پہ نظریں جمائے ہوئے تھی۔

"یہ کلر زلطان کا فیورٹ ہے۔"کافی دیر کی خاموشی سے وہ اکتایا تو کسی طرح بات شروع کی۔زخرف بری طرح چونک گئی۔اس نے زمرد رنگ کا مخمل کی شرٹ اور ہم رنگ ٹراؤزر پہن رکھا تھا۔شرٹ کے کے بازو پورے تھے۔مگر لمبائی بس کمر ڈھانپ لیتی تھی۔شرٹ کے بازو، گلےاور انکے آخر میں سفید نگینے جڑے تھے۔کچھ ایسا ہی کام گلے پہ بھی تھا۔پیروں میں اسکے سبز رنگ کی ہائی ہیلز تھیں۔اس سردی میں ہائی ہیلز کوئی پاگل ہی پہن سکتا تھا۔مگر جس پاگل نے پہن رکھے تھے وہ اتنے خوبصورت تھے کہ ان سے نظر ہٹانا مشکل تھا۔

"تمھارے جوتے بھی خوبصورت ہیں۔پیرس فیشن ویک کی بیسٹ کلیکشن رائٹ؟"

زخرف نے دھیرے سے سر ہلا دیا۔چند لمحے وہ زبرج کو دیکھتی رہی۔"زلطان کا یہاں کیا ذکر؟"

زبرج ہنس پڑا۔"کم آن زی اب تم اٹھارہ سال کی نہیں ہو اور نہ میں۔تم جانتی ہو ناں زلطان تم میں انٹرسٹڈ تھا؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"تم کیا کہہ رہے ہو میں . . میں کیا کہوں تمہیں؟"اسکی رنگت فق ہو گئی تھی۔عدالت میں جب وہ بولتی تھی تو لوگ دم سادھ لیتے تھے۔آج وہ خود سانس نہ لے سکی۔کوئی زلطان کے حوالے سے یوں اس سے باز پرس کرے گا اسے اندازہ نہیں تھا۔

"زلطان تمہیں پسند کرتا تھا۔"زبرج نے نرمی سے اسکی مشکل آسان کردی۔"کرتا ہے۔کچھ وقت قبل اس نے تمہیں پروپوز کرنے کا سوچا تھا۔لیکن تم اپنی ممی کے کسی دوست کے بیٹے میں انٹرسٹڈ تھیں۔"

"میں نہیں تھی۔"وہ بے ساختہ کہہ بیٹھی۔

"ہو سکتا ہے۔لیکن تم شاید زلطان میں بھی انٹرسٹڈ نہیں تھیں۔ورنہ تم اس سے پوچھے بغیر لندن میں نہ رکتیں۔"

"اور مجھے اس سے کیوں پوچھنا تھا؟"وہ ٹھنڈے انداز میں بولی۔"ہاں میں نے ممی کے لائے پروپوزل پہ کوئی ناپسندیدگی ظاہر نہیں کی۔اسکا مطلب یہ نہیں تھا کہ میں زلطان کو انکار کر رہی ہوں۔لندن میں رہنا،پڑھنا میرا فیصلہ تھا۔زلطان اگر مجھ سے آگے کے پلانز پوچھتا تو اس میں خود کو ٹاپ پہ پاتا۔"زبرج آج اسے دیکھے گیا۔دس سال ان چار لڑکوں نے اپنے دوست کی تباہی کا ذمہ دار اسے ٹھہرایا تھا۔آج دس سال بعد وہ خود کو بری الذمہ کر رہی تھی۔اور کیا کمال کر رہی تھی۔"کچھ عرصہ پہلے میری دوبارہ منگنی ہو گئی اس سے پہلے بھی وہ کبھی میرے لئے نہیں آیا۔"

"وہ آیا تھا مگر تمہارے ابا نے تمہارا رشتہ کہیں کر دیا تھا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"تو؟ابا نے رشتہ کیا تھا ناں میں نے پسند تو نہیں کیا تھا اگر زلطان صفدر مجھے میری منگنی کے دن بھی پروپوز کرتا تو میں ناں نہیں کہتی۔"وہ سانس لینے کو رکی۔

"سچ یہ ہے کہ زلطان صفدر کی انا اتنی اونچی ہے کہ اس نے جھک کر میری آنکھوں اور دل میں اپنا عکس دیکھا ہی نہیں۔منہ میں سونے کا چمچ لے کر پیدا ہوا ہے وہ اسے لگتا ہے ہر چیز اسے بغیر کہے مل جانی چاہیے مگر۔"اس نے کافی کا کپ میز پہ واپس رکھا اور انہی ٹھنڈی نظروں سے اسے دیکھا۔"اپنے دوست کو بتاؤ کہ محبت باپ کی میراث نہیں ہوتی،ماہ کے جہیز میں ملا ترکہ نہیں ہوتی ،جو بغیر کہے،بنا کسی محنت کے مل جائے۔"اسکا چہرہ سرخ ہوگیا تھا۔مگر ایک اشتعال سا تھا جو نکل گیا۔زبرج ہنوز اسے دیکھ رہا تھا۔

"دوست ہیں ہم۔اگر اسے کوئی اشارہ،کوئی تاثر تم دے دیتیں تو کیاتمہاری انا چھوٹی ہوجاتی؟"

"میری منگنی تین سال پہلے ٹوٹ گئی۔اور ان تین سالوں میں وہ مجھ سے ملنے ایک بار بھی نہیں آیا۔میرے بابا مر گئے وہ نہیں آیا۔ایک ٹیکسٹ کی کیا اوقات تھی۔اس سے وہ تک نہیں ہو سکا۔اسکا آخری میسج ایک سال پہلے آیا تھا۔اپنے چچا کی وجہ سے وہ مجھ سے لڑا،چیخا اور ایک سوری تک نہیں کہا۔اور تم کہتے ہو اسکے اس انداز کے ساتھ میں اسے کوئی گرین سگنل دیتی۔شاید دے دیتی لیکن کیا ہے ناں اب ہم اٹھارہ سال کے نہیں رہے۔"وہ اسکے الفاظ اسے ہی لوٹا رہی تھی۔مگر وہ برا نہیں منا رہا تھا۔حیران کن۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"اور شادان؟تم دونوں کے درمیان جو سرد جنگ ہے اس سے کون واقف نہیں ہے۔تم نے ڈھیروں ڈھیر لوگوں کے سامنے کہہ دیا کہ کہ پرائم شو کرنے والوں کی باتوں کو سیرئیس نہ لیں۔ان بیچاروں کو بولنے کے پیسے ملتے ہیں۔یہ الفاظ تم اپنے دوست کے بارے میں کیسے کہہ سکتی ہو؟ "

زخرف اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔اسکا چہرہ تمتمانے لگا تھا۔"وہ اپنے شو میں بیٹھ کر میرا نام لے کر کہہ رہا تھا کہ مجھے زلطان کے چچا کے خلاف کیس نہیں لینا چاہیے تھا کیونکہ وہ بے قصور ہیں۔اور میں نے یہ کیس اس لئے لیا کیونکہ یہ مجھے سارے اسلام آباد کی نظروں میں لے آئے گا؟یہ صحیح تھا؟ہاں ظاہر ہے یہ صحیح ہوگا کیونکہ تم تو اسی کا ساتھ دو گے۔تم تو ۔"

"یہ غلط تھا۔"وہ یکدم اسکی بات کاٹ کر بولا۔زخرف ٹھہر گئی۔"یہ غلط تھا اور میں نے اسے غلط کہا اسی لئے وہ پچھلے آٹھ ماہ سے میرے ٹیکسٹس کا جواب نہیں دیتا۔"زخرف نے کچھ کہنا چاہا مگر

"اور یہ میں نے اس لئے نہیں کہا کیونکہ تم ایک لڑکی ہو۔اس لئے کہا کیونکہ اب ہم اٹھارہ سال کے نہیں رہے۔"الفاظ طمانچے کی صورت اسکے رخسار پہ کھب گئے۔اسکے پیر یخ پڑ گئے۔وجہ سردی نہیں تھی۔وجہ جانے کیا تھی۔

"تم نے الزام دینا سیکھ لیا ہے زخرف۔اگر باب دہر کھول کر وقت میں پیچھے دیکھو تو تم اتنی وکٹم نہیں جتنی بن رہی ہو۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"تو تم کیوں آئے ہو یہاں؟صاف صاف کہو اب تم نہیں رہنا چاہتے دوست۔"وہ چیخ کر بولی۔زبرج چند لمحے اسکی آنکھوں میں دیکھتا رہا۔

"تمہیں لگتا ہے یہ کوئی میٹ اپ یا گیٹ ٹو گیدر ہے؟آج ہر کوئی ایک باب بند کرنے آ رہا ہے۔ دوستی،اعتبار،وفا۔اور . . "وہ دو قدم آگے آیا۔سن،ساکت کھڑی زخرف کے سامنے آ کر رکا۔"اور شاید محبت کا بھی۔آج بہت کچھ ہو گا۔بہت کچھ۔"

زخرف ساکت رہ گئی۔یعنی وہ یہ عہد کرنے والی اکیلی نہیں تھی؟یعنی خاندان ٹوٹنے والا تھا؟یعنی سب ختم؟دی اینڈ؟

وہ پانچ لوگ دہر کے ایک باب کو بند کرنے والے تھے،ایک ایسا باب جس کے پیچھے رنجش،خلش،کسک،آزردگی دفن تھی۔مگر مدفن رازوں میں،ایک جذبہ سازش کا بھی تھا جسے وہ پانچ لوگ فراموش کر چکے تھے۔باب دہر کسی کے چاہ لینے سے بند نہیں ہو جاتے۔

سات جنوری،شام سات بجے۔

"کیفے ونگ چارم۔"

باب دہر کے کھلنے سے چند لمحے قبل۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

اسلام آباد کے مضافات میں ایک چھوٹا سا گاؤں "**زور گڑھ**" آباد ہے۔چاروں اور پہاڑی سلسلہ اور درمیان میں واقع یہ گاؤں لوگوں کے لئے جنت جیسا تھا۔جہاں پہاڑ کی چوٹیاں برف سے سفید ہوتی ہیں۔سبزہ زار اس گاؤں کی امانت ہے۔پہاڑوں سے گرتے چشموں کا شور کسی گیت جیسا ہے اور جھیل کا شفاف پانی آنے والوں کو اپنے حصار میں جکڑ لیتا ہے۔یہ چھوٹا سا گاؤں بہت ترقی یافتہ ہے کیونکہ یہاں "**اسکائی ہائی**"sky high ہوٹل ہے۔پاکستان کا دوسرا خوبصورت اور عالیشان ہوٹل۔کئی سال پہلے یہ ہوٹل وجود میں آیا تھا۔اور اسلام آباد،مری آنے والے ہزاروں لوگ اس ہوٹل میں رکنا چاہتے تھے وجہ صرف خوبصورتی،اور شان و شوکت نہ تھی۔

یہ اسلام آباد اور مری کو جوڑتا تھا۔سیاحوں کو مری اور اسلام آباد کے ہوٹلز میں جگہ پانے کے لئے اب خوار نہیں ہونا پڑتا تھا۔اس کے علاوہ یہ گاؤں اور اسکا حسن دیکھنے کے لئے لوگ دور دور سے کھینچے چلے آتے تھے۔غیر معمولی خوبصورتی کا حامل زور گڑھ سیاحوں کی توجہ کھینچ لیتا تھا۔

کہانی کا مرکز اس وقت "**کیفے ونگ چارم**"ہے۔اسکائی ہائی کے عقب میں اور پہاڑوں کے بلکل روبرو یہ کیفے قدیم طرز کی تھیم پہ بنا تھا۔بڑے بڑے پتھروں کی بنی کرسیاں اور انکے اوپر جھونپڑی نما چھجے۔میز بھی پتھر کو کاٹ کر ایک خوبصورت شکل میں ڈھال کر بنائی گئی تھیں،اور لائے جانے والے برتن ایسے تھے جیسے کسی بادشاہ کے زیر استعمال رہے ہوں۔

ایک لمبی پتھر کی میز کے گرد اس وقت دو لوگ بیٹھے تھے۔زلطان صفدر اور حسن سلطان۔وہ سب سے پہلے آئے تھے۔زلطان جب سے آیا تھا بے مقصد موبائل پہ انگلیاں چلا رہا تھا۔حسن نے دو

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

بار اس سے بات کرنے کی کوشش کی تھی مگر وہ مختصر جواب دیتا رہا۔اسی پل کیفے کا داخلی دروازہ کھلا اور دو لوگ ایک ساتھ اندر آئے۔زلطان نے کسی احساس کی تحت نظر اٹھائی اور موبائل پہ چلتی اسکی انگلیاں ساکت ہو گئیں۔آنکھیں ایک رخ پہ جم گئیں اور دل،دل اتنی زور سے دھڑکا کہ آواز میلوں تک گئی۔وہ یک ٹک آنکھیں جھپکے بغیر اسے تک رہا تھا۔وہ اسکی طرف آتے ہوئے مسکرا رہی تھی۔زلطان مسکرا بھی نہ سکا۔اسکے کانوں اور گلے میں سبز ہیرے تھے،مگر زلطان کے لئے اسکی آنکھوں کی چمک دنیا کی ساری چمک پہ بھاری تھی۔چھوٹے بال کرل کر کے شانوں پہ ڈالے وہ پر اعتماد قدم اٹھا رہی تھی۔

وہ قریب آ کر رکی تو حسن اٹھ کھڑا ہوا۔زلطان بھی سر جھٹکتے ہوئے اٹھا۔علیک سلیک کے بعد وہ زمرد شرٹ کے اوپر پہنا سفید رنگ کا اوور کوٹ اتار کر اسے کرسی پہ ٹانگ رہی تھی۔اب وہ چاروں شادان کا انتظار کرنے لگے۔

"آج کل کیا کر رہے ہو زبرج؟"حسن نے گفتگو کا آغاز کیا۔زلطان اور زخرف اپنی اپنی جگہ خاموش تھے۔

"یہ سوال تم جان بوجھ کر کر رہے ہو؟کیا تم نہیں جانتے میری دی والیہ ہو گئی تھی؟تم نہیں جانتے ان پہ فراڈ کا الزام لگا تھا؟"وہ تیز لہجے میں بولا۔حسن تو حسن زلطان اورزخرف بھی اسے دیکھنے لگے۔وہ تو ان سب میں سب سے زیادہ "**کالم**"رہا کرتا تھا۔"بیرسٹر صاحب ہر کوئی آپ کی طرح پریویلیج نہیں ہوتا کہ ایک نوکری چلی جائے تو دوسری چوکھٹ پہ ہاتھ جوڑے کھڑی رہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"کالم ڈاؤن زبرج حسن نے بس ایک بات کی تھی۔"زلطان نے اسے ٹوکا۔"حقیقت یہ ہے کہ تمہاری نوکری نہیں رہی ظاہر ہے اب کچھ نیا تو کرنا ہے ناں؟اور تم یو این کے اجلاس میں جا رہے ہو ناں؟"

"کیا تم دونوں مجھے میری کم مائیگی کااحساس دلانا چاہتے ہو؟تم لوگ یہ بتا رہے ہو کہ اگر میں ایک دن گھر بیٹھ گیا تو میرے لئے گزارہ مشکل ہو جائے گا؟"اسکی کنپٹی کی رگیں تک پھڑکنے لگی تھیں۔زلطان نے کچھ سخت کہنا چاہا مگر حسن نے اسکے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر اسے خاموش کروا دیا۔زبرج نارمل نہیں لگ رہا تھا۔

"اس ٹاپ کو ختم کرتے ہیں۔"زخرف مدبرانہ انداز میں بولی۔"تم بتاؤ زلطان کاغذات نامزدگی جمع کروا رہے ہو؟"وہ براہ راست اسکی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔

"جس کام کے لئے لندن چھوڑا تھا اسے تھوڑی چھوڑ سکتا ہوں؟"

"یعنی تم مانتے ہو تم نے لندن "**اپنی** "وجہ سے چھوڑا تھا۔"وہ ترکی با ترکی بولی۔"دیکھا میں نے کہا تھا ناں؟زلطان صفدر اتنا انا پرست ہے کہ وہ دوسروں کے لئے کچھ چھوڑ نہیں سکتا۔اور نہ ہی کسی کے لئے رک سکتا ہے۔"آخری بات اس نے زبرج کو دیکھ کر بظاہر مسکراتے ہوئے کہی تھی۔زلطان صفدر کو اگر یہ بات کسی اور نے کہی ہوتی تو وہ معاف نہ کرتا،مگرزخرف وقار کو بہت کچھ معاف تھا۔سرفہرست زلطان پہ طنز کرنا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"میری کچھ حدود ہیں۔اس لئے میں دوسروں کی حدود کا بھی احترام کرتا ہوں۔اور یہ سچ ہے میں جگہیں اپنی وجہ سے تبدیل کرتا ہوں۔مجھ پہ میری ماں کے بھیجے ہوئے وائس نوٹس اثر نہیں کرتے۔"حسن اور زبرج اس وائس نوٹ کے قصے سے لا علم تھے سو خاموش رہے۔زخرف کا چہرے ایک لمحے میں سرخ ہوا تھا۔اس نے کچھ کہنے کو لب کھولے مگر سامنے سے آتے شادان کو دیکھ خاموش ہو گئی۔

زلطان نے ایک نظر اسے دیکھا۔وہ نہیں جانتا تھا کیوں مگر اسکے چہرے پہ ایک مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔ناسٹلیجیا سی مسکراہٹ۔کسی عزیز کو دیکھ کر آنے والی ایک بے ریا،بےاختیار مسکراہٹ۔

وہ اب ان سب کے قریب رک کر ہر ایک سے پنجہ ملا رہا تھا۔سب سے آخر میں زلطان تھا،اس نے شادان کی طرف ہاتھ بڑھایا مگر وہ کرسی کھینچ کر سامنے بیٹھا۔زلطان صفدر کا ہاتھ ہوا میں معلق رہ گیا۔ایک تیر سا تھا جو اسکے دل میں کھب گیا۔شادان . . . وہ صرف دوست نہیں تھا۔شادان اسکا خاندان تھا۔وہ ہمیشہ سب سے پہلے،اور جاتے وقت سب سے آخر میں زلطان سے ملا کرتا تھا۔وہ زلطان سے نہیں ملا؟زلطان کے چہرے کی رنگت پل بھر میں متغیر ہوئی۔

"اتنی دیر کر دی شادان؟تمہیں یہاں جلدی آجانا تھا۔"حسن کی بات پہ وہ پر تکلف سا مسکرایا۔

"میں جلدی آگیا تھا۔لیکن پھر سوچا یہاں انتظار کر کے وقت "**ضائع**"کرنے سے بہتر ہے،ذرا گاؤں دیکھ لوں۔"سفید جھوٹ بول رہا تھا کمبخت۔وہ گھنٹہ بھر پہلے آگیا تھا اور اسکائی ہائی کے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

ٹیرس پہ کھڑے ہو کر سیگریٹ پھونک رہا تھا۔ایک طرح سے وہ اپنے دوستوں کو انتظار کروانا چاہتا تھا۔کیوں وہ نہیں جانتا تھا۔

"اگر تمہارا وقت اتنا ہی قیمتی تھا تو تم نے آنے کی حامی کیوں بھری تھی؟جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے تم گاڑی خود چلا کر،پورے ہوش و حواس میں آئے ہو۔نہیں؟"زلطان بازو سینے پہ باندھے بڑے ہی خوشگوار لہجے میں بولا۔

"شکر ہے میں دوستوں کے بلانے پہ آ تو گیا۔سچ کہوں تو میں زبرج کے لئے آیا ہوں۔"اس نے ساتھ بیٹھے زبرج کے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔آنکھوں میں ترحم سا تھا۔"میں نے تم سے کہا تھا زبرج یہاں مت اپلائی کرو۔میرے پاس تمھارے لئے بہتر آپشنز تھے۔تم میری نہیں سنتے،بلکہ تم سب زلطان کی سنتے ہو اور دیکھو ہم کہاں ہیں۔"اس نے زلطان کو دیکھا۔وہ بس اسے دیکھ رہا تھا۔کوئی نفرت نہیں،کوئی غصہ نہیں۔وہ کالم تھا۔وہ بس وجہ جاننا چاہتا تھا اس تلخی کی اس بےرخی کی۔

"اور تم کیا کہہ رہے تھے زلطان؟"وہ ہاتھ میز پہ رکھے آگے کو ہوا۔آنکھوں میں تپش تھی۔"میں نے آنے کی حامی کیوں بھری؟کیونکہ میں زبان کا پکا آدمی ہوں۔دوستوں کے غم اور خوشی میں شامل ہوتا ہوں۔ہاں مگر کچھ لوگ "میت "سے زیادہ ایک ٹی وی شو کو فوقیت دیتے ہیں۔"

میز پہ دھرے زلطان کے ہاتھ کی مٹھی بھینچ گئی۔زخرف وقار کے دل پہ کسی نے کچھ دے مارا تھا۔وہ اسکے باپ کی میت کو چھوڑ ایک ٹی وی شو اٹینڈ کر رہا تھا۔وہ کیسے بھول سکتی تھی؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

میز پہ یکدم آکورڈ سی خاموشی چھاگئی۔ہر کوئی اپنی اپنی جگہ خاموش بیٹھا تھا۔کئی یادیں تھیں،کئی بیتے لمحے تھے جو یادداشت کا حصہ بن،اور مٹ رہے تھے۔دوستوں کے ساتھ گزارے ہوئے لمحات امر ہوجاتے ہیں۔دوستیاں مر کھپ جاتی ہیں،لمحات نہیں مرتے۔آخری سانسیں لیتی دوستیوں کے امر لمحات جب یاد آتے ہیں دل کو آرے سے چیرے جانے کی تکلیف سی ہوتی ہے۔یہی تکلیف اس وقت اس میزپہ بیٹھے ہر شخص نے محسوس کی۔

"کافی یا پھر کھانا؟"حسن سلطان نے سکوت توڑا تھا۔زرد روشنیوں میں ان سب کے بے چین چہرے کوئی جواب نہ دے پائے۔

"کافی منگوا لیتے ہیں اسکے بعد کھانا اوکے؟"اس نے ویٹر کو آواز دی۔اور مختلف کافی کے فلیور آرڈر کیئے۔اسکے چہرے پہ ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ساتھ اس نے موبائل نکالا،اور سب کو کیمرے کی طرف دیکھنے کو کہا۔خاموشی سے تصویر لی گئی۔آج بحث نہیں ہوئی۔آج میرا چہرہ نہیں آ رہا کی رٹ نہیں لگی۔

"زخرف . . . ایک بات بتاؤ۔"حسن نے خوشگوار انداز میں بات کا آغاز کیا۔" میں جسٹس ابتسام والے کیس میں کورٹ آیا تھا تم اتنی زور سے "**یور آنر**" کہہ رہی تھیں۔بیچارہ جج باقاعدہ ڈر گیا تھا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"اسکی تو شروع سے عادت ہے۔"زبرج بولا۔"یاد ہے سر تھامس کی کلاس میں جب وہ کان کا آپریشن کروا کر آئے تھے۔انہوں نے باقاعدہ زخرف سے ہاتھ جوڑ کر عرض کی تھی کہ وہ بولے مت۔جو پوچھنا ہے لکھ کر پوچھ لے۔"

"ہاں تو صرف میں نہیں ہاتھ تو انہوں نے شادان کے آگے بھی جوڑے تھے کہ بھائی تم چپ رہا کرو۔جب بولتا تھا زہر اگلتا تھا۔"وہ فوراً سے بولی۔شادان نے کچھ نہیں کہا بس ہلکا سا مسکرایا۔سادہ بے اختیار مسکراہٹ۔

"شادان غصے کا تیز تھا،مگر جو بات وہ کرتا تھا وہ صحیح ہوتی تھی۔سر تھامس کو اس سے خوامخواہ کا بیر تھا بس۔"زلطان اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"میں کم از کم بولتا تو تھا۔زبرج کے منہ سے الفاظ نکلوانے کے لئے میری اماں کو چلہ کاٹنا پڑتا تھا۔"شادان بھی بولا۔

"لگتا ہے تمہاری اماں چلہ کاٹتے ہوئے اپنا دھیان بٹا لیتی تھیں۔کیونکہ رزلٹ تو آج بھی زیرو ہے۔"حسن نے شادان اور زبرج دونوں پہ چوٹ کی۔حسب معمول شادان بھڑک اٹھا۔

"تم نے دیکھا زلطان؟اسی لئے میں اسی لئے ہمیشہ سے اسکے خلاف تھا۔یہ ایک تو ہمارے درمیان گھس آیا اوپر سے ہم پہ ہی طنز کرتا ہے تم ہمیشہ اسکی حمایت . . . ."تیز تیز بولتے وہ رکا۔یکدم،اچانک سے اسے احساس ہوا کہ وہ خول سے نکل رہا ہے۔دوستوں کے سامنے تو انسان فلٹر فری ہوتا ہے۔کیا وہ بھی ہو رہا تھا؟لیکن ان کے سامنے نہیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

زبرج کے ہونٹوں سے ہلکی سی مسکراہٹ بھی غائب ہوئی،زخرف کی آنکھوں کی چمک ختم ہو گئی اور شادان کی نگاہوں سے شفقت یکدم رخصت ہوئی۔بس ایک حسن تھا۔صرف حسن جس کے دل کو کچھ ہوا تھا۔کیا وہ انہیں جوڑ نہیں سکتا تھا؟کیا وہ آج واقعی انہیں کھو دے گا؟

کافی آ گئی ہر کوئی اپنے اپنے مگ کی طرف متوجہ ہوا۔یوں جیسے اس سے زیادہ ضروری کام کوئی اور نہ ہو۔دل میں ڈھیر سارے شکوے،رنج،باتیں تھیں۔مگر کہتے ہوئے ناک آڑے آتی تھی۔

زلطان نے اپنا کافی کا مگ اٹھایا۔ترچھی نگاہیں زخرف پہ جمی تھیں۔کیا وہ اس سے معذرت کرے؟کیا وہ شادان کے ساتھ معملات درست کرے؟کیا وہ زبرج کی طرف پہل کرے؟

شادان کے گرم کافی سے اپنا حلق تک جلا لیا۔ہاتھ کی بند مٹھی بھینچ رکھی تھی۔کیا وہ زخرف سے پوچھے کہ اس نے ایک کیس کو دوستی پہ فوقیت کیوں دی؟کیا وہ زلطان سے کہے کہ اسے معلوم تھا سراج پہ حملہ ہونے والا ہے مگر اس نے نہیں بتایا؟کیا وہ زبرج کا بازو بنے؟یا وہ زخرف سے معافی مانگ لے؟

زخرف کی کافی کا کپ اسکے دونوں ہاتھوں کی درمیان میں تھا۔اس نے زلطان کو دیکھا۔وہ آج بھی ویسا تھا۔نرم دھوپ جیسا۔محفوظ قلعے جیسا۔اسکی آنکھیں،وہ ان آنکھوں میں جھانکنے میں اتنی دیر کیوں کر چکی تھی کیا اسے یہ کہنا چاہیے؟کیا وہ حسن سے کہے کہ وہ اس سے انسکیور ہے؟کیا وہ شادان کا غصہ کم کرنے کے لئے صفائی دے۔؟یا اسے اپنی ناراضگی کی وجہ بتائے؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

زبرج کافی کے چھوٹے چھوٹے گھونٹ لے رہا تھا۔کیا وہ اپنا کپ زمین پہ توڑ کر اپنے غصے کا اعلان کرے؟کیا وہ ان سب کو بتائے کہ اب اسکا فلیٹ بک رہا تھا۔اسکی بیوی اسے چھوڑ کر جا چکی تھی۔اسکا بیٹا۔...وہ اسے مس کرتا تھا۔کیا وہ ان سے شکوہ کرے؟یا پھر انکے سامنے اپنے رنج کہے؟

حسن سلطان کے چہرے پہ ملال تھا۔کیا وہ ان سب کو بتائے کہ اب وہ ان سب کے مسائل سن سن کر تھک گیاتھا؟کیا وہ ان سے پوچھے کہ جب اسے بیچ سڑک پہ گولیاں ماری گئیں تو کوئی اس سے ملنے ہسپتال کیوں نہیں آیا؟وہ کس سے کیا کیا کہتا اب یہ دوستی نہیں چل سکتی تھی۔اب بس.

...۔

"مجھے کچھ کہنا ہے۔"حسن نے اپناادھ پیا مگ میز پہ رکھا۔

"مجھے بھی۔"زلطان شاید سراج صفدر کی بات مان چکا تھا۔

"مجھے بھی۔"زخرف نے ہار مان لی۔

شادان اور زبرج نے بھی اپنے اپنے مگ میز پہ رکھے۔وہ پانچوں میز پہ آگے کو ہوئے،ان پانچوں نے ہاتھ باہم جوڑ لئے،اگلے ہی پل ان پانچوں کی آنکھوں کے گرد اندھیرا چھا گیا۔سارے کیفے میں گھپ اندھیرا۔لوگ آوازیں دے رہے تھے،کوئی چیخ رہا تھا۔کوئی موبائل کی ٹارچ آن کر رہا تھا۔انکے سر بیک وقت چکرانے لگے۔اس اندھیرے میں وہ اٹھ کر بھاگنا چاہتے تھے مگر ان پانچوں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

کے حواس معطل ہو رہے تھے۔آنکھیں دھیرے دھیرے بند،اور جسم سن۔کسی نے ان پانچوں کے جسم میں کچھ نوکیلا چبھو دیا تھا۔

نیم غنودگی کی حالت میں شادان اور زلطان نے محسوس کیا کوئی انہیں اٹھا کر گاڑی میں ڈال رہا تھا۔

حسن پہ بے ہوشی پوری طرح طاری نہ ہو سکی تھی۔کسی نے اسکے ماتھے پہ کچھ دے مارا تھا۔اسکے سر میں ٹیسیں اٹھیں۔

زخرف وقار کے سبز جوتوں پہ اس نے بند ہوتی آنکھوں سے ایک بھاری بوٹ پڑتے دیکھا۔زبرج شاہنواز نے خود کو ڈھیلا چھوڑ دیا۔اسے قبول تھا۔موت بھی،سزا بھی۔اسے بس دوبارہ ہوش میں نہیں آنا تھا۔

آدھے گھنٹے کی یہ ملاقات ایک ٹریجڈی میں بدلنے کی شروعات کر چکی تھی۔کیا تم تیار ہو؟

"باب دہر کھل چکا تھا۔"

موجودگی۔

Existence .

کلائمکس سے شروع کرتے ہیں۔گولی چلنے کی آواز اس تہہ خانے میں گونجی تو وہ پانچ وجود ٹھہر سے گئے۔انکے جسم میں ایک سرد سی لہر دوڑ گئی۔نوارد نوجوان تھا۔سفید شلوار قمیض کے اوپر گہرا بھورا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

سوئیٹر اور ساتھ سیاہ رنگ کی شال پہن رکھی تھی۔پیلے بلب کی روشنی میں اسکی سنہری ہلکی بڑھی داڑھی چمک رہی تھی۔وہ مسکرا رہا تھا،مگر اسکی آنکھیں ٹھنڈہ تاثر لئے ہوئے تھیں۔برف جیسا ٹھنڈہ کچھ تھا اسکی آنکھوں میں جس نے پل بھر کے لئے ان پانچ لوگوں کو برف کر دیا تھا۔ساکن،صامت۔

"پا خیر راغلے۔آنے میں کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی؟ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔مہمانوں کی بہت عزت کرتے ہیں ہم۔"بڑی ہی خوشدلی،اور دوستانہ اندز سے کہتے وہ کرسی کھینچ کر انکے سامنے بیٹھا۔اسکے لہجے سے پختون عنصر جھلکتا تھا۔

"میرا نام بہرام خان ہے۔ویسے تو لوگوں کو مجھ سے مل کر خوشی ہوتی ہے مگر . . . . "اس نے طائرانہ نظر انکے چہروں پہ ڈالی۔پھر اسے جیسے تاسف ہوا۔"تم سب کو نہیں ہوئی ہوگی۔خیر یہ جسٹیفائیڈ ہے۔اب میں تم سب کو ایسے باندھ کر رکھوں گا تو تم نے خوش تھوڑی ہونا ہے؟"

"اپنی بکواس بند کرو اور مجھے یہ بتاؤ تم کون ہو؟اور ہمیں یہاں کیوں لائے ہو۔"شادان غصے سے پھنکارا۔بہرام خان کی مسکراہٹ سمٹی۔

"دوبارہ مجھے ٹوکنا مت،ورنہ بہت برا پیش آؤں گا۔"سرد لہجے میں کہہ کر وہ زلطان کی طرف مڑا۔"ہاں تو میں کہہ رہا تھا کہ تم سب کے یہاں ہونے کا ایک مقصد ہے۔"

"کس کے لئے کام کرتے ہو تم؟کون ہے تمہارا باس؟اور اسکے تلوے چاٹنے کے لئے کیا لیتے ہو؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

اب کے بہرام اپنی جگہ سے اٹھا۔اور پستول کو انگلیوں میں گھمایا۔پھر اسے ہاتھ میں لیا اور ہاتھ پیچھے کر کے پوری قوت سے پستول کا دستہ اسکے سر پہ دے مارا۔سید شادان شاہ کو دنیا چکراتی محسوس ہوئی۔باقی زبرج اور زلطان سپاٹ نظروں سے اسکے ماتھے سے بہتی خون کی دھار دیکھتے رہے۔جبکہ زخرف نے آنکھیں میچ لی تھیں۔خوف نے اسکے سارے جسم کو جکڑ لیا تھا۔

"جاہل انسان تم ایک انسان کو اس طرح سے کیسے مار سکتے ہو؟"حسن غرایا تھا۔بہرام نے گردن ایک طرف ڈھلکا دی اور مڑ کر دلچسپی سے اسے دیکھا۔یونہی اسے دیکھتے دیکھتے اس نے دستہ ایک بار پھر گھمایا اور شادان کو دیکھے بغیر ایک بار پھر اسکا ماتھا زخمی کر دیا۔اس بار وہ چیخ بھی نہ سکا۔وار کاری تھا۔اس نے گردن ڈھلکا دی۔جسم کا ہر ہر عضو درد سے چیخ اٹھا۔وہ گہرے لمبے سانس لینے لگا تھا۔

"کسی اور کو کچھ جاننا ہے؟یا میں اپنی بات جاری رکھوں ؟"اس نے مڑ کر ان سب کو باری بری دیکھا۔شادان کی آنکھیں نقاہت سے بند ہونے لگی تھیں۔مگر اسکی زبان نہیں۔

"میرے . . ہاتھ . کھولو . . میں نے تمھیں زندہ نہ گاڑا تو . . میرا نام سید شادان نہیں۔۔"

بہرام خان کا غصہ ایک بار پھر عود کر آیا۔اس نے کنپٹی کو سہلایا۔"جبل خان یارا دیخوا راشا۔**(جبل خان یار ادھر آؤ۔)**"اس نے تہہ خانے کی سیڑھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے ہانک لگائی۔شاید وہاں کوئی تھا جو اب تک نیچے نہیں آیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"جبل خان کے ساتھ اپنے باپ کو بھی بلا لو ضرورت پڑے گی۔"زبرج کی بات پہ وہ مڑا اور پستول کا ایک دستہ اسکے منہ پہ بھی دے مارا۔اسکے ہونٹ سے خون فوارے کی مانند بہنے لگا۔وہ اگر یہاں خوف وہراس قائم کرنا چاہ رہا تھا تو کامیاب رہا تھا۔

"دا اغا خو مخ باورلا روان کم **(خدا کی قسم میں اسکا جبڑا توڑ دوں گا۔)**"اس نے ایک بار پھر ہانک لگائی۔جیسے اوپر کھڑے شخص کو وارن کر رہا ہو۔۔آواز میں سخت طیش تھا۔اوپر سے اب بھی ہلکی ہلکی باتوں کی آواز آ رہی تھی۔ساتھ ساتھ کسی کی آواز بھی آئی۔

"آرہا ہوں۔"آواز بھاری تھی۔سنجیدہ بھی۔

"اب اگر اگلی بار تم نے ان پہ ہاتھ اٹھایا تو بہت برا ہو گا۔زبان سے بات کرو۔" زلطان صفدر تحکم سے بولا۔گردن اٹھا رکھی تھی۔بہرام ابھی کچھ کہتا کہ شادان نے اسے دوبارہ گالی نکالی۔اسکی آنکھیں سرخ ہوئیں۔رگیں تن گئیں۔

"اس بہ دی ما مجبوری چی لاس اوچت کم۔"اب یہ مجھے ہاتھ اٹھانے پہ مجبور کرے گا۔"اسکا اشارہ شادان کی طرف تھا۔حسن اورزخرف اسے چپ کروا رہے تھے مگر وہ اسے گالیاں بک رہا تھا۔بہرام نے اب کے جمے ہوئے ہاتھ کا مکا اسکے جبڑے پہ دے مارا۔ساتھ دو مکے اسکے پیٹ پہ مارے۔اسکے منہ سے خون نکلنے لگا۔شادان کو اپنے دماغ کی تاریں ہلتی محسوس ہوئیں۔

"تم مجھ سے بات کروگے یا پھر بزدلوں کی طرح چھپتے پھرو گے جبل خان۔"زلطان ،شادان کے ماتھے سے بہتے خون کو دیکھ پوری قوت سے غرایا۔سیڑھیوں کے پار کھڑے آدمی نے اپنے سامنے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

کھڑے آدمیوں کو جانے کا اشارہ کیا۔"اگر تمھارے اس وزیر نے ایک بار پھر میرے لوگوں پہ ہاتھ اٹھایا تو زلطان صفدر کو تم جانتے نہیں ہو۔"

"اور یہ تمہارا آدمی۔اسکا زبان بند کیوں نہیں ہوتا۔اسکو بولنے کا بیماری ہے؟"بہرام بھی غرایا۔

"جب تک تمہارا ہاتھ اٹھتا رہے گا وہ بولتا رہے گا۔اسے بولنے کی نہیں غیرت کی بیماری ہے۔ہاتھ باندھ کر مارو گے تو وہ منہ سے مارے گا۔"حسن کی آواز دھیمی تھی۔اسے غصہ نہیں،اسے خوف آ رہا تھا۔آج پندرہ سال بعد اسے ویسا خوف آیا تھا جو وہ ایک بار پہلے بھی محسوس کر چکا تھا۔جب اسکے بہنوئی نے اسکے سامنے کسی آدمی کے ران پہ گولی داغ دی تھی۔وہ سفاکی،اسے بہرام کے اندر نظر آئی۔وہ فرش پہ بہتا خون اسے آج شادان کے چہرے پہ نظر آیا۔حسن سلطان کو خوف نے جکڑ لیا تھا۔اسے خون سے خوف آتا تھا۔

"ہمارا غیرت کا کیا؟یہ ہم کو گالی دے رہاتھا۔بات کرنے آیا ہے ہم بات کرنے دی؟"

"تمھیں پھر بھی اس پہ ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا۔"جبل خان نے سیڑھیوں پہ پہلا قدم دھرا۔اسکی آواز تہہ خانے میں گونجنے لگی۔"یہ سب ہمارے مہمان ہیں۔تمھیں چاہیے تھا کہ ان سے تمیز سے پیش آؤ۔تم ہماری روایات کا پاس رکھنا کب سیکھو گے؟"وہ اب انکے قریب آ رہا تھا۔آواز میں ہلکی سی ملامت تھی۔تمام نگاہیں اسکی طرف لگ گئیں،ہر، ہر سماعت کو اسکے بولنے کا انتظار ہوا۔وہ آتے ہی سحر پھونکنے لگا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"میرے مہمان خانے میں خوش آمدید۔" روشنی اسکے نقوش واضح کرنے لگی۔وہ خوش شکل تھا۔دراز قد،اور سرمئی آنکھوں والا۔چہرے پہ رعب اور سنجیدگی بیک وقت تھیں۔اسے دیکھ کر کئی پل ٹھہر جانے کو دل کرے۔"امید ہے میرے بھائی نے آپ سب کو زیادہ تنگ نہیں کیا ہوگا۔"اسکے لہجے میں بھی پشتون عنصر تھا۔وہ آگے آیا اور شادان کے قریب آکر رکا۔ہاتھ بڑھا کر اسکے ماتھے کے زخم کو چھوا،پھر ٹٹول کر دیکھا۔آنکھیں چھوٹی ہوئیں۔پھر اس نے انگلیوں کی مدد سے اسکا زخم پورا کھول دیا۔شادان کی روح تک تکلیف سے بھر گئی۔

"زیادہ گہرا زخم نہیں ہے۔پھر بھی میں مرہم پٹی کا انتظام کروا دوں گا۔"پانچ لوگوں کو قید کر کے،ان کو مار کر،انکا خون بہا کر وہ اب انکے لئے مرہم پٹی کا انتظام کر رہا تھا۔آہ اسکی عظمت کو سلام۔

"میں اپ کے لیڈر سے بات کرنا چاہوں گا۔"اس نے جیب سے رومال نکال کر شادان کے چہرے سے خون صاف کرنا چاہا۔وہ پیچھے ہوا،جبل نے اسکی گردن میں ہاتھ ڈال کر اسے ایک جگہ جما دیا۔

"کاپریٹ کریں،ہم بھی کریں گے۔"زخم صاف کر کے وہ جونہی مڑا اسکی نظر زخرف سے ٹکرائی۔سرمئی آنکھیں ایک پل کے لئے بلکل بدل گئیں،ان میں کچھ آیا تھا کوئی چمک سی اگلے ہی پل وہ دوبارہ سخت ہوئیں۔زخرف اسے دیکھ آنکھیں میچ گئی تھی۔اسے یہ آنکھیں میچنا برا لگا۔بہت برا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"میں کچھ وقت بعد آؤں گا تب تک آپ لوگ اپنا لیڈر یا پھر اسپاکس مین چن لیں۔"اس نے اوپر آواز دے کر کسی کو بلایا۔کوئی تیز تیز زینے پھلانگتا نیچے آیا تھا۔اسکے گلے میں کیمرہ لٹک رہا تھا۔

"یہ میرا بھانجا ہے اسفند۔"جبل نے لڑکے کی طرف اشارہ کیا۔"بہت اچھا فوٹو گرافر ہے۔اب آپ ذرا تصاویر لینے دیں اسے۔"وہ انہیں یوں بہلا رہا تھا جیسے وہ کچی پکی کے سٹوڈنٹس ہوں۔یا جیسے انکا فوٹو شوٹ پرائم ٹائم میں چھپنا تھا۔لہجہ ایسا ملائم تھا جیسے وہ ان پانچ لوگوں سے بے حد محبت کرتا ہو۔

تصاویر لینے کے لئے انہیں تگ و دو نہ کرنی پڑی۔اگر کوئی تصویر نہ کھینچواتا تو بہرام کی پستول کا دستہ اسکے چودہ طبق روشن کر دیتا۔چند پل بعد لڑکا تصاویر لے کر باہر نکل گیا۔

"کیا تم یہ تصاویر ہمارے گھر والوں کو بھیجو گے؟اغواہ برائے تاوان رائٹ؟"زخرف اس سارے وقت میں پہلی بار بولی تھی۔جبل نے اسے نہیں دیکھا۔وہ اسے دوبارہ دیکھنے کی غلطی نہیں کر سکتا تھا۔دوسری نظر زنجیر ہوتی ہے،وہ بندھ نہیں سکتا تھا۔

"دماغ پہ زور دیں اور سوچتے رہیں کچھ وقت بعد ملاقات ہو گی۔"وہ کہتے ہوئے بہرام کو اشارہ کرتا جس طرح آیا تھا،اسی طرح چلا بھی گیا۔وہ پیچھے سے اسے آوازیں دیتے رہے چیختے چلاتے رہے۔"موجودگی"وہ پانچ لوگ اپنی اس جگہ موجودگی کو قبول نہیں کر پائے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"یار یہ کیا طریقہ ہے؟"باہر آتے ہی بہرام ناخوشی سے بولا۔"تمہیں مجھے فری ہینڈ دینا تھا اور وقت کیوں دیا انکو ابھی مار مار کر ان کو لیول کر دیتا۔"

جبل نے ٹھہر کر اسے دیکھا۔"تم نے مار کر انہیں خوف زدہ کیا،میں نے تصاویر نکلوا کر انکا دماغ دوسری رخ پہ کر دیا۔میں انہیں کمزور کر رہا ہوں،تھکا رہا ہوں۔تم کھیل کے اصولوں سے ناواقف ہو بہرام۔"اس نے اپنے چھوٹے بھائی کا کندھا تھپکا اور آگے بڑھ گیا۔

"وہ لاتوں کے بھوت ہیں باتیں ان پہ اثر نہیں کریں گی۔"بہرام ناگواری سے بولا،مگر کچھ کر نہیں سکا۔یہ بساط،مہرے،یہ کھیل اسکا نہیں تھا۔وہ بس ایک سپاہی تھا،ایک وزیر۔

سات جنوری۔

وقت:رات کے ساڑھے گیارہ۔

قریباًایک گھنٹہ بعد جبل خان واپس اس تہہ خانے میں قدم رکھ چکا تھا۔وہ ایک گھنٹہ ان اسیروں کے لئے ایک صدی کے برابر تھا۔وہاں سردی تھی،بھوک تھی،خوف تھا،کپکپاہٹ تھی۔ہر ہر گزرتا لمحہ انہیں ان دیکھے شکنجے میں جکڑ رہا تھا۔سوچ سوچ کر انکا دماغ پھٹ رہا تھا۔کوئی دشمنی کوئی عناد ایسا نہیں تھا جس کی بنا پہ کوئی انہیں اس طرح اغوا کر لیتا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

بہرام اور جبل خان کے واپس آتے ہی جیسے انکی جان میں جان آئی،یا پھر انکی جان نکل گئی۔وہ اندازہ نہیں کر سکے۔

"مجھے آپ کے لیڈر سے بات کرنی ہے کیا آپ اسے چن چکے ہیں؟"وہ ان سب کے چہرے باری باری دیکھتے ہوئے بولا۔

"میں ہوں لیڈر۔مجھ سے بات کرو۔کون ہو تم؟ہم یہاں کیوں ہیں؟"زلطان کے کہنے پہ وہ کرسی کو ہاتھ سے کھینچ کر اسکے عین سامنے لے آیا۔بہرام اس سارے وقت میں خاموش رہا تھا۔ہاتھ میں عجیب سی کھجلی ہونے لگی تھی۔

"شروع سے شروع کرتے ہیں۔"اس نے ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائی۔گردن سیدھی کئے زلطان کو دیکھتے وہ اب بولنے کو تیار تھا۔"بظاہر آپ سب ہمارے پاس ہیں۔کڈنیپڈ یو نو۔لیکن ایسا بلکل نہیں ہے۔ہم آپ کو کوئی نقصان نہیں دیں گے۔کیونکہ آپ سب سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔"

"پھر مجھے اپنے گھر کی طرف دیکھا تھا کیا؟"شادان عجیب سی ہنسی ہنستے ہوئے بولا۔بہرام طیش سے اسکی اور بڑھا،مگر جبل اسکا ہاتھ پکڑ چکا تھا۔ساتھ اسے دھیرج رکھنے کو کہا۔

"گھر کی طرف نہیں جانا چاہیے تمھیں۔ورنہ ایک لڑکی تمھارے ساتھ بھی ہے۔"بہرام غرایا۔

"اگر تم نے دوبارہ اس لڑکی کو درمیان میں لانے کی کوشش کی،تو کوئی مفاہمت،کوئی ٹیبل ٹاک نہیں ہوگی۔"زلطان کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔مگر لہجہ دھیما تھا۔زخرف اب بھی سن

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

تھی۔ساکت،شل۔اسے اندازہ ہوا کہ چار لڑکوں کے درمیان وہ اکیلی تھی اور سب سے زیادہ نقصان اسے ہو سکتا تھا۔

"بہرام . . . خاموش رہو۔"تنبیہہ پہ وہ ٹھہر گیا۔

"تم ہمیں یہاں کیوں لائے ہواور یہ کونسی جگہ ہے۔صاف صاف بتاؤ۔تمھارے اگلے الفاظ میرا جواب ہونے چاہیے۔؟"حسن بے حد ترشی سے بولا۔

"یہ زورگڑھ ہے۔زور گڑھ جانتے ہو ناں؟شہر نہیں۔یہ وہ جگہ ہے جو شہر سے فاصلے پہ ہے۔پہاڑوں کے عقب میں۔دنیا سے چھپی ہوئی۔اور آپ جیسوں نے چھپائی ہوئی۔"جبل دھیرے دھیرے کہہ رہا تھا۔"بظاہر یہاں سب ٹھیک ہے۔حکومت ہمیں سب دیتی ہے۔حقوق،ووٹ کا حق،پانی،نوکری،کاروبار کی آزادی،پڑھائی سب . . . جو ہمارے پاس نہیں ہے۔وہ ہماری زمین ہے۔زور گڑھ سٹی کی زمین،اسکائی ہائی کی زمین۔یا پھر اس زمین نے بدلے پیسہ۔"وہ دھیرے دھیرے بول رہا تھا تاکہ اسکی بات سمجھی جائے۔

"تم سب اس وقت ملک کے سب سے مشہور لوگ ہو۔

زلطان صفدر نوجوانوں کا محبوب لیڈر،حسن سلطان ایک کامیاب،دلیر اور مسیحا بیرسٹر،زبرج شاہنواز ایک ماہر سوفٹ ویئر انجینیئر اور سوشل ورکر۔،سید شادان شاہ ملک کے سب سے مشہور اینکر پرسن۔"وہ بولتے بولتے رکا۔وہ جو ہاتھ اٹھا اٹھا کر نشاندہی کرتے ہوئے بول رہا تھا۔جب زخرف

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

کی باری آئی تو اسکا ہاتھ ساکت ہوگیا۔ایک لمحے کے لئے آنکھیں بھی۔اور شاید دل بھی۔اگلے ہی پل وہ ہر تاثر پہ قابو پا گیا۔

"مس وقار صاحبہ تو اس وقت ملک کا ہاٹ ٹاپک ہیں۔آپ کے والد صاحب کے قاتلوں کے حملے نے آپ کو مشہور کر دیا ہے۔"

"اگر تمھیں لگتا ہے میں اپنی شہرت کو تمھارے حق میں استعمال کروں گی تو تم غلط ہو۔"اسکی آواز بیٹھی ہوئی،مگر مضبوط تھی۔آنکھوں میں خوف تھا مگر سرخی بھی۔

"میں آپ کے لیڈر سے بات کرنا چاہوں گا۔"وہ زلطان کی طرف واپس مڑا۔"آپ سب کو ایک فون دیا جائے گا۔اپنے گھر والوں سے کہیں کہ زور گڑھ کے معملے کو میڈیا پہ لائیں۔تاریخ دلوائیں۔اور کیس جیتوائیں۔آپ سب بھی ایک ویڈیو ریکارڈ کریں گے۔اور ہم اسے اپلوڈ کر دیں گے۔چونکہ آپ کی کریڈ بلیٹی ہے تو میرا خیال ہے ہم نظر میں آجائیں گے۔ہمیں ہمارا حق ملے گا۔لوگ ہمیں سنیں گے۔آپ کو بس ہماری آواز بننا ہے۔بس اتنی سی بات ہے امید ہے کسی کو انکار نہیں ہو گا۔"

"ہم کوئی ویڈیو نہیں بنائیں گے تم لوگ کوئی وکٹم نہیں ہو۔"زبرج زلطان سے پہلے پڑا۔

"سہی کہا ہم وکٹم نہیں ہیں۔"جبل تلخی سے بولا۔"میں ذرا آپ کو یاددہانی کروائے دیتا ہوں۔زور گڑھ کی زمین بیچ کر اس سارے گاؤں نے ایک کمپنی میں انویسٹ کیا تھا۔کیونکہ وہ کمپنی سال کے اندر اندر ہمیں ڈبل دینے والی تھی سو ہر کوئی راضی ہوگیا۔اور کمپنی اور زور گڑھ کے درمیان یہ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

معاہدہ کروانے والے کچھ اہم لوگ تھے۔جن میں جسٹس سمیہ (زخرف کی والدہ)،اینکر پرسن سید منور شاہ (شادان کے والد)۔وزیراعلیٰ سمیع صفدر (زلطان کے بھائی)اور شاہنواز درانی (زبرج کے والد)شامل تھے۔"اس نے حسن کی طرف دیکھا۔نظروں میں ترس تھا۔

"تم یہاں صرف انکے دوست ہونے کی وجہ سے ہو۔تم ایک بار پھر غیر ضروری اضافہ ہو۔"حسن خاموش رہا۔کچھ بول نہ سکا۔

"پلاٹ ٹوئسٹ یہ کہ کمپنی کا مالک کروڑوں روپے لے کر بھاگ گیا۔"ان سب کی سانسیں ایک پل کے لئے اٹک گئیں۔"اور زور گڑھ کی بچی ہوئی زمین پہ اسکائی ہائی کی تعمیر شروع ہو گئی۔ساتھ ساتھ کچھ اور پراجیکٹس بھی۔لوگ پاگل ہونے لگے۔انکے لاکھوں کروڑوں روپے جو انہوں نے چند قابل اعتبار لوگوں کے کہنے میں آکر ایک کمپنی کو تھما دیئے تھے وہ غائب تھے۔گاؤں کے سربراہ اور باقی لوگ کئی بار ان پانچ لوگوں کے پاس گئے مگر بے سود۔کوئی ہماری آواز نہیں سنتا تھا۔آج پندرہ سال گزر چکے ہیں۔اورہم وہاں کے وہاں ہیں۔اس لئے۔یا تو تم ہماری مدد کرو۔یا پھر ہم اپنے طریقے سے کروا لیں گے۔"جبل نے پوری روداد کہہ ڈالی۔

ان پانچ لوگوں نے سوچنے کے لئے ایک منٹ بھی نہیں لگایا تھا۔اور" ناں "کہہ دیا تھا۔زور گڑھ باغی تھا۔زور گڑھ اسکائی ہائی میں ہونے والے حملے میں سیکڑوں لوگوں کا قاتل تھا۔اور سب سے بڑھ کر زور گڑھ جن لوگوں کے خلاف تھا وہ اقتدار میں تھے۔کمپنی کا مالک وزیر اعظم کا بہنوئی تھا۔اور اسکائی ہائی کا مالک وزیر اعلیٰ تھا۔کمپنی کے مالک کے بارے میں ساری دنیا جانتی تھی وہ چور

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

ہے،اور اس وقت کینیڈا میں اربوں روپے کا کاروبار کر رہا ہے۔مگر کوئی اسکے خلاف نہیں بولے گا۔کسی کی اتنی جرات؟

"یعنی آپ سب ہماری مدد نہیں کریں گے؟"جبل گہری سانس بھرتے ہوئے بولا۔البتہ مایوس نہیں تھا وہ۔"ٹھیک ہے پھر۔"شال کا پلو درست کرتے ہوئے وہ اٹھا۔بہرام کے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔

"they're all yours "

وہ مسکرایا۔عجیب سی جنونی مسکراہٹ۔" I'll serve them with honour "وہ اسی پشتون لب و لہجے میں بولا۔

"خاتون آپ میرے ساتھ آئیں گی۔"

جبل چھوٹے چھوٹے قدم لیتازخرف کی طرف آیا اور اسکے ہاتھوں میں بندھی رسیاں کھول دیں۔وہ زخمی شیرنی کی مانند پھرتی سے اٹھی اور پوری قوت سے ایک مکا اسکے جبڑے پہ دے مارا۔جبل خان اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں،زخرف نے اسی تیزی سے اسکے پیٹ پہ لات ماری،اور ایک اور مکا اسکی طرف بڑھایا جسے وہ روک چکا تھا۔ہر کوئی دم سادھے ان دونوں کو دیکھنے لگا۔یہاں تک کہ بہرام بھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

اسکے دونوں بازو اسکی پشت تک لے جاتے،وہ اسے بری طرح پھڑپھڑانے پہ مجبور کر گیا۔اسکی آنکھیں سرخ پڑگئی تھیں۔بہرام جیسے ہوش میں آیا اور اس نے آگے بڑھ کر اسکے ہاتھ واپس باندھ دیئے۔

"وہ تمھارے ساتھ کہیں نہیں جائے گی۔جو بات کرنی ہے یہاں مجھ سے کرو۔"زلطان بے بسی سے پھڑپھڑانے لگا تھا۔"ہاتھ ہٹاؤ . . . . چھوڑو اسے۔"

جبل نے دھیرے سے زخرف کو آزاد کیا۔"یہ میرے ساتھ جائیں گی۔یہاں تم میرے آرڈرز سننے کے لئے ہو،میں تمھارے نہیں۔"وہ زلطان کے پاس آکر رکا۔اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں۔جانے کیوں . . . جانے کیوں ان دونوں کی درمیان اس ملاقات کے پہلے ہی گھنٹے "**رقابت**" کی دیوار کھڑی ہو گئی تھی۔"تمہاری خاطر تواضع کے لئے میرے خاندان کے کچھ مذید مرد یہاں آنا چاہتے ہیں۔مجھے یقین ہے اتنے سارے مردوں میں تمھیں خاتون کی موجودگی کچھ خاص پسند نہیں آئے گی۔"

"تم اسے اپنے ساتھ بھی نہیں لے کر جا سکتے۔مجھے تم پہ اعتبار نہیں ہے۔"وہ جھٹپٹایا۔خود کو چھڑوانے کی ناکام کوشش کی۔

"تمہیں جو بات کرنی ہے یہاں کرو۔وہ تمہارے ساتھ نہیں جائے گی۔"اب کے زبرج بھی بولا تھا۔شادان شاید حواسوں سے بے گانہ ہو چکا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"تم جاؤ انکے اصول اور ضابطے میں درست کرتا ہوں۔"بہرام جھلا کر بولا۔ساتھ اوپر کھڑے اپنے ساتھیوں کو آوازیں دیں۔"لے کر جاؤ اسے یہ خون خرابہ دیکھ کے بے ہوش نہ ہو جائے۔"اسکے بس میں نہیں تھا دھکے دے کر اپنے بھائی کو نکالتا اور یہاں موجود لوگوں پہ اپنا ہاتھ صاف کرتا۔اسکی ایک آواز پہ سیڑھیوں سے اترتے کئی لوگ تہہ خانے کی طرف آئے۔

جبل نے گردن ترچھی کر کے زخرف کو دیکھا۔ہلکی سرمئی آنکھیں گہری سرمئی آنکھوں سے ٹکرائیں۔وہ آنکھیں نم تھیں۔کچھ تھا جو جبل خان کے دل میں کھب سا گیا۔کوئی درد سا،کوئی سکون سا۔ہمیشہ کے لئے۔دوسری نظر مل چکی تھی اور اسکا دل بری طرح جکڑا ا چکا تھا۔"آپ چلیں گی خاتون یا مذید طاقت آزمائی کرنی ہے؟"

وہ جواب دیتی کہ جبل نے شال کا پلو ہاتھ پہ لپیٹ کر اسکا ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ لیتا ہوا آگے بڑھ گیا۔زخرف سن،ساکت اسکے ساتھ چلنے پہ مجبور ہو گئی۔زلطان صفدر کے دل پہ جیسے کسی نے پیر رکھ دیا ہو۔اس نے بے اختیار خود کو چھڑوانے کی کوشش کی،گردن اٹھا کر اس اور دیکھنے کی کوشش کی جہاں سے وہ اسے لے کر گیا تھا مگر راستہ بلاک ہو گیا۔بہرام خان اپنے ساتھیوں سمیت انکے آگے کھڑا تھا۔وہ شال اتار کر کرسی پہ رکھ رہا تھا۔اس نے کف موڑاے،اسکے ایک ساتھی نے ہاکی،ایک نے بلا اٹھایا۔کوئی چاقو اٹھا رہا تھا۔

آدھے گھنٹے کی ملاقات ٹارچر روم میں تبدیل ہو چکی تھی۔دہر کا یہ باب انکے لئے مشکلات کا انبار لے آیا تھا۔اور وہ پانچ لوگ اس بات کا اعتراف کرتے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

آٹھ جنوری۔

رات ایک بجے۔

یہ ایک کشادہ اور گرم کمرہ تھا۔آتش دان میں لکڑیوں کے چٹخنے کی آواز آتی تھی۔آتش دان کے آگے دو صوفے رکھے تھے۔اور انہی صوفوں میں سے ایک پہ زخرف پیر سمیٹ کر بیٹھی تھی۔بال بکھرے ہوئے،چہرہ متورم ،اور آنکھوں میں ڈھیر ساری بے چینی۔اسکے ہاتھ اب بھی اسکی پشت پہ بندھے ہوئے تھے۔اسے یہاں سے جانا تھا۔وہ یہاں نہیں آنا چاہتی تھی۔

یہاں آ کر اسے گرماہٹ کا احساس ہوا تھا۔مگر وہ تہہ خانے کی سردی ،وہ خوف وہ زائل ہونے کی بجائے بڑھ گیا تھا۔وہاں زلطان تھا،حسن،تھا۔وہاں سب تھے اور یہاں وہ اکیلی۔ہر تھوڑی تھوڑی دیر بعد تہہ خانے سے عرش تک جاتی چیخیں اور کراہیں اسکا دل سکیڑ کرر کھ دیتی تھیں۔وہ جاہل لوگ اسکے دوستوں کو مار رہے تھے۔بہت بری طرح مار رہے تھے۔اسکے آنسو بہنے لگے۔

"بازو چھوڑو . . . . اسکے بازو پہ گولی لگی ہے بازو چھوڑو۔"زبرج کے چلانے کی آواز نے اسکے رونگٹے کھڑے کر دیئے۔وہ دہل کر اپنی جگہ سے اٹھی،ابھی آگے جانے کو قدم بڑھاتی کہ باہر سے جبل خان اندر داخل ہوا۔وہ اپنی جگہ تھم گئی۔اسکے ساتھ ایک ملازمہ بھی تھی۔جس کے ہاتھ میں ٹرے تھا۔وہ ٹرے میز پہ رکھے پلٹ گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"انہیں مت مارو۔ہم نے آخر تمہارا کیا بگاڑا ہے۔تمھیں کوئی شرم نہیں آتی؟"وہ رونے لگی تھی۔باہر سے آتی آوازیں ہر لمحے تیز ہوتی جارہی تھیں۔جبل نے ایک نظر اسے دیکھا پھر دروازے کو۔

"انکی آوازیں یہاں تک آ رہی ہیں۔پلیز کچھ کرو۔پلیز یہ مت کرو۔"

"اچھا آوازیں؟"وہ جیسے سہولت سے بولا۔پھر دو قدم آگے بڑھ گیا دروازے کو بند کر دیا۔"اب نہیں آئیں گی۔" دھیرے سے دروازہ بند کرکے وہ پلٹا۔زخرف وقار کا سارا خون سمٹ کر اسکے چہرے پہ آگیا۔وہ اس وقت کسی غیر مرد کے ساتھ تھی۔خوف بے حد چھوٹا لفظ تھا جو اسے اس وقت محسوس ہوا۔

"دروازہ کھولو ورنہ آج میں تمھیں اپنے ہاتھوں سے قتل کر دوں گی۔"

جبل اثر لئے بغیر چھوٹے چھوٹے قدم لیتا اسکی اور بڑھا چلا آیا۔اسکے عقب میں کھڑے ہو کر اسکے ہاتھ کھولے۔"بیٹھ جائیں خاتون۔ہم نے اور آپ نے ابھی بڑے معملات طے کرنے ہیں۔"ایک شان سے وہ اسکے سامنے والے صوفے پہ آکر بیٹھا۔درمیان میں چھوٹی میز تھی۔اور اسی میز کے ساتھ زخرف کے سبز جوتے رکھے تھے۔داغدار جوتے۔

"چائے یا قہوہ؟"وہ قدرے جھک کر آگے کو ہوا اور ٹرے اپنی جانب کھسکاتے ہوئے کہا۔

"میرے دوستوں کو،اور مجھے جانے دو۔تمہارا مسئلہ ہم نہیں ہیں۔ہمارے پیرنٹس یا گھر والوں نے جو بھی کیا تم اسکی سزا ہمیں نہیں دے سکتے۔"وہ تیز تیز بول رہی تھی۔جبل خاموشی سے کیتلی

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

سے چائے کپ میں انڈیلتا رہا۔"تم ان پڑھ ہو۔تم گاؤں کے رہنے والے ہو تمہیں معلوم ہی نہیں کہ ہم چار پانچ لوگوں کے ہاتھ میں کچھ نہیں۔ہماری کون سنے گا؟"

"چینی یا شہد؟"وہ اسکے لیکچر سے یکسر بے نیازی سے بولا۔

"دیکھو میری بات سمجھنے کی کوشش کرو۔ہم سب معمولی سے لوگ ہیں۔"وہ صوفے پہ آگے کو ہوئی۔"ہاں ٹھیک ہے لوگ ہمیں جانتے ہیں۔ہماری سنتے ہیں لیکن زور گڑھ . . . . زور گڑھ بہت بڑا معملہ ہے۔اگر ہم اس میں انوالو ہوئے،پورا ملک ہم سے اختلاف کرے گا۔ساری دنیا ہمارے خلاف ہو گی اور ہم سب اپنی ریپوٹیشن کھو دیں گے۔ہم برباد ہو جائیں گے۔ختم۔فنیش۔۔"اسکی آنکھیں دوبارہ بہنے لگیں۔اسے سمجھ نہ آیا وہ اس ڈھیٹ آدمی کو کیا اور کیسے سمجھائے۔

"تم اور تمھارے لوگوں نے اسکائے ہائی پہ جو حملہ کیا تھا اسکے بعد سے کوئی بھی تمھیں مظلوم نہیں سمجھتا۔تم وکٹم نہیں ہو۔اور جو تمھارے ساتھ کھڑا ہو گا وہ ولن ہو گا۔۔"

"یہ پھیکی ہے۔"اس نے سبز چائے کا کپ اسکی اور بڑھایا۔"ہم اسے ان ٹکیوں کے ساتھ پیتے ہیں۔آپ بھی ٹرائے کریں۔"وہ اسکی بات کاٹ کر بولا بھی تو کیا زخرف نے کپ اٹھا کر پوری قوت سے زمین پہ دے مارا۔مارے بے بسی کی وہ کانپ رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"تمہارا دماغ خراب ہے؟تم سن بھی رہے ہو میں کہہ کیا رہی ہوں؟"وہ حلق کے بل چیخی۔"تم لوگوں نے ملک کے اعلیٰ عہدہ داران،اور عام لوگوں پہ حملہ کیا۔لوگ مارے گئے تم سمجھ رہے ہو؟تم سمجھ بھی رہے ہو کیا ہوا ہے؟"

"آرام سے بات کریں۔چیخنے سے آپ مجھ پہ دھاک نہیں بٹھا سکتیں۔"وہ تحمل سے بولا۔چہرے کے تاثرات اب بھی برف تھے۔"اسکائی ہائی پہ حملہ ہوا،لوگ مارے گئے،عمارت کو نقصان پہنچا یہ سب آپ کو کس نے بتایا؟

representersنے۔اور وہ کون تھے؟وہ لوگ جو ہمارا حق کھا کر بیٹھے ہیں۔وہ جنہوں نے ہماری زمین،ہمارا پیسہ ہتھیا لیا۔ہم ولن نہیں تھے۔ہم بس سادہ تھے۔ہم پہ الزام لگے،اور کسی نے اسکی تردید نہیں کی کیونکہ ہمارے پاس ثبوت نہیں تھے۔کیا ثبوت نہ ہونے سے انسان گنہگار ہوجاتے ہیں؟"اس نے آنکھیں زخرف کی آنکھوں میں گاڑے ہوئے ایک سوال کیا۔

سرمئی آنکھوں والی لڑکی نے گردن کڑا لی۔"ہاں . . ہوجاتے ہیں۔جن کے پاس ثبوت نہ ہوں۔وہ مجرم ثابت ہوجاتے ہیں۔"

"غلط کہا خاتون . . ."وہ زخمی مسکراہٹ لئے آگے کو ہوا۔"مجرم وہ نہیں ہوتے جن کے پاس ثبوت نہ ہوں،مجرم وہ ہوتے ہیں۔جن کے خلاف ثبوت ہوں۔ہمارے خلاف کسی کے پاس کیا ثبوت تھا؟"زخرف وقار کے اوپر جیسے کسی نے ٹھنڈا پانی ڈال دیا ہو۔وہ برف ہو گئی۔کیا انکے پاس

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

کوئی ثبوت تھا؟کیا میڈیا کے پاس کوئی کوریج تھی؟کیا جنہوں نے الزامات لگائے انکے لفظوں میں صداقت تھی؟

"پندرہ سال پہلے ہمیں خوشحالی کے خواب دکھا کر ہم سے ہماری زمین اور پیسہ لیا گیا۔اب آپ ہم سے یہ مت کہئے گا کہ ہم نے اپنا پیسہ اور زمینیں کیوں دیں۔ہر انسان کو خوش حال مستقبل اور اچھے حال کی خواہش ہوتی ہے۔اگر میرے لوگوں کو بھی تھی تو اس میں غلط کیا تھا؟"اسکے لہجے میں نری ملامت تھی۔مگر اس ڈھیٹ وکیل پہ جیسے کوئی اثر ہی نہ ہوا۔کھوٹے دل،ہک ہاہ۔

"غلطی ،غلط انسانوں پہ بھروسہ کرنا تھا۔"وہ چبا چبا کر بولی۔

"غلط انسان کون تھے؟اگر آپ کو کوئی جج اٹھ کر کہہ دے کہ کہ اس کیس کے بعد آپ کو بڑی امارات ملیں گی،عہدہ ملے گا تو کیا آپ یقین نہیں کریں گی؟شاید نہ کریں لیکن اگر وہ اپنے ساتھ چار معزز لوگ لے آئے تو آپ بھروسہ کر لیں گی کیوں؟کیونکہ انکی کریڈ بلیٹی ہوگی۔کیونکہ وہ سسٹم میں بیٹھے لوگ ہیں۔کیونکہ وہ قانون دان ہیں۔ہمارا قصور یہ نہیں تھا کہ ہم نے کسی پہ بھروسہ کیا۔مقتول سے یہ نہیں کہا جاتا کہ وہ قاتل سے قتل کیوں ہوا۔مقتول کو انصاف دلایا جاتا ہے۔وہی انصاف جو ہمیں پچھلے کئی سالوں سے نہیں مل رہا۔اگر ہم قصور وار ہیں بھی تو کوئی ہمیں فیئر ٹرائل کیوں نہیں دیتا۔پندرہ سال اور صرف تین تاریخیں؟تین سنوائیاں؟"نہ جانے کیوں مگر اسکے لہجے میں تلخی گھل گئی۔رنج اور ملال بھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"پندرہ سال ایک لمبا عرصہ ہوتا ہے جبل خان۔یہ فیصلہ تم نے نہیں کیا تھا۔یہ یقیناً تمھارے بڑوں نے کیا ہوگا۔تم ان بڑوں کی جھونکی ہوئی آگ میں خود کیوں جھونک رہے ہو؟"

"یہ آگ نہیں ہے۔یہ بغاوت ہے۔یہ تحفہ ہے۔یہ غیرت ہے۔میرے داجی نے مرتے وقت مجھے تحفے میں میرے لوگوں کی ذمہ داری دی تھی۔میں ان سے منہ نہیں موڑ سکتا۔یہ زمین ہمارا انعام ہے۔میں اس میں غیروں کا حصہ نہیں نکال سکتا۔"وہ لمحے بھر کو خاموش ہوا۔"تحفوں کی قدر کی جاتی ہے،کوئی انکی ناقدری کرے انہیں نقصان پہنچائے تو برا لگتا ہے۔....لگتا ہے ناں؟"

زخرف اسے نہیں دیکھ رہی تھی۔وہ یک ٹک شیشے کی میز کے ساتھ رکھے اپنے مخملیں سبز جوتے دیکھ رہی تھی۔سماعتوں میں ایک فقرہ گونج رہا تھا۔

"تم یہ جوتے پہن کر اور اونچی لگو گی زخرف یہ میرا تحفہ ہے اسکی قدر کرنا اور کروانا۔"

اسکے باپ نے وفات سے ایک ماہ قبل اسے یہ جوتے خرید کر دیئے تھے۔اورآج ان جوتوں پہ کسی کے پیروں کے دباؤ کی وجہ سے مٹی کے بڑے بڑے دھبے لگ گئے تھے۔شاید تھوڑا سا کیچڑ بھی۔وہ صاف ہوجاتے مگر پہلے جیسے نہیں۔

"تم صحیح کہتے ہو . . . . . "اسکی آواز ہلکی تھی۔بے حد ہلکی۔"کوئی تحفوں کی قدر نہ کرے . . . . "اسکی آنکھوں کے آگے آنسوؤں کی باڑ آ گئی۔

"تو برا لگتا ہے . . . بہت برا لگتا ہے۔"سر ہاتھوں میں گرائے وہ بے آواز روتی گئی۔چھوٹے کٹے بال چہرے کے اطراف میں پھیل گئے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

جبل خان نے اسکے جھکے ہوئے سر کو دیکھا۔وہ اسکی کلائیوں پہ بنے زخم کو دیکھ رہا تھا۔کمرے میں گونجتی اسکی سسکیاں سن رہا تھا۔آج سے پہلے جبل خان کو کسی عورت کے رونے سے اتنی تکلیف نہیں ہوئی تھی۔

اس نے میز پہ رکھا پانی کا گلاس اٹھایا۔اپنی شال کے ایک کونے پہ پانی گرایا،یہاں تک کہ وہ گیلی ہو گئی۔پھر اس نے جھک کر دھیرے سے اسکا سبز جوتا اٹھا کر اپنے گھٹنے پہ رکھا۔اور شال کے گیلے حصے سے ان داغوں کو مٹانے کی کوشش کرنے لگا۔قبیلے کا سردار،گاؤں کا سب سے معزز مرد اپنی شال سے ایک عورت کے جوتے صاف کر رہا تھا۔بغیر ماتھے پہ شکن لائے،بغیر کسی ہچکچاہٹ کے۔آتش دان نے دم سادھ لیا،دیواریں ساکن سی اسے تکتی رہیں۔

زخرف نے سر اٹھایا اور دھک سے رہ گئی۔"یہ تم کیا کر رہے ہو؟"اس نے دہل کر اپنا جوتا اس سے واپس لینا چاہا مگر اسکی گرفت ہلکی نہیں تھی۔

"تم یہ سب کر کے میرا فیصلہ بدل نہیں سکتے۔میرا دل نہیں بدلے گا۔"

"کاش اللہ نے انسانوں کو دل بدلنے کے اختیار دے رکھے ہوتے۔"وہ بڑبڑایا۔زخرف نے ایک بار پھر جھپٹ کر اپنا جوتا لینا چاہا۔مگر ناکام۔

"اگر دیا ہوتا تو کیا؟تم زور گڑھ کے لوگوں کے لئے میرا دل بدل دیتے؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"نہیں . . "اس جس طرح جوتا اٹھایا تھا اسی طرح واپس بھی رکھ دیا۔"میں کوشش کرتا کہ آپ کے شہر والوں کے لئے آپ کا دل بدل دوں۔"اسکی آنکھوں کے آگے زلطان صفدر کا چہرہ تھا۔اور جبل خان نے اپنی ساری زندگی میں کسی انسان کے چہرے سے اتنا حسد نہیں کیا تھا۔

"میرے شہر کے لوگوں کے لئے میرا دل کیوں بدلنا ہے تمھیں؟"

"کیونکہ آپ انہیں اپنے morals سے زیادہ چاہتی ہیں۔اس وقت یہاں بیٹھ کر جب آپ کو ہمارے ساتھ ہمدردی کرنی چاہیے تھی،آپ ان لوگوں کے بارے میں سوچ رہی ہیں۔میں نے اپنا مقام اپنی کرسی کی شان کی پرواہ کئے بغیر آپ کی جوتے تک صاف کر دیئے کیونکہ یہ نقصان ہماری وجہ سے ہوا تھا۔کوئی مقام کوئی کریڈ بلیٹی کسی کی ملکیت سے بڑا نہیں ہوتا۔"وہ صفائی سے بات بدل گیا تھا۔"چائے لیں پلیز۔"اس نے اپنا کپ اسکی طرف بڑھایا۔

زخرف یونہی بیٹھی رہی۔ایک نظر دروازے کو دیکھا۔"تم مجھے میرے دوستوں سے دور یہاں اس کمرے میں لے آئے ہو۔اور اب تمھیں لگتا ہے میں تمھارے ہاتھوں سے یہ چائے لے لوں گی؟یقیناً تم نے اس میں بے ہوشی کی دوا ڈالی ہوگی اور تم چاہتے ۔۔"

"میرے ذہن میں تو ایسی کوئی بات نہیں تھی۔ہاں البتہ آپ کا آئیڈیا اچھا ہے۔پہلے دیتیں تو عمل کرنے کے بارے میں سوچا جا سکتا تھا۔"اسے گویا افسوس ہوا۔زخرف کو صدمہ سا لگا۔جبل گہری سانس لیتے ہوئے آگے کو ہوا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"دیکھیں خاتون . . . اس وقت میری واحد دلچسپی صرف ہمارا پیسہ اور ہماری زمین ہے۔اگر میری دلچسپی آپ ہوتیں تواس وقت آپ کو مجھ سے کوئی بچا نہیں سکتا ہے۔خود میں بھی نہیں۔اس لئے بہتر ہے کہ ہم بات کریں۔"

"میں مر کر بھی تمہاری اس تجویز پہ عمل نہیں کروں گی جبل خان۔"وہ پھنکار کر بولی۔

"میں آپ کو سوچنے کا وقت دیتا ہوں۔"وہ کہتے ہوئے اٹھا اور ساتھ باہر سے کسی کو آواز دی۔دو لڑکیاں بھاگی بھاگی چلی آئیں۔

"نہایت احترام سے خاتون کے ہاتھ دوبارہ باندھو اورانکے پاس بیٹھو۔بہرام انہیں واپس لینے آجائے گا۔"

"مجھے یہاں تم لائے ہو اور چھوڑنے بھی تم ہی جاؤ گے۔میں اس جنگلی کی ساتھ نہیں جاؤں گی۔"

جبل خان دروازے کی طرف جاتے جاتے مڑا۔زخرف اب دو لڑکیوں کے نرغے میں تھی۔"معذرت مگر یہاں آپ میری hostage ہیں میں آپ کا نہیں۔"

وہ رکا۔ایک تیز نظر ان لڑکیوں پہ ڈالی۔جو اسکے ہاتھوں کو بری طرح دبوچے ہوئے تھیں۔"ذرا نرمی سے پیش آؤ۔لڑکی ہے وہ۔"اس نے دونوں عورتوں کو پشتو میں گھرکا۔

"صاف صاف اردو میں بتاؤ ناں کیا کہا ہے۔کیا میرے سن لینے کا خوف ہے؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

جبل خان اپنی جگہ کھڑا اسے دیکھتا رہا۔"میں نے ان سے کہا ہے کہ ذرا سختی سے ہاتھ باندھیں،خاتون کے ہاتھ بہت چلتے ہیں۔"

زخرف نے کچھ کہنے کو منہ کھولا مگر وہ جا چکا تھا۔اسکے ہاتھوں پہ رسیوں کی گرفت مضبوط ہوئی۔اسے رونا آیا اسے بے اختیار رونا آیا۔کاش وہ وقت کو پیچھے لے کر جا سکتی اور اس آدھے گھنٹے کی ملاقات پہ لعنت بھیجتی کاش . . کاش . . کاش۔

دہر کے کھلے باب بند کرنا انسانوں کے بس کی بات نہیں ہوتی۔

آٹھ جنوری۔

رات،ڈیڑھ بجے۔

تہہ خانہ ویسا بلکل نہیں تھا جیسا وہ چھوڑ کر گئی تھی۔بہرام اسے جنگلیوں کی طرح تقریباً گھسیٹ کر لایا اور فرش پہ پھینک کر چلا گیا تھا۔اسے جبل اور بہرام کے رویے میں واضح فرق اب نظر آیا تھا۔اسے "**مرد**"اور "**اغوا کار**"کا مطلب اب سمجھ آیا تھا۔آنکھیں اسکی تب پھٹیں جب اس نے ان چار اسیروں کی حالت دیکھی۔اسے سانس لینے میں دقت ہوئی۔خون کی اس بو میں وہ واقعی چند پل کے لئے سانس نہیں لے سکی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

کرسیاں ٹوٹی پڑی تھیں۔اور اسے یقین تھا وہ ان چار لوگوں کے جسم پہ ہی توڑی گئی ہوں گی۔شادان بے ہوش تھا۔اسکے ماتھے پہ خون جم چکا تھا۔ناک پہ ایک کٹ تھا اور آنکھ کے نیچے نیل۔اسکا جسم شرٹ سے خالی تھا اور جسم پہ بھی اسی طرح کے سرخ نشان۔زخرف نے اسکو کندھے سے جھنجھوڑا۔ساری دشمنی سارا عناد دور جا سویا وہ شادان کو اس حالت میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔

اس سے ذرا فاصلے پہ زبرج پڑا تھا۔وہ گہرے لمبے سانس لے رہا تھا۔آنکھیں ادھ کھلی تھیں۔اسکی سیاہ جیکٹ دور پڑی تھی مگر جسم پہ شرٹ موجود تھی۔جگہ جگہ سے پھٹی ہوئی۔خون سے گیلی۔

کراہنے کی آواز پہ اس نے یونہی اپنے وجود کو آگے گھسیٹا۔حسن سلطان با مشکل دیوار سے ٹیک لگائے ہوئے تھا۔کنپٹی سے خون بہہ بہہ کر چہرے پہ جم گیا تھا۔گردن اور چہرے پہ ڈھیر سارے نیلے،سرخ نشان پڑ گئے تھے۔اسکی آنکھوں میں ڈھیر سارا پانی بھر رہا تھا،وجہ زخم نہیں تھے اسکے بازو سے پلستر ادھڑا ہوا تھا۔زخرف وقار اپنی جگہ جامد ہو گئی۔اسکے بازو پہ گولیاں لگی تھیں اور ابھی بھی اسکے زخم ہرے تھے۔یہ پلستر ادھڑنا دوبارہ گولیاں لگنے کے مترادف تھا۔وہ اسکے سامنے بیٹھی بے آواز آنسو بہاتی رہی۔

"یہ کیا ہے حسن یہ کیا ہے؟ . . . . کیسی جہنم ہے یہ . . . ہمارا کیا قصور ہے؟ . . . ہم نے کیا کیا ہے؟"اسکے بس میں ہوتا تو وہ ابھی کے ابھی اسے ٹھیک کر دیتی۔وہ بس اسے دیکھ کر رو سکتی تھی۔اسکے علاوہ کچھ بھی اسکے بس میں نہیں تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"میں ٹھیک ہوں زخرف۔۔۔میں ٹھیک ہوں۔"وہ کراہتے ہوئے با مشکل بول رہا تھا۔۔۔"شادان کو دیکھو . . زلطان کو دیکھو۔"

وہ جیسے ایک جھٹکے سے ہوش میں آئی۔زلطان؟وہ کہاں تھا۔وہ اپنی جگہ سے اٹھی۔اور اپنے سامنے تہہ خانے کے آخری کونے میں اسے وہ نظر آیا۔وہ اسکے قریب آ کر بیٹھی۔سفیدہائی نیک سوئیٹر نے اسکے جسم کے زخم چھپا رکھے تھے مگر ان پہ لگی ضرب وہ محسوس کر سکتی تھی۔ان تینوں کو دیکھ کر اسکے دل میں ہوک اٹھی تھی مگر زلطان کا ایک ایک زخم اسے اپنے دل پہ پڑتا محسوس ہوا۔

اسے یوں لگا جیسے کسی نے اسکے سینے پہ گھونسا دے مارا ہو۔وہ بے بسی سے اسکا چہرہ دیکھنے لگی۔نیل،زخم،پھٹا ہوا ہونٹ . . . سب باقیوں جیسے تھے۔مگر آنکھیں،اسکی آنکھوں میں عجب بغاوت تھی۔وہ یک ٹک چھت کو دیکھ رہا تھا۔اسے دیکھ کر کہیں سے نہیں لگتا تھا کہ اسے کوئی درد ہوا ہو گا،اسے کوئی تکلیف ہوئی ہو گی۔اگر ہوئی تھی بھی تو وہ اسے مہارت سے چھپا گیا تھا۔

"اس نے تم سے کیا کہا؟"اسکی آواز بے لچک تھی۔انداز ٹھہرا ہوا۔جملے رواں۔"کوئی بد تمیزی کی؟تمہیں کچھ کہا؟"

"تمہیں درد ہو رہا ہو گا ناں؟مجھے بتاؤ میں تمھارے لئے کیا کروں زلطان۔. . . میں کیا کروں؟میں کر بھی کیا سکتی ہوں؟"وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔اسکے سرے آنسو بظاہر زلطان کی ہتھیلی پہ گر رہے تھے مگر وہ جانتا تھا یہ آنسو کیسے اسکے دل پہ بھی گر رہے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"میں تم سے پوچھ رہا ہوں تم ٹھیک ہو؟"اس نے گردن موڑ کرزخرف کو دیکھنا چاہا۔زخرف نے گردن جھکا دی۔اسکے رونے میں روانی آ گئی تھی۔وہ اسکا صبر آزما رہی تھی۔یکدم اسکی نظر زلطان کی گردن پہ دائیں طرف پڑی۔اسکا دل دھک سے رہ گیا۔وہاں چاقو کا زخم تھا اور اس سے خون رس رہا تھا۔مگر اسکے ڈھیٹ پن کا یہ عالم تھا کہ اسے کوئی پرواہ نہیں تھی۔

وہ طیش کے عالم میں اپنی جگہ سے اٹھی۔زلطان نے کراہ کر آنکھیں میچ لیں۔وہ زخرف کودروازے کی طرف بڑھتا دیکھ رہا تھا۔اسکے جسم میں سکت نہیں تھی کہ اٹھ کر اسے روک لیتا۔

"زخرف . . .واپس آجاؤ . . . وہ تمہیں نقصان دے سکتا ہے۔فار گاڈ سیک ادھر آؤ زخرف۔"اس نے چیخنے کی کوشش کی مگر اسکی آواز دب گئی۔گردن میں ایسا درد اٹھا تھا کہ الامان۔زخم تکلیف دینے لگا تھا۔

وہ آخری سیڑھی پہ کھڑی زور زور سے دروازہ بجا رہی تھی۔اسکے انداز میں جارحیت تھی۔آنسو تیزی سے بہہ رہے تھے۔اسکا ڈل پھٹ رہا تھا۔

"جبل خان . . . دروازہ کھولو گھٹیا انسان باہر نکلو۔اگر تمھارے اندر اتنی ہی غیرت ہے تو جا کر ان لوگوں سے لڑو جنہوں نے تمہارا حق کھایا ہے . . . . . "وہ دھڑا دھڑ دروازہ پیٹتے ہوئے غرا رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"جرات کیسے ہوئی تمہاری میرے دوستوں پہ ہاتھ اٹھانے کی۔اگر اتنی غیرت ہے تو کھولو انکی رسیاں اور پھر مقابلہ کرو . . . . دروازہ کھولو جبل خان . . . . . گھٹیا . خبیث انسان دروازہ کھولو۔"

"واپس آؤزخرف۔...اسے مت بلاؤ ادھر واپس آؤ۔"زلطان اب کے سختی سے اسے پکار رہا تھا۔مگر وہ نہیں سن رہی تھی۔وہ رو رہی تھی،چیخ رہی تھی اور بس جبل اجلال خان کو آواز دے رہی تھی۔

اسی پل دروازہ کھلا۔زخرف نے نہیں دیکھا سامنے کون ہےاس نے ہاتھ گھمایا اور ایک زناٹے دار تھپڑ اسکے منہ پہ دے مارا۔وہ جبل خان تھا۔اسکے ساتھ آئے دو لوگوں نے آگے بڑھ کر ویسے ہی تھپڑ اسکے منہ پہ مارنا چاہا مگر جبل خان کے ہاتھ کے اشارے سے رک گئے۔زخرف کا غصہ کسی طور کم نہ ہوتا تھا۔غصہ تو اس وقت جبل کی آنکھوں میں بھی تھا۔اسکی آنکھیں کہتی تھیں وہ اس وقت کسی کے بھی ٹکڑے کر سکتا تھا۔وہ اس وقت کسی قہر سے کم نہیں لگتا تھا۔

"کیا حالت کی ہے تم نے ان کی۔انسان ہو یا حیوان۔تم پاگل ہو گئے ہو؟ہم سے کس بات کا بدلہ لے رہے ہو تم۔"چیخ چیخ کر اسکا حلق دکھ رہا تھا۔

"آئندہ آپ کا ہاتھ میرے چہرے تک نہیں آنا چاہیے خاتون۔ورنہ میں اس امر کو یقینی بناؤں گا کہ آپ کا ہاتھ چند دن کے لئے مفلوج رہے۔"وہ ایسے کاٹ دار انداز میں بولا کہ زخرف کو

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

اپنے رونگٹے کھڑے ہوتے محسوس ہوئے۔مگر وہ ڈٹ کر کھڑی تھی۔جبل خان کی سرد نظریں اسکے اندر تک گڑھ رہی تھیں۔

"اگر تم نے زلطان پہ دوبارہ ہاتھ اٹھایا تو میں تمھارے منہ پہ دوبارہ ایسا تھپڑ ماروں گی۔اگر تم نے میرا ہاتھ توڑ دیا تو میں تمہیں گالیاں بکوں گی۔اگر تم نے۔"اس نے انگلی اٹھائی اور اسکی سرخ آنکھوں کے سامنے لہرائی۔"دوبارہ زلطان صفدر پہ ہاتھ اٹھایا تو خدا کی قسم میں تمھیں زندہ نہیں چھوڑوں گی۔"

"کیا ہو کہ میں زلطان صفدر ہی کو زندہ نہ چھوڑوں؟یا پھر مجھے اجازت ہے کہ اسے چھوڑ کر باقی سب کو زندہ نہ چھوڑوں؟"اس نے کہتے ہوئے اسے کندھوں سے پکڑ ایک جھٹکے سے گھمایا اور اسکے ہاتھ اسکی پشت سے لگائے،۔وہ جھٹپٹائی۔مگر خود کو آزاد نہ کروا سکی۔جبل کی گرفت مضبوط تھی۔

"تم کسی کو کوئی نقصان نہیں دو گے۔اگر تم نے دوبارہ میرے دوستوں پہ ہاتھ اٹھایا تو بہت برا ہو گا۔"

جبل نے اپنے ساتھ آئے دو لوگوں کو آگے چلنے کا کہا،خود جیب سے ایک پتلی رسی برامد کی۔اور بڑے ہی سکون سے اسکے دونوں ہاتھ اسکی پشت پہ باندھنے لگا۔وہ اسی لائق تھی اسے یقین ہو گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

ہاتھ مت باندھو میرے . . . . میں کہتی ہوں ہاتھ مت باندھو میرے . . . . "اس نے ایک جھٹکے سے خود کو چھڑوایا۔وہ ہاتھ باندھ چکا تھا سو گرفت ڈھیلی چھوڑ دی۔سرخ سپید چہرے پہ انگلیوں کے نشان پڑ گئے تھے۔جبل اسے بازو سے پکڑے نیچے لے آیا۔

"ہمارے ہاتھ باندھ کر ہم پہ ٹارچر کر کے خود کو بڑا سورما سمجھتے ہو؟"

"اور آپ خود کو کیا سمجھتی ہیں؟میری جگہ یہ تھپڑ بہرام خان کو مارا ہوتا تو آج وہ آپ کوایک بہت اچھا سبق دیتا۔"

"میں تمھارے اس پالتو کتے سے ڈرتی نہیں۔"

"وہ اس لئے کہ ابھی میں نے اسے آپ پہ چھوڑا نہیں ہے۔"وہ آگے آیا،دو قدم مزید آگے۔اسکی سرخ ہوتی آنکھوں میں الاؤ دہک رہے تھے۔"جانوروں سے ڈرا کریں خاتون،کب،کہاں،کیوں کیسے کاٹ لیں علم بھی ہو گا اور زہر سے آپ کا جسم سبز پڑ جائے گا۔"وہ پیچھے ہوا۔حسن اور زبرج چپ چاپ انہیں دیکھتے رہے۔

"تم خود کو جانور کہتے ہو . . . "چھت سے آنکھیں لگائے زلطان صفدر کی روبوٹک آواز پہ وہ مڑا۔"میں نہیں سمجھتا۔کیونکہ جانوروں کا بھی ایک وجود ہوتا ہے۔تم برم ہو،بے کار،بے غیرت۔"

جبل خان اسکے سامنے آ کر رکا۔یوں کے اب وہ اسے فرش پہ گرے ہوئے دیکھ سکتا تھا۔وہ اسکا چہرہ،اسکی بھوری آنکھوں میں جلتا طیش دیکھ سکتا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"تمہاری غیرت پہ تو پھر عش عش کرنا چاہیے مجھے۔ایک عورت کو جذباتی کر کے دروازہ کھولنے بھیج دیا؟"وہ پنجوں کے بل نیچے بیٹھا۔افسوس سے اسکا چہرہ دیکھا۔"زخم اتنے گہرے تو نہیں تھے کہ تمہاری مردانگی انہیں سہہ نہ سکتی۔"

زلطان ہنس پڑا۔عجیب سرد،کھوکھلی ہنسی۔"فرض کرو اگر اسے میں نے بھیجا بھی تھا تو تمھارے چہرے کے نشان یہ بتاتے ہیں میرا فیصلہ درست تھا۔"وہ ہنستا گیا،زور زور سے کروٹ بدل بدل کر ہنستا رہا۔ذہن میں کوئی اور الفاظ گونج رہے تھے۔

("جب مقابل تیاری کے ساتھ آئے،تو تمھیں چاہیے کہ تم بھی تیاری کرو۔مقابلہ ہر بار جسم،طاقت،زور بازو کا نہیں ہوتا۔کئی بار مقابلے "دماغ،جذبات،اور برداشت "کے ہوتے ہیں۔حریف کا جسمانی طور پہ مضبوط ہونا کئی بار وقعت کھو دیتا ہے،اور اگر کسی چیز کی اہمیت رہتی ہے تو وہ ہے "تحمل،برداشت،مستقل مزاجی۔۔")

"یارا جبل خانا . . . "اس نے بہرام کی نقل اتاری۔"تم سے تو ایک عورت بھی قابو نہ ہوا۔چار مردوں کو کیسے جھیلے گا تم؟"وہ ہوبہو اسکی نقل اتارتے ہوئے ہنس رہا تھا۔یہ کسی تو طیش دلانے والی ہنسی تھی۔

"ہنسنا بند کرو . . . "وہ ٹھنڈے لہجے میں بولا۔تیر نشانے پہ لگ رہا رہا تھا۔

("غصہ انسان کی عقل کو دیمک کی طرح چاٹ لیتا ہے۔انا پہ ہونے والا وار انسان کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ختم کر دیتا ہے۔غصہ،طیش بنے بنائے کھیل بگاڑ دیتا ہے۔انسان کو اسکے پیٹرن

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

سے ہٹادیتا ہے۔بڑے سے بڑے سورما جنگیں اس وجہ سے نہیں ہارتے کیونکہ وہ طاقت کھو دیتے ہیں،وہ جنگ اس لئے ہارتے ہیں۔کیونکہ وہ برداشت کھو دیتے ہیں۔۔")

"اپنے قبیلے کے سردار ہو ناں تم؟یہ تھپڑ والا چہرہ لے کر جاؤ۔خدا کی قسم سرداری تو کیا چوکیداری بھی نہیں ملے گی تمہیں۔"وہ اور زور سے ہنسنے لگا،ہنستے ہنستے اسے کھانسی کا دورہ پڑا،مگر وہ ہنستا رہا۔زخرف دم سادھے اسے تک رہی تھی۔

"میں نے کہا ہے ہنسنا بند کرو زلطان صفدر۔"اسکی آواز ہڈیاں چٹخانے جیسی سخت تھی۔چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ہاتھ کی نسیں ابھر کر باہر آنے لگی تھیں۔

("مقابل کو اگر مات دینی ہے تو Make them loose their patience غصہ غالب آئے گا تو صرف گردن کی نسیں سخت نہیں ہوں گی،بلکہ تمھارے حریف کی ایک پرفیکٹ پلان کو کھینچتی رسی بھی سخت ہوگی۔ضرورت سے زیادہ سخت۔

اور زیادہ سے زیادہ غصہ آنے پہ صرف اس کے ہاتھ نہیں لرزیں گےوہ پلان کی سخت رسی بھی اس لرزتے ہاتھ سے چھوٹ جائے گی۔اور یہاں ہوگی اور یہاں ہوگی تمہاری جیت۔کیونکہ جہاں غصہ آجائے،وہاں کھیل صرف ایک فریق کے حق میں جاتا ہے۔۔")

"ویسے ایک بات بتاؤ . . . . "وہ اپنی ہتھیلی پہ زور دیتے ہوئے اٹھنے لگا۔ساتھ کراہا۔ذرا سی جدوجہد کے بعد وہ اٹھ بیٹھا۔دلچسپی سے اپنے سامنے پنجوں کے بل بیٹھے جبل خان کو دیکھا۔"سردار

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

بنانے کے لئے تو قبیلے کے لوگ اکھٹے ہوتے ہیں ناں؟"تمھیں"سردار بنانے کے لئے کونسے نامرد اکھٹے ہوئے تھے؟"

جبل کا چہرہ ایک لمحے میں سرخ ہوا۔جبکہ وہ کہتے ہوئے گردن پیچھے پھینک کر ایک بار پھر ہنس پڑا۔اسکی آنکھوں سے پانی بہنے لگا۔

"ہنسنا بند کرو۔۔"

"کیوں تمھیں غصہ آ رہا ہے؟مارنا چاہتے ہو مجھے؟آؤ مارو . . . یا پھر نہیں ہے غیرت؟ . . غصہ آ رہا ہے جبل؟"

"ہنسنا بند کرو،تمہاری گردن سے خون تیزی سے بہہ رہا ہے۔"زلطان کی ہنسی لمحے کے ہزارویں حصے میں تھم گئی۔ہنسنے اور اسکی گردن کی حرکت سے اسا خون واقعی روانی سے بہہ رہا تھا۔جبل اپنی جگہ سے اٹھا۔

"تم سیاست کر رہے تھے میرے ساتھ اور میں تمھیں اسٹڈی۔"اسکے الفاظ چابک کی طرف زلطان کے چہرے پہ لگے۔

"تمھیں کیا لگتا ہے میں یونہی تمھیں اس کیفے سے اٹھا کر یہاں لے آیا۔سات ماہ،پورے سات ماہ میں نے تمھیں،تمھارے اندز،تمھارے پیٹرن اسٹڈی کئے ہیں۔تم لوگوں کو مجھے جانتے ہوئے سات گھنٹے بھی نہیں ہوئے ہوں گے لیکن میں پورے سات ماہ سے تمھارے ایک ایک عمل پہ نظر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

رکھے ہوئے ہوں۔"وہ کرسی پہ آ کر بیٹھا۔بڑی فرصت اور کمینگی سے زلطان اور اسکے باقی ساتھیوں کو دیکھا۔

"میں ہوم ورک کر کے آیا ہوں۔"

وہ مسکرایا تھا۔مگر کوئی اسکے ساتھ مسکرا نہ سکا۔ہر ایک اپنی اپنی جگہ ساکت تھا۔اگر زلطان صفدر کا دماغ اس آدمی کے سامنے ردی تھا تو پھر وہ باقی لوگ تو کسی کھاتے میں نہیں آتے تھے۔

"ایک ماہ قبل۔"

"زور گڑھ۔"

نیم تاریک کمرے میں واحد روشنی ان سکرینز کی تھی،جو دیوار میں نصب تھیں۔ایک نہیں،دو نہیں ڈھیر ساری سکرینز۔

انکے عین نیچے لمبی میز اور اس میز کے سامنے رکھی کرسی پہ کوئی بیٹھا تھا۔اسکی سرمئی آنکھیں روشنی پڑنے پہ مختلف رنگوں میں منعکس ہوتی تھیں۔وہ سکرین کے چوکھٹے پہ چلتی ان پانچ لوگوں کی تصاویر دیکھ رہا تھا جنہوں نے بہت جلد اسکا مہمان بننا تھا۔

دفتعاً دروازے پہ آہٹ ہوئی۔اور ایک لاابالی سا نوجوان اندر آیا۔وہ کچھ کہتے کہتے رکا۔اسکی نظر سکرین پہ ٹھہر گئی۔اسکے لبوں کو ایک عجیب سی پرسرار مسکراہٹ نے چھوا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"فرض کرو اگر ان میں سے کوئی مر جائے تو وہ کون ہو گا؟"نوارد کچھ سوچتے ہوئے بولا۔

سرمئی آنکھوں والے مرد نے سکرین سے نگاہیں نہ ہٹائیں۔

"میں انہیں مارنے کے لئے نہیں لا رہا۔وہ ہمارے مہمان ہوں گے۔"اس نے ایک لمحے کا توقف کیا۔پھر اپنی کرسی کو ذرا سا موڑا۔اب کے روشنی اسکے داہنے رخ پہ پڑنے لگی،آدھا وجود اندھیرا،آدھا وجود روشنی۔

"وہ یہاں سے زندہ واپس جائیں گے۔ہے ناں؟"

نوارد نے سر ہلادیااور ہلکا سا مسکرایا۔اس بات سے بے خبر کہ بہت جلد وہ اپنی بات سے ایسے مکرے گا کہ تاریخ یاد رکھے گی۔وہ چلا گیا۔وقت گزرا اور شام کا پہر آگیا۔

دیوار پہ لگی ڈھیر ساری سکرینز پہ اس وقت چار مختلف لوگوں کے گھر،ورک پلیس،کیفے کی فوٹیج چل رہی تھیں۔سکرینز کے آگے تین سے چار لمبی کرسیاں رکھی تھیں۔اور انہی کرسیوں میں سے ایک پہ اس وقت جبل خان بیٹھا تھا۔اسکی آنکھوں میں اس وقت کوئی جذبہ نہیں تھا۔وہ یک ٹک سکرین کو تک رہا تھا۔سکرین پہ ایک منظر تھا،سیاہ بالوں والی لڑکی سفید جوڑے میں ملبوس،سیاہ کوٹ بازو پہ لٹکائے تیز تیز قدم اٹھاتی آگے بڑھ رہی تھی۔لوگوں کے رش کو چیرتے ہوئے،موبائل ایک کان سے لگائے سنجیدگی سے دوسری طرف بات سنتے ہوئے وہ کورٹ کی راہداریوں میں کھڑے لوگوں کو خود کو دیکھنے پہ مجبور کرتی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"تم نے کچھ سوچا ہے ہم ان سب کو ایک ساتھ کیسے لائیں گے؟" درمیانی کرسی پہ بیٹھے لڑکے نے یکدم گردن اسکی طرف موڑی۔جبل نے نظریں سکرین پہ جما کر رکھیں۔

"ایجنٹ انہیں اکھٹا کرے گا۔کس طرح یہ اسکا کام ہے۔ہمیں لوکیشن ملے گی اور ۔۔"

"تمھیں ایجنٹ پہ اتنا یقین کیوں ہے؟وہ انکا ہی دوست ہے۔ہاں ٹھیک ہے اسکے باپ نے اسے ہمیشہ حق کے ساتھ رہنا سکھایا ہے۔لیکن ہم باپ کی وجہ سے بیٹے پہ اعتبار نہیں کر سکتے۔کم از کم میں نہیں کر سکتا۔"اس نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے اعلان کیا۔جبل اب بھی سکرین کو تکتا رہا۔کچھ تھا وہاں۔کوئی تعلق سا،کوئی کشش سی۔نظریں پھیر لینا اسے دنیا کا سب سے مشکل کام لگا۔

"میری بات دوبارہ مت کاٹنا۔"بلاخر اس نے سکرین سے نظریں ہٹا لیں۔کرسی کو گھمایا اور اب اسکا مکمل رخ اس لڑکے کی جانب تھا۔"پانچ لوگ،ان پانچ لوگوں کو توڑنا،جوڑنا یا پھر ایک جگہ ساتھ لانا آسان نہیں تھا۔"وہ اٹھ کھڑا ہوا۔دونوں ہاتھ پشت پہ باندھے اب وہ سکرینز کے سامنے کھڑا تھا۔

"ہر محل کے چار ستون ہوتے ہیں۔اور ایک چھت۔چاہے محل اندر سے کیسا بھی ہو چھت،اور ستون اسے ہر تباہی سے بچا سکتے ہیں۔اور اگر ایک ستون نکال دو تو؟"

"محل گر جائے گا۔"اب کے دائیں کونے والا لڑکا بولا۔جبل نے سر کو خفیف سی جنبش دی۔

"مگر محل کا دوسرا ستون تعمیر کرنے میں وقت ہی کتنا لگتا ہے؟"اس نے نظریں دوبارہ سکرین پہ جما لیں۔دو کونے دو مرد۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

زبرج،زلطان۔

دوسرے دو کونے اورزخرف،شادان۔وہ ان چار لوگوں کو دیکھے گیا۔وہ چار ٹارگٹ تھے۔اور پانچواں . . . ؟

"ستون چھوڑ کے میں نے پانچویں چیز پہ غور کیا۔اور مجھے معلوم ہوا کہ چھت . . . گھر کا سب سے ضروری حصہ گھر کی چھت ہے۔جو دھوپ،بارش،گرمی،سردی سے بچاتی ہے۔"اسکی نظروں میں دھیرے دھیرے سفاکی اترنے لگی۔"سو میں نے سوچا چھت چھین لی جائے۔تم جانتے ہو ان سب میں چھت کون ہے؟"

"وہی جو اس وقت سکرین کا حصہ نہیں؟"درمیانی کرسی والا لڑکا بول اٹھا۔جبل کے ہونٹوں کے کونے ہلکی سی مسکراہٹ میں ڈھلے۔

"میں اپنے راز خود سے بھی نہیں کہتا۔بس یہ جان لو کہ چھت تحفظ دیتی ہے۔دھوپ سے جل کر چھاؤں بخشتی ہے۔ٹھنڈی ٹھار بارش سہہ کر اپنے باسیوں کو گرماہٹ بخشتی ہے۔ان سب لوگوں میں چھت کون ہے؟"

"حسن سلطان۔"وہ دونوں بیک وقت بولے۔جبل خاموش رہا۔اور خاموشی سے واپس اسی جگہ آ کر بیٹھ گیا۔

لمحے منٹ میں بیت گئے،منٹ گھنٹوں میں۔آسمان سے نیلے بادل رخصت ہوئے اور رات کی سیاہی نے سارے کو اپنی لپیٹ میں لیا۔زور گڑھ کی ساری تاریکی کو لتاڑ کر،کئی گلیوں کے چکر کاٹ واپس

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

اسی کمرے میں جہاں سکرینز کا راج تھا آؤ تو جبل خان اسی جگہ سکرین کی سامنے اسی منظر کو بار بار تک رہا تھا۔باقی سکرینز پہ بھی اب وہی چہرہ تھا۔کہیں وہ کیفے سے باہر نکل رہی تھی،کہیں وہ چائے کا کپ ہاتھ میں لئے مسکرا رہی تھی۔کہیں وہ اداس تھی۔اور کہیں سنجیدہ۔جبل اجلال خان کو اسکا ہر ہر نقش دل پہ گڑتا محسوس ہوا۔اپنی چھ بیس سالہ زندگی میں اس نے آج تک کسی عورت کو اتنا خوبصورت نہیں پایا تھا۔وہ واقعی خوبصورت تھی یا اسے لگتی تھی؟وہ فیصلہ نہیں کر پایا۔

دفتعاً دروازے پہ ایک آہٹ سی ہوئی۔ایک مانوس سی آہٹ۔جبل نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا،نہ چونک کر سکرین پہ چلتے منظر سے نظر چرائی۔اسکے جذبات میں صداقت تھی،پھر وہ انہیں چھپاتا کیونکر۔

"یارا جبل خانا . . . "سر پہ جالی دار ٹوپی جمائے آنکھوں میں نیند کا خمار لئے بہرام خان اسکے عقب میں کھڑا تھا۔"رات کے ساڑھے دس بج گئے ہیں۔تم ابھی تک یہاں کیا کر رہے ہو؟"وہ صبح والے دورے کے بعد اب واپس آیا تھا اور جبل ہنوز وہیں تھا۔

"کام۔"اس نے یک لفظی جواب دیا۔

"اور ہمارا کام صرف یہ لڑکی کب سے ہو گئی؟آخری اطلاعات تک تو ہمارا کام باقی تین مردوں سے بھی تھا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

کافی دیر تک اس نے کوئی جواب نہ دیا تو بہرام کو تشویش ہوئی۔وہ جبل کے عقب میں آ کر رکا۔اور دونوں ہاتھ اسکے کندھوں پہ رکھے۔پھر زور سے دبایا۔جبل نے سکون سے آنکھیں موند لیں۔وہ مضبوط ہاتھوں سے یونہی اسکے کندھے دباتا رہا۔

"جب تک دماغ سے کرو گے ناں تب تک کام ہوتا رہے گا۔اور جب اس خانہ خراب دل کو بیچ میں لاؤ گے تب کام "**روگ**"بن جائے گا۔جبل خانا . . . "اس نے کندھے دباتے ہوئے مخصوص اندز میں پکارا تو جبل مسکرایا۔"خود کو روگ میں مت ڈالو ہمارے پاس اسکا علاج نہیں ہے۔"اسکے لہجے میں بے بسی سی تھی۔جبل نے اسکے دونوں ہاتھ کندھوں سے گزار کر اپنے ہاتھوں میں لئے،یوں کہ بہرام کی ٹھوڑی اسکے کندھے سے ٹکرائی۔

وہ اب اسکے ہاتھوں کو آنکھوں سے لگا رہا تھا۔پھر باری باری انکو چوما۔

"جو مجھے ہو گیا ہے ناں اسکا علاج ساری دنیا کے پاس نہیں۔تم خود کو الزام کیوں دیتے ہو؟"وہ نرمی سے بولا۔پھر اسکا بازو ایک طرف سے گھما کر اسے اپنی سامنے والی کرسی پہ بٹھایا۔

"تم اچھا خاصا بے شرم ہوگیا ہے۔چھوٹے بھائی کے سامنے اپنے عشق کا ذکر کرتے ہو۔"وہ نروٹھے بچے کی طرح بولا۔جبل ہنس پڑا۔اسکی ہنسی بڑی دلفریب تھی۔یوں جیسے کوئی مدتوں بعد کوئی آس بر آئی ہو۔

"تم بھی تو میرے سامنے اپنی منگیتر کا ذکر کرتے ہو۔بلکہ ملاقاتیں کرتے ہو۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"وہ تو حق حلال کی منگیتر ہے۔تین ماہ بعد شادی ہے میری۔تمھیں تو یہ لڑکی تین سالوں میں بھی نہیں ملے گی۔"وہ روانی میں کہہ گیا مگر ایک لمحہ ایک لمحہ لگا تھا اور جبل خان کا چہرہ تاریک ہوگیا۔بناچاند کے اندھیری رات کی طرح۔

"تم کو برا لگے گا،لیکن جبل خانا . . . حقیقت کو تم نہیں بدل سکتے۔"

"میں بدلنا بھی نہیں چاہتا۔تم نے شاید غور نہیں کیا میں نے کیا ہے۔اسکی آنکھوں میں زلطان صفدر کا چہرہ ہے۔"بہرام کو تاسف سا ہوا۔

"کیا معلوم تمھیں غلط فہمی ہوئی ہو؟"

"میں جہاں جس کرسی پہ بیٹھا ہوں وہ غلط فہمیوں اور غلطیوں کی کوئی گنجائش نہیں نکلتی۔"اس نے گہری سانس لی اور اپنی جگہ سے اٹھا۔"خیر کل ایجنٹ کو بلوا لینا،اور رات کی وقت برادری کے لڑکوں کو بھی۔میرے پاس منصوبہ ہے۔"

اس نے آگے بڑھ کر چند بٹن دبائے۔سکرینز تاریک ہو گئیں۔کمرے میں اب ملگجی سی روشنی تھی۔

"ہم اس لڑکی کے بغیر بھی یہ کام کر سکتے ہیں جبل۔"یہ سلجھا ہوا ٹھہرا سا لہجہ یہ بہرام کوئی اور تھا۔جبل خان اسے وضاحت طلب نظروں سے دیکھتا رہا۔"نہ جانے کیوں مگر مجھے لگتا ہے اگر وہ یہاں آگئی تو تم جذبات سے کام لو گے۔"

"تمھیں میری فکر ہے؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"نہیں . . . "وہ ترنت بولا۔"مجھے علاقے کی فکر ہے۔مجھے زمین کی فکر ہے۔مجھے داجی کے لوگوں سے کئے وعدے کی فکر ہے۔"وہ اٹھا اور جبل خان کے سامنے آ کر کھڑا ہوا۔جبل اسے یوں دیکھ رہا تھا جیسے پہلی بار دیکھا ہو۔بہرام اتنا بڑا کب ہوا؟

"جذبات دیمک ہیں۔تخت کھا جاتے ہیں۔"

وہ اپنے بڑے بھائی کو اپنے قد اور عمر سے بڑی بات بتا رہا تھا۔جبل کو سمجھ نہ آیا وہ اسے کیا تسلی دے۔کیا وہ محبت سے دستبرداری کا جھوٹ کہے؟

"مجھے میرے جذبات پہ اختیار ہے بہرام۔وہ میرے لئے میرے حریف کی طرح آئے گی۔"

"اور وہ سیاست دان رقیب کی طرح۔"وہ ترکی بہ ترکی بولا۔

"تم کیا چاہتے ہو؟میں کیا کروں؟"

"میں شراکت چاہتا ہوں۔کیونکہ تم مانو یا نہ مانو جذبات تمھارے دامن سے چمٹ چکے ہیں۔دامن جھٹک لینے سے تم آزاد نہیں ہو جاؤ گے۔"

"کیا تمھیں تخت کی طلب ہے؟"جبل پوچھ رہا تھا۔طنز کی کوئی رمق اسکے لہجے میں نہیں تھی۔

"ہم کو جس دن تخت ملا،اسی دن اسکا کاسا پلٹ دے گا۔"وہ ہنس کر بولا جبل مسکرا بھی نہ سکا۔"غصے کا تیز آدمی ہے ہم۔تم جانتے تو ہو۔ہم کو شراکت چاہیے تاکہ جس وقت تم کمزور پڑنے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

لگو چارج ہمارے پاس آجائے۔فیصلے کا اختیار ہمارا ہو۔اور مجھے یقین ہے تم ایسا وقت نہیں آنے دو گے جب فیصلہ بہرام خان کو لینا پڑے۔"

"تم مجھے امتحان میں مبتلا رکھنا چاہتے ہو؟تاکہ میں کمزور نہ پڑوں۔اور فرض کرو اگر میں کمزور پڑ گیا۔"وہ اسکے اندر تک اترنا چاہتا تھا۔

"تم نہیں پڑو گے میں جانتا ہوں۔جب فیصلے کا اختیار میرے پاس آئے گا،تب تم الرٹ رہوگے۔تمھیں رہنا چاہیے جبل۔"وہ اسکا کندھا تھپتھپاتے ہوئے دروازے کی اور بڑھنے لگا۔

"تم اتنے بڑے کب ہوئے بہرام؟"وہ واقعی جاننا چاہتا تھا۔

وہ دروازے پہ رک گیا۔آنکھوں میں کرچیاں سی ابھریں۔چہرے پہ حزن کا سایہ تھا۔

"پانچ سال کا تھا تب سے سن رہا ہوں ہمارا پیسہ کوئی لے گیا۔ہماری زمین ضبط ہو گئی۔بڑا تو میں سولہ سال کی عمر میں ہو گیا تھا جب داجی نے کہا تھا کہ وہ سکون سے نہیں مر بھی نہیں سکتے۔انکے دل پہ بڑا بوجھ ہے۔"اسکی آواز آنسوؤں کے بوجھ سے بھاری ہونے لگی۔جبل نے ہونٹ بھینچ لئے۔تکلیف سی تکلیف تھی۔

"انکا دل بھاری تھا کیونکہ انہوں نے اپنے لوگوں سے کیا وعدہ پورا نہیں کیا۔لیکن اس روز میں سولہ سال کا بہرام نہیں رہا تھا۔چودہ سال پہلے میں بہت بڑا ہوگیا تھا۔تم نے شاید غور نہیں کیا۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

وہ کہہ کر رکا نہیں۔وہ پل بھر میں ہی دروازہ پار کر گیا تھا۔جبل خان کو آج اندازہ ہوا کہ چودہ سال پہلے اپنی عمر سے بڑی مسافت طے کرنے والا وہ اکیلا نہیں تھا۔زور گڑھ میں کئی بہرام اور جبل خان تھے۔مگر اب اور نہیں۔اب بس ۔۔

دہراب انصاف کے باب کھولے گا۔انہیں یقین تھا۔

"موجودہ دن۔"

"آٹھ جنوری۔"

"صبح چھ بجے۔"

تہہ خانے میں گمبھیر خاموشی کا راج تھا۔جبل خان کرسی پہ بیٹھا تھا اور اگر نظر اٹھا کر دیکھو تو اسکے ساتھ دو نفوس کا اضافہ بھی ہو چکا تھا۔کاسنی رنگ کے مخمل کے جوڑے کے اوپر بڑی سی سیاہ شال پہنے،شہد رنگ آنکھوں میں ڈھیر ساری سنجیدگی لئےوہ کہانی کا گمشدہ کردار تھی۔وہ حنزلہ احمد زئی تھی۔اسکے ہاتھ میں فرسٹ ایڈ باکس تھا۔اسکا شفاف چہرہ ہر قسم کے تاثر سے عاری تھا۔تین سال قبل والا چہرہ مختلف تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

شادان عین اسکے قدموں کے قریب بے ہوش پڑا تھا۔اسکے ماتھے پہ جما ہوا خون،اسکا شرٹ سے خالی جسم حنزلہ نے خالی خالی آنکھوں سے اسے دیکھا اور جھک کراسکی دور پڑی شرٹ اٹھا کر اسکے اوپر ڈال دی۔اسکا جسم چھپ گیا۔

اسکے ساتھ ایک لڑکا بھی تھا۔تیس کے قریب عمر تاثرات اسکے بھی بہرام سے مختلف نہیں تھے۔ہاتھ میں اسکے بھی میڈیکل کٹ تھی۔جبل اب ان دونوں کا تعارف کروا رہا تھا۔

"یہ میری بہن ہے۔ڈاکٹر بننے والی ہے،ہاں بنی نہیں ابھی لیکن تم لوگوں کا علاج کر سکتی ہے۔اور یہ۔۔"اس نے مرد کی طرف اشارہ کیا۔"یہ میرا کزن ہے۔چار سال پہلے اسکی میڈیکل کی پڑھائی مکمل ہوگئی تھی اور یہ پروفیشنل ہے فکر مت کرو۔"تسلی دیتے ہوئے اس نے بہرام کو اشارہ کیا وہ اب نیچے فرش پہ گدا لگا رہا تھا۔ساتھ اس نے شادان کو کسی بے حد ہلکی شے کی طرح اٹھا کر گدے پہ پٹخ دیا۔

پھر زبرج کو سہارا دے کر گدے کے دوسرے کونے پہ بٹھایا۔حسن کی اور بڑھا تو اس نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روک دیا۔اور خود بڑی دقت،مشکل سے اٹھا بازو میں ٹیس سی اٹھی تھی۔اسکی آنکھوں میں باقاعدہ پانی بھرنے لگا تھا۔مرد کو درد ہوا تھا۔

"زلطان تم یہاں کرسی پہ بیٹھ جاؤ۔" زخرف بڑی فکرمندی سے کہہ رہی تھی۔"میں ان سے کہتی ہوں سب سے پہلے تمہیں دیکھیں۔"وہ اسکے پاس بیٹھی۔ایک ہاتھ سے اسکا چہرہ ایک طرف موڑا،اور اب اسکی گردن پہ لگے زخم کا معائنہ کرنے لگی۔زلطان پر سکون سا اسکے سامنے بیٹھا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

تھا۔یوں جیسے وہ برسوں کا بیمار ہو،اور بلاخر اسے طبیب مل گیا ہو۔طبیب بھی وہ کہ جس کے چھونے پہ ہر زخم مندمل ہو جائے۔

"میں ٹھیک ہوں زخرف۔"اس نے چہرہ موڑنا چاہا مگر وہ ایک بار پھر ہاتھ سے اسکے چہرے کا رخ موڑ گئی۔جبل خان اپنی جگہ کھڑے انہیں دیکھتا رہا۔اسے محسوس ہوا جیسے کسی آگ کے لاوے نے اسکے آنکھوں سے اسکے دل تک سرایت کی۔اور ایک لمحے کے اندر اسکے دل کو خاکستر کر دیا۔

"خاک ٹھیک ہو تم؟اپنی حالت شیشے میں دیکھو گے تو خود کو پہچان نہیں پاؤ گے تم۔ایسی حالت تو کوئی کسی اشتہاری ملزم کی بھی نہیں کرتا۔"اسکا دل ایک بار پھر بھر آیا۔"تمھیں درد ہو رہا ہے ناں؟"

"جس اینگل پہ تم نے میری گردن رکھی ہے وہاں درد بھی ہو گا اور خون بھی بہے گا۔"وہ بے حد سنجیدگی سے بولا تو زخرف کو ہول اٹھا۔اس نے فوراً زلطان کے چہرے کا رخ واپس اپنی سمت موڑ لیا۔

"یہ لیلیٰ مجنو پارٹ ٹو کی شوٹنگ کب تک چلے گی؟"بہرام نے ان پہ چوٹ کی۔"حنزلہ . . . اسکا علاج پہلے کرو یہ خبیث آدمی ہمارے ساتھ چلے گا۔"

"اسے علاج کی ضرورت نہیں یہ ہمارے ساتھ ایسے ہی جائے گا۔"جبل خان کے اگلے اعلان پہ زخرف نے چونک کر اسے دیکھا۔زلطان نے بس ایک سرسری نگاہ اس پہ ڈالی۔اسکی آنکھیں جل رہی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"چلنے کے قابل ہو یا علاج کی ضرورت ہے؟"

"میں چل سکتا ہوں۔"زخموں سے چوربدن کے ساتھ وہ اٹھ کھڑا ہوا۔یوں جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

"تم اسے اکیلے لے جا کر مارنا چاہتے ہو؟جو بات کرنی ہے یہیں کرو۔"حسن سلطان کی سنجیدہ آواز پہ جبل نے گردن ترچھی کر کے اسے دیکھا۔

"مارنے کے لئے تو یہاں بھی کوئی روک نہیں سکتا۔"اس نے بغیر دیکھے بہرام کو مخاطب کیا۔"میں تم سے بہت مایوس ہوا ہوں بہرام تم اسکا منہ تک بند نہیں کروا سکے؟"

بہرام جھپٹنے کے انداز میں اسکی طرف بڑھا۔اور اسے بازو سے کھینچ کر اٹھایا۔پورے کمرے میں اسکی دلخراش چیخیں گونجی تھیں۔یہ وہی ہاتھ تھا جس پہ گولیاں لگی تھیں۔

"جب تک ہماری بات ہوگی تم ان میں سے کسی کو ہاتھ نہیں لگاؤ گے۔ورنہ میں تم سے،یا تمھارے کسی اور آدمی سے بات کرنے میں دلچسپی نہیں رکھتا۔"زلطان صفدر بے لچک لہجے میں بولا۔جبل نے محض سر ہلایا۔پھر بہرام کو ایک اشارہ کیا۔

"بیرسٹر صاحب کو الگ سے رکھو،بازو کی پٹی کرواؤ۔انجینیئر صاحب کو بھی ہوش دلاؤ اور صحافی کو بھی۔ابھی ہمیں انکی ضرورت ہے۔"کہتے ہوئے اس نے دوسرے لڑکے کو اشارہ کیا۔وہ سر کو خم دیتا ہوا آیا اور زلطان کے ہاتھ اسکی پشت پہ لے جا کر باندھے۔اس نے مزاحمت نہیں کی۔وہ اسکی پشت پہ دھکا دیتے ہوئے اب اسے اپنے ساتھ لے کر جا رہا تھا۔زلطان خاموشی سے چلتا رہا۔اسکے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

ذہن میں بہت کچھ چل رہا تھا۔دہر کا یہ نیا کھلنے والا باب اپنے ساتھ مسائل لایا تھا ایسے جن کے حل زلطان صفدر کے پاس فلحال نہیں تھے۔

تھوڑی دیر بعد تہہ خانہ حصوں میں بٹ چکا تھا۔ایک طرف شادان اور حسن تھے۔اور دوسرے کونے میں زخرف اور زبرج۔مرد ڈاکٹر شادان کے سینے،گردن اور بازوؤں کے زخم دھو کر ان پہ مرہم لگا چکا تھاساتھ ایک شرٹ پہنا دی۔حنزلہ حسن کے بازو کی پٹی مکمل کر کے ہٹی اور اب اسے شادان کے چہرے کو صاف کرنا تھا۔اسکے ماتھے پہ بھی اچھے خاصے زخم تھے۔یقیناً یہ بہرام کا کام تھا۔اس کو بے اختیار اپنے بھائی پہ غصہ آیا۔

شادان تھوڑی دیر قبل ہی سینے پہ لگنے والی دواکی جلن سے ہوش میں آ چکا تھا۔مگر نیم غنودگی میں تھا۔آنکھوں کے آگے مناظر دھندلے پڑ رہے تھے۔حنزلہ نے جونہی دوا میں ڈوبی روئی اسکے ماتھے سے مس کی شادان نے دھیرے سے آنکھیں کھولیں۔اسے درد ہوا تھا۔مگر منظر اب بھی دھندلا سا تھا۔اسکے سامنے کوئی لڑکی تھی اور وہ اسکا چہرہ واضح نہیں دیکھ سکتا تھا۔حنزلہ خاموشی سے،دھیان سے اسکے ماتھے کے زخم صاف کرتی رہی اور وہ نیم دھندلی نظروں سے اسے دیکھتا کراہتا رہا۔کئی بار شادان نے اس کا ہاتھ جھٹکنے کی کوشش کی تھی مگر بے سود۔اسکے ہاتھوں میں اتنی سکت نہ تھی۔

وہ اب اسکے ماتھے پہ بینڈیج لگا رہی تھی۔شادان کی آنکھیں مکمل وا ہوئیں۔اور جو چہرہ اسکے سامنے تھا اسے دیکھ وہ ایک لمحے کے لئے سانس نہیں لے سکا۔آنکھوں کے آگے سے دھندلاہٹ چھٹنے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

لگی۔تین سال وہ تین سال جس سراب کے پیچھے بھاگتا رہا تھا وہ دہر کے اس باب کے پیچھے حقیقتاً اسکے سامنے تھی؟کیا یہ کوئی خواب تھا؟وہ سخت بے یقین تھا۔اس نے آنکھیں جھپک کر کھولیں پھر آنکھوں کو مسلا۔ہر بار کی طرح منظر تبدیل نہیں ہوا۔منظر وہی تھا۔

وہ دم سادھے سانس لئے بغیر اسے دیکھے گیا۔پلک جھپکنا، سانس لینا،لبوں پہ لگا قفل توڑنا سب ذہن سے رفو ہوتا گیا۔اگر یہ خواب تھا تو اسے حقیقت سے خوف آیا۔اور اگر یہ حقیقت تھی تو خواب سے زیادہ خوبصورت۔وہ اسکے چہرے کے زخم صاف کر رہی تھی۔آنکھوں میں بے اعتنائی،انداز میں غیر شناسائی سی تھی۔سید شادان شاہ کے لئے یہ لمحہ پھر بھی جنت سا تھا۔کیا وہ مرچکا تھا؟یا پھر کبھی کبھار زندگی میں بھی جنت مل جایا کرتی ہے؟

"حانی۔.....؟"اسکے لبوں سے دھیرے سے،بغیر آواز کے ایک لفظ برآمد ہوا۔حنزلہ کے سنجیدہ تاثرات میں کوئی دراڑ نہ پڑی۔

"حانی . . یہ تم ہو؟"اسکی آواز کہیں بہت دور سے آتی تھی۔ایسی آواز جو کئی سالوں سے سیراب نہ ہو سکی تھی۔اس وقت اسکی آنکھوں میں شہر طلسمات کی ساری روشنیاں آکر ٹھہر گئیں۔

"حانی؟ . . . . . کچھ بولو۔کیا یہ واقعی تم ہو . . ؟"اس نے اب بھی جواب نہیں دیا۔

"میں نے تمھیں کتنا ڈھونڈا تم جانتی ہو؟"وہ ارد گرد سے بے نیاز تھا۔آواز دھیمی تھی،نگاہیں بے قرار۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"ان لوگوں نے تمھیں بھی اغوا کیا ہے؟"اس نے اب کے سیدھا ہو کر بیٹھنے کی کوشش کی۔مگر زخم جل اٹھے۔"حانی . . تم کچھ بولو بھی۔"اس نے ہاتھ بڑھا کر اسے چھوکر دیکھنے کی کوشش کی مگر ایک زناٹے دار تھپڑ نے اسکے چودہ طبق روشن کر دیئے۔وہ چہرے پہ ہاتھ لئے بے یقینی سے اپنے سامنے کھڑے بہرام کو دیکھے گیا۔وہ کب آیا؟

"خانہ خراب طبیب ماں بہن جیسی ہوتی ہے۔تمہیں شرم نہیں آتی؟میری بہن ہے وہ۔ہاتھ توڑ دوں گا تمھارے۔"وہ اب اس پہ غرا رہا تھا۔حنزلہ کچھ کہے بغیر اپنا سامان سمیٹنے لگی۔شادان ہکا بکا اسے تک رہا تھا۔اس کا انداز روبوٹک سا تھا۔وہ اب زبرج کی اور بڑھ رہی تھی۔

"تم مجھ سے اتنی محبت کرتی ہو کہ مجھ سے ملنے کے لئے مجھے کڈنیپ کروا لیا؟"فرنچ زبان میں کہے ہوئے ان الفاظ نے جہاں حنزلہ کے قدم زنجیر کئے وہیں بہرام کے ماتھے پہ بل پڑے۔

"یہ کس زبان میں بات کر رہے ہو تم؟"اس نے ایک زور دار مکا اس کے منہ پہ جڑا۔

"خبیث انسان پہلے بات کرنے دو پھر مار لینا۔"وہ بگڑ کر بولا۔"یہاں بات شروع کرتا ہوں یہاں تمہارا ہاتھ اٹھ جاتا ہے تمیز ہے تم میں؟دو لوگوں کو بات کرنے دو گے یا نہیں۔تین سال بعد ملے ہیں ہم یار۔کوئی اسپیس ہوتی ہے،کوئی تمیز ہوتی ہے؟"وہ بولنے پہ آیا تو بولتا چلا گیا۔زبرج،حسن،زخرف ہر کوئی بے یقینی سے اسے دیکھ رہاتھا۔کیا یہ تھی وہ لڑکی جس کے حصول کے لئے وہ تین سالوں سو دربدر تھا۔

"یہ ذلیل انسان کیا کہہ رہا ہے حنزلہ؟"بہرام اسکی طرف مڑا۔وہ گڑبڑائی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"اسکا دماغ خراب ہوگیا ہے۔اگلی بار اسکے سر پہ مت مارنا۔"

بہرام نے سمجھ کر سر ہلایا جبکہ شادان مسکرایا۔"تمھیں میری اتنی فکر ہے؟اوہ . . سمجھ سکتا ہوں۔اب تم اپنے بھائی کے سامنے مجھے تھوڑی پہچان سکتی ہو۔"وہ اب بھی روانی سے فرنچ بول رہا تھا۔حنزلہ کے کانوں سے دھواں نکل رہا تھا۔شادان کو فرنچ بولتا دیکھ بہرام واقعی یقین کر چکا تھا کہ اسکا زہنی توازن بگڑ چکا تھا۔اسے تاسف سا ہوا۔

"میں نے تمہیں بہت ڈھونڈا حانی۔"یہ الفاظ مختلف تھے۔ان میں ایک حدت سی تھی۔اس نے اپنے سامان جلدی جلدی کٹ میں واپس ڈالے۔بہرام کی طرف ایک نظر دیکھا اور تیز تیز قدم لیتی وہاں سے چلی گئی۔شادان تب تک اسے دیکھتا رہا جب تک وہ وہاں سے غائب نہ ہو گئی۔وہ یقین اور بے یقینی کی کیفیت میں تھا۔

تہہ خانے میں موجود اسکے باقی دوستوں نے شادان کی آنکھوں میں ایسی چمک آج سے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔قید کے بعد رہائی ملتی ہے سب نے سنا ہے مگر کیا قید کے اندر کئی سالوں کی گھٹن سے آزادی بھی ملتی ہے؟

"آٹھ جنوری۔"

"صبح ساڑھے چھ بجے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

لکڑیوں کے چٹخنے کی آواز قہوے کی گرتی ہوئی دھار،بس یہ دو آوازیں تھیں جو اس کمرے کی مقدس خاموشی میں ارتعاش پیدا کر رہی تھیں۔زلطان صفدر بندھے ہوئے ہاتھوں اور اٹھی ہوئی گردن کے ساتھ اسی جگہ بیٹھا تھا جہاں تھوڑی دیر پہلے زخرف بیٹھی تھی۔جبل خان کیتلی اونچی کئے قہوے کی دھار کپ میں گرا رہا تھا۔ساتھ میڈیکل کٹ لئے وہی آدمی کھڑا تھا جسے زلطان نے تہہ خانے میں دیکھا تھا۔وہ جبل خان کو نہیں دیکھ رہا تھا،وہ اس کمرے کی ایک ایک چیز کو نقش کر رہا تھا۔تہہ خانے سے یہاں آتے ہوئے اسے دو منٹ ہی لگے تھے۔اور اس کمرے میں بیٹھے ہوئے اسے،اسکی سیٹنگ دیکھتے ہوئے احساس ہوا کہ یہ کمرہ رہائش کے لئے استعمال نہیں ہوتا رہا ہے۔اس نے یہاں بیٹھے ہوئے جبل خان کو دو بار اپنا موبائل نکال کر کچھ دیکھتے ہوئے پایا تھا۔کیا وہ کسی سے ہدایات لے رہا تھا؟

"قہوہ یا چائے؟"جبل نے سوال کرتے ہوئے ٹرے میں رکھے دو کپ اسکی طرف بڑھائے۔ایک میں چائے تھی اور دوسرا قہوہ۔

"تمہارا باس کون ہے؟"سرد ہڈیوں کو چٹخا دینے والے سوال پہ جبل نے نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا۔

"میں اپنا باس خود ہوں۔"

"پھر تم ماسٹر مائنڈ نہیں ہو۔یہ پلان تمہارا نہیں ہے ہے ناں؟"اس وقت وہ محض اندازے لگا رہا تھا۔سچ جھوٹ وہ لوگوں کی آنکھوں سے جاننے کا عادی تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

جبل محظوظ ہوا۔"اور تمھیں ایسا کیوں لگتا ہے۔؟"اس نے قہوے کی پیالی ہاتھ میں لی۔ساتھ ڈاکٹر کو اشارہ کیا۔وہ سر کو خم دیتے میڈیکل کٹ سے سامان نکالنے لگا تھا۔ساتھ اس نے زلطان کے ہاتھ کھول دیئے۔

"کیونکہ سب "**پلانڈ**" ہے۔سب "**فکسڈ**" ہے۔تمھارے فیصلے،تمھارے ری ایکشنز،تمہاری اسٹریٹجی۔تم مداری کا وہ کھیل کھیل رہے ہو جہاں تمھارے قدم رسی پہ جمے ہوئے ہیں۔ذرا سی بھی بھول چوک نہیں۔تم باس ہو سکتے ہو،ماسٹر مائنڈ نہیں۔کیونکہ باس آن دی اسپاٹ فیصلہ لیتا ہے۔ماسٹر مائنڈ نہیں۔وہ اپنے پلان سے نہیں چوکتا۔میں نے تمھیں ایک بار بھی آن دا سپاٹ فیصلہ لیتے نہیں دیکھا۔تم وہ کر رہے ہو جو تمہیں کرنے کو کہا گیاہے۔"وہ بولتے ہوئے رکا۔ڈاکٹر کے ہاتھ سے روئی اور دوائی لی۔اور خود اپنے چہرے پہ ملنے لگا۔تکلیف سے اسکی آنکھوں میں سرخی سی دوڑ جاتی تھی مگر یہی آنکھیں وہ جبل خان کی آنکھوں میں گاڑے بیٹھا تھا۔

"ماسٹر مائنڈ کون ہے۔مجھے اس سے ملنا ہے۔"اس نے اپنا مدعا دہرایا۔

"لیکن میں نے تو کہا ہی نہیں کہ کوئی ماسٹر مائنڈ ہے بھی۔یہاں سب میں ہوں۔جبل اجلال خان۔"

"کیا تمہارا ماسٹر مائنڈ کوئی ایسا انسان ہے جسے سامنے نہیں لایا جا سکتا؟"زلطان نے دوا کی شیشی میز پہ رکھی۔پھر جھک کر روئی کو ہلکا سا بھگویا اور اب وہ اسی روئی کو اپنے ہونٹوں کے پاس،ٹھوڑی کے نیچے مل رہا تھا۔"یا پھر کوئی ایسا جسے "میرے" سامنے نہیں لایا جا سکتا؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"تم یہاں میرے سوالوں کے جواب دینے آئے ہو ناں کہ میں تمھارے۔تم میرے hostageہو میں تمہارا نہیں۔"اس نے قہوے کے گھونٹ لیتے ہوئے دلچسپی سے کہا۔ایجنٹ سہی کہتا تھا زلطان صفدر کو مات دینا آسان نہیں تھا۔وہ کھیل کے ہر داؤ پیچ سے واقف تھا۔وہ واقعی زلطان تھا۔

"لیکن تمھیں کوئی بات کرنی ہی نہیں ہے۔تم ایک فارمیلٹی پوری کر رہے ہو۔ہمیں باری باری یہاں لانا تمھارے کھیل کا حصہ ہے۔"اس نے روئی میز پہ رکھی اور اب روئی کے گولے سے تازہ روئی کھینچ کر نکال لی۔جبل بڑے انہماک سے اسے دیکھتا رہا۔"یہ تم ہو ہی نہیں۔میں لوگوں کو انکے کام سے نہیں کام کے "**انداز**"سے جج کرتا ہوں۔تمہارا ہمیں یہاں لانے میں بات کرنے میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔تم بس ہدایات فالو کر رہے ہو۔تمھارے کام کرنے کا طریقہ مختلف ہے ۔صحیح کہا ناں؟"

اس نے دوسری روئی بھی واپس میز پہ رکھی۔زخم صاف ہو چکے تھے۔اب وہ اپنا سوئیٹر اتار رہا تھا۔یکدم ہی پٹھوں میں ایسا کھینچاؤ محسوس ہوا کہ زلطان صفدر کی روح تک بلبلائی ہو گی۔مگر منہ سے بس ہلکی سی کراہ نکلی۔اور اس نے آنکھیں میچ لیں۔

"زلطان . . . مجھے تم سے،تمھارے دوستوں سے کسی سے کوئی مطلب نہیں ہے۔لیکن میں تمھیں اپنی پوزیشن سمجھانا چاہتا ہوں کیونکہ میں violence پہ یقین نہیں رکھتا۔"جبل کہہ رہا تھا اور زلطان اپنے سینے،پسلیوں،اور گردن کے زخم صاف کرتے ہوئے خاموشی سے اسے سن رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"تمھیں لگتا ہو گا کہ یہ انتہائی بچکانہ عمل ہے جس کے تحت میں تمھیں اور تمھارے دوستوں کو یہاں لے آیاہوں،اتنے بڑے خاندانوں کے اتنے مشہور لوگ ؟۔لیکن یہ سب ایک پلان کے تحت ہوا ہے۔"

"تمہیں نہیں لگتا تم نے واقعی ایک بچکانہ عمل دہرایاہے؟"روئی والا ہاتھ ہوا میں لہراتے زلطان نے سنجیدگی سے اسکی بات کاٹی۔"ٹھیک ہے ہم نے ویڈیو بنا دی۔ہم تمھارے حق کے لئے لڑ لئے۔پھر کیا ہو گا؟تم ہمیں واپس چھوڑآؤ گے کیا ہو اگر ہم وہاں جا کر اپنی بات سے مکر گئے۔اور کیا ہوا اگر ہم نے تم پہ اغوا کا پرچہ کٹوا دیا؟"وہ دل جلا دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔جبل نے کوئی رد عمل نہیں دیا۔وہ واقعی ہوم ورک کر کے آیا تھا۔

"وہ ہمارا مسئلہ ہے۔تم سے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم بے وقوف نہیں ہیں۔ہم تمھیں یہاں لائے کیونکہ تم اس وقت نوجوانوں کے لئے مرشد کا درجہ رکھتے ہو۔اور بہت جلد اقتدار میں بھی آنے والے ہو۔"

"میں الیکشن ہار بھی سکتا ہوں you never know" اس نے کندھے اچکائے۔اب اس نے کٹ سے ٹیوب اٹھا کر اپنے ہاتھ پہ نکال لی۔"بلکہ میں الیکشن نہیں بھی لڑ سکتا۔جانتے ہو ناں کاغذات نامزدگی جمع کروانے میں محض سات دن باقی ہیں۔بلکہ اب توشاید چھ۔"

"تین نسلوں سے تمہارا خاندان سیاست میں ہے۔اگر آج تک نہیں ہارے تو آگے بھی نہیں ہارو گے۔"وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر آیا۔چھوٹے چھوٹے قدم لیتے زلطان کے عقب میں آ کر رکا۔"سید

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

شادان کے منہ سے نکلا جھوٹ لوگوں کے سچ سے زیادہ سچا مانا جاتا ہے۔"اب وہ میز پہ دھری پچکی ہوئی ٹیوب سے کچھ کریم اپنی انگلیوں پہ نکال رہا تھا۔"خاتون جب کورٹ میں بولتی ہیں کیس چاہے کوئی بھی جج بھی جانتے ہیں فیصلہ انکے حق میں آئے گا۔"

جبل اب ٹیوب سے نکلا مادہ اسکی پیٹھ پہ لگا رہا تھا۔وہاں کافی زخم تھے۔بہرام کمبخت کو اللہ پوچھے۔

"حسن سلطان ایک کامیاب بیرسٹر ہے۔جتنی اسکی سنی جاتی ہے اتنی کوئی اپنے باپ کی بھی نہیں سنتا۔اور زبرج شاہنواز . . . سافٹ ویئر انجینیئر مگر وہ ملک کی سب سے بڑی اینجیو کے ساتھ منسلک رہا ہے یونیسیف کے لئے کام کیا اور اہم بات یہ کہ وہ یو این کے اجلاس میں شریک ہونے والا ہے۔سو مختصر یہ کہ تم سب اس وقت ملک کے سب سے مشہور،بھروسہ مند لوگ ہو۔تمھارے الفاظ میرے لوگوں کی زندگی بدل سکتے ہیں۔"اس نے آئٹمنٹ والا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔زلطان بے حس و حرکت بیٹھا رہا۔اسے بڑی شدت سے انتظار تھا کہ کب وہ اس پہ عقب سے حملہ کرے گا۔سیاست دان تھا۔اپنے جیسوں کی خصلت سے واقف تھا۔

"میں تمھیں ایک موقع دیتا ہوں زلطان۔"جبل خان کی آواز سرگوشی میں بدلنے لگی تھی۔وہ اب میڈیکل کٹ سے ادھڑے جسم جوڑنے کے اوزار نکال رہا تھا۔ہر ہر اوزار کو نکالتا،مسترد کرتا وہ اپنے کام میں محو تھا۔

"اپنے ساتھیوں کو سمجھاؤ۔انہیں بتاؤ کہ میں انہیں یہاں زندہ لایا ہوں مگر یہاں سے واپس انکی لاش بھی جا سکتی ہے اگر انہوں نے میری بات نہ مانی۔"بلاخر وہ ایک اوزار نکال چکا تھا۔قریب

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

کھڑے ڈاکٹر نے اسکے ہاتھ سے وہ سوئی لی، جسم پہ ٹانکہ لگانے والا دھاگہ ڈالا اور واپس اسکی طرف بڑھائی۔جبل خان اسکا مشکور ہوا۔"ہم پہ یوں بھی بڑے بڑے الزام ہیں ایک اور سہی۔"وہ رکا۔بس ایک پل کے لئے۔

"تم شاید صحیح کہتے ہو۔میں ماسٹر مائنڈ نہیں ہوں۔لیکن جو ہے وہ مجھ سے زیادہ سفاک ہے۔بہرام سے زیادہ جنونی ہے اور تم سے زیادہ فصیح۔"سوئی کی نوک اسکی گردن پہ چبھی تو اسکے سارے جسم میں سنسنی دوڑ گئی۔کیا وہ بغیر کسی نشے آور ادویات کے زلطان صفدر کا ادھڑا جسم سینے لگا تھا؟

"مجھے یقین ہے تم انہیں اور خود کو سمجھا لو گے۔تم زہین ہو۔"اس نے سوئی ایک طرف سے کھلی ہوئی کھال میں اٹکائی اور دھاگہ اوپر کھینچتے ہوئے دوسری طرف کی کھال سے جا ملایا۔زلطان کراہا،اسے درد ہوا تھا۔شدید درد۔زخم پہ زور پڑنے لگاتو خون مذید تیزی سے بہنے لگا۔وہ ضبط کے کڑے مراحل سے گزرتا چپ چاپ درد سہتا رہا۔جبل خان کسی ماہر مگر ظالم ڈاکٹر کی طرح اسکے جسم میں ٹانکے لگاتا رہا۔یہاں تک کہ اسکا زخم مکمل طور پہ بند ہوگیا۔اس نے چھوٹی سی میڈیکل کینچی سے دھاگہ کاٹا،اور روئی سے اسکی گردن صاف کی۔زلطان اعتراف کرنا چاہتا تھا کہ اگر اسے اس وقت بھرم نہ رکھنا ہوتا تو وہ باقاعدہ چیخ چیخ کر روتا۔

"درد تو نہیں ہوا ناں؟"وہ روئی سے اپنے ہاتھ صاف کرتے سرسری سا بولا۔"میری اماں کہتی ہیں جبل خان کا ہاتھ بہت ہلکا ہے۔"کہتے ہوئے وہ مسکرایا۔ساتھ زلطان کو اسکا سوئیٹر اٹھا کر

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

دیا۔"پہنو اور میرے ساتھ چلو۔ تمھیں گھر دکھاتا ہوں۔"زلطان نے مرے مرے ہاتھوں سے اپنا ہائی نیک سوئیٹر اٹھایا اور واپس پہن لیا۔اسے اپنا جسم سن ہوتا محسوس ہوا تھا۔"تمھیں معلوم ہونا چاہیے تم کہاں ہو اور یہاں سے نکلنا کتنا مشکل ہے۔"

تھوڑی دیر بعد اس نے جبل کے ساتھ گھر کے کئی حصے دیکھے۔وہ اسے ایک مہمان کی طرح اپنا سارا گھر دکھاتا رہا۔سات راہداریاں،سات کمرے،اور اگلے سات منٹ بعد وہ اسے واپس تہہ خانے میں چھوڑ کر گیا تھا۔ان چار اسیروں نے پانچویں اسیر کو واپس آتے دیکھا۔کچھ تھا جو انہیں کھٹک گیا تھا۔کچھ تھا جو اس ایک اسیر کے چہرے میں بدل گیا تھا۔

زلطان صفدر اس چہرے کے ساتھ واپس نہیں آیا تھا جس کے ساتھ وہ گیا تھا۔

"آدھا گھنٹہ قبل۔"

جس وقت زلطان صفدر اس گرم کمرے میں بیٹھا اپنے زخموں پہ مرہم لگا رہا تھا عین اسی وقت اس ٹھنڈے تہہ خانے میں چار لوگ خاموشی سے بیٹھے تھے۔اوپر کو جاتے زینوں پہ دو مسلح افراد کھڑے تھے۔ایسے ہی دو افراد تہہ خانے کے وسط میں چکر بھی لگا رہے تھے۔زینوں کے اختتام پہ دروازہ بند تھا اور دروازے کے باہر بھی کھڑے لوگ مسلح تھے۔حسن سلطان کی طرف آؤ تو وہ بڑے سکون سے پیر گدے پہ پھیلائے،کمبل گھٹنوں پہ ڈالے ہوئے تھا۔کمر دیوار کے ساتھ ٹکا رکھی تھی۔صرف وہ تھا جس کے ہاتھ آزاد تھے۔باقی سب کے ہاتھ انکی پشت پہ بندھے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

بہرام تہہ خانے کے وسط میں پستول ہاتھ میں لئے چکر کاٹ رہا تھا۔اسے رہ رہ کر شادان کی حالت پہ ترس آتا تھا۔کیا اتنی زور سے مارا تھا ؟جو وہ اپنا ذہنی توازن بگاڑ بیٹھا۔اتنا بے رحم نہیں تھا ہمارا بہرام۔اسے خود پہ غصہ آنے لگا۔

"سنو بہرام خان۔"حسن اب زیادہ دیر خاموش نہیں رہ سکتا تھا سو اسے پکار لیا۔"تم ہمیں مار تو نہیں دو گے؟"

بہرام تنے ہوئے تاثرات لئے اسکی طرف مڑا۔"تم کو مار کھانے کا شوق ہے تو ابھی پورا کر دیتا ہوں۔"وہ بگڑ کر بولا۔ساتھ آگے بڑھ کر شادان کے اوپر کمبل درست کیا۔یکدم اسے ایک ماں کی سی مامتا محسوس ہوئی۔**(بس اسے کچھ ہو نہ جائے)**

"ارے یہ مار نہیں مطلب تم ہمیں جان سے تو نہیں مارو گے ناں؟دیکھو سچ سچ بتانا۔جھوٹے انسان کو جہنم میں لوہے کے جوتے پڑیں گے۔"انگلی اٹھا کر اسے وارن کیا۔

بہرام جھوٹ بول دیتا مگر لوہے کے جوتوں کے خوف نے یہ ہونے نہ دیا۔"نہیں ماریں گے جان سے۔"وہ جان چھڑوانے کو بولا۔

حسن نے سکھ کا سانس لیا۔اور مزید پھیل کر بیٹھ گیا۔"مجھے ذرا سگریٹ دینا۔یہ ٹھنڈی رات،یہ سہانا موسم میرا موڈ ہو رہا ہے۔"بہرام نے باقاعدہ اسے گھور کر دیکھا۔گھورا تو اسے باقی دوستوں نے بھی تھا مگر وہ کمال مہارت سے سب کو نظر انداز کر گیا۔

"تم سگریٹ پیئو گے؟شکل سے تو شریف باپ کے بیٹے لگتے ہو۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"تو تمھارے باپ نے بھی تمھیں پیدا کرتے ہوئے یہ نہیں سوچا ہو گا کہ بیٹا بڑا ہو کر اغوا کار بنے گا۔"وہ تنک کر بولا۔"غضب خدا کا۔اچھے بھلے کافی پی رہے تھے ہم اٹھا کر لے آئے یہاں۔اور کب سے مارے ہی جا رہے ہو۔اب چار سیگریٹ کیا مانگ لئے تمہاری جان ہوا ہونے لگی۔میں پوچھتا ہوں جب تمہارا بجٹ ہی نہیں تھا تو پانچ لوگوں کو اغوا کیا ہی کیوں؟"وہ بولنے پہ آیا تو بولتا چلا گیا۔پھر ٹھہر کر اپنے ساتھیوں کو دیکھا۔وہ اسے ہی دیکھ رہے تھے۔کیا اسکی بیٹری چارج ہو گئی تھی؟

"اب تم لوگ بھی ڈرو مت بہرام بھائی نے کہا ہے ناں جان سے نہیں مارے گا۔"شادان نے اسے یوں دیکھ جیسے کچا چبا دینا چاہتا ہو۔اس صورتحال میں اسے مذاق سوجھ رہا تھا۔

"ہاں ٹھیک ہے گھر جیسا کمفرٹ نہیں ہے لیکن دیکھو ہمیں یہاں گدا بھی مل گیا ہے۔کمبل بھی ہے۔سب گھر جیسا ہی ہے۔بس اگر یہ وقتاً فوقتاً ہمیں دھونا چھوڑ دیں۔لیکن یہاں بھی ایک رعایت ہے۔"اسکی آنکھیں چمکیں۔زبرج اور زخرف نے ایک بے زار نگاہ اس پہ ڈالی۔کیا تھی وہ رعایت؟

"ان لوگوں نے زخرف کو کچھ نہیں کیا۔پس ثابت ہوا بیٹیاں سب کی سانجھی ہوتی ہیں۔"اس کے اس انداز پہ زخرف دھیرے سے ہنس پڑی۔شادان نے ضبط کیا۔اسی پل حسن نے سامنے کھڑے بہرام کو دیکھا۔

"سیگریٹ ملے گا یا نہیں؟مانا کہ ہم hostages ہیں۔لیکن بار بار مانگنا ہمیں پسند نہیں۔تم جانتے ہو میں کس خاندان سے ہوں؟"کوئی اسکے خاندان کا بھرم توڑے۔بہرام ضبط کے کڑے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

مراحل سے گزرتا ہوا آگے بڑھا زینوں پہ کھڑے مرد سے سیگریٹ مانگا۔"میں ایک وقت پہ چار سیگریٹ ساتھ پیتا ہوں۔ سمجھ آئی؟"نئی فرمائش درج کروا کر اس نے شادان کی طرف دیکھا۔

"اور بھائی؟کیسا ہے؟درد ہو رہا ہے؟"شادان نے کوئی جواب نہ دیا۔"مجھے پہلے ہو رہا تھا اب نہیں۔میرا خیال ہے ہم آہستہ آہستہ عادی ہو جائیں گے۔تمھیں کیا لگتا ہے زبرج؟"اس نے گول سیاہ آنکھوں سے زبرج کو دیکھا۔اس نے جواب نہ دیا۔اسکے الفاظ ڈالر کی قیمت کی طرح بھاری تھے۔

حسن کی چلتی زبان تب رکی جب بہرام نے چار سیگریٹ اسکی طرف بڑھائے۔حسن نے مسکرا کر سیگریٹ اسکے ہاتھ سے لئے،پھر چونک گیا۔

"اتنے بڑے ہو گئے ہو تمھارے پاس اپنے سیگریٹس نہیں تھے؟"

"میں نے چھوڑ دیا ہے۔"وہ بے رخی سے کہہ کر ماچس نکال کر تیلی جلانے لگا۔حسن کی شاطر آنکھیں چمک اٹھیں۔وہ آگے کو ہوا۔

"کیوں چھوڑا؟لڑکی کے کہنے پہ؟"رازداری سے پوچھا۔بہرام نے بغیر کچھ کہے چاروں سیگریٹ کو ایک ساتھ شعلہ دکھایا۔"مفت مشورہ ہے۔لے لو یہ سیگریٹ چھڑوانے والی چرس پہ لگا کر جاتی ہیں۔"

"اے . . بکواس بند کرو۔منگیتر ہے میری میں . . . . . " اسکے اگلے الفاظ اسکی منہ میں رہ گئے۔حسن سلطان نے اسے گردن سے دبوچ کر نیچے گرایا اور اسکی ہتھیلی پہ چاروں جلتے ہوئے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

سیگریٹ رکھ دیئے۔بہرام تکلیف سے بلبلانے لگا۔حسن انہی سیگریٹس کو اسکی پوری ہتھیلی پہ پھیرنے لگا۔زخرف،زبرج ، منہ کھولے بے یقینی سے اسے دیکھتے رہے۔البتہ شادان نے اپنی جگہ سے اٹھ کر برق رفتاری سے اپنا گھٹنہ بہرام کی گردن پہ رکھ دیا۔اسکا سانس اٹکنے لگا تھا۔اسکے لوگ فوراًاسکی اور بھاگے۔مگر اسکی کلائی اچھی خاصی جل چکی تھی۔

"مجھے مارو گے تم؟حسن سلطان کو مارو گے تم؟"وہ غیر انسانی آنکھیں لئے اس پہ غرا رہاتھا۔بہرام کے اوپری زینوں پہ کھڑے ساتھی بھی اسکی اور بھاگے۔وہ اسکی ہتھیلی کو پوری طرح جلا چکا تھا۔

بہرام کے ساتھیوں نے گھسیٹ کر حسن کو اس سے دور ہٹایا۔مگر شادان نے پوری قوت سے اپنا گھٹنہ بہرام کی ناک پہ دے مارا۔وہ یہ سب بس حسن کا ساتھ دینے کے لئے کر رہا تھا۔اسے یقین تھا اس کی بعد وہ حسن کو چھوڑتے نہیں،اور وہ اکیلا پٹتا رہے اسے گوارا نہیں تھا۔کیوں؟یہ اسے خود بھی نہیں معلوم تھا۔

تھوڑی دیر بعد بہرام کے لوگ اسے چھڑوا چکے تھے۔حسن اور شادان کے چہروں پہ دو سے تین مکوں کی برسات بھی ہو چکی تھی۔اب وہ دونوں گدے پہ گرے ہوئے گہری لمبی سانسیں لے رہے رہےتھے۔زخرف اور زبرج انہی بندھے ہوئے ہاتھوں سے انکے قریب گھٹنوں کے بل آ کربیٹھے۔زخرف کا بس نہیں چلتا تھا وہ انکا گلا اپنے ہاتھوں سے گھونٹ دے۔وہ ایسی سنگین صورتحال میں ایسی غیر سنجیدگی کا مظاہرہ کیسے کر سکتے تھے؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"تمہارا دماغ خراب واراب تو نہیں ہوگیا ہے؟وہ تمہیں کتنا برا مار سکتا ہے تمھیں اندازہ بھی ہے؟"وہ حسن کو ڈپٹنے لگی۔پس منظر میں بہرام حسن کو ماں بہن کی گالیاں نکال رہاتھا۔اسکے ساتھی بڑی مشکل سے اسے سنبھال رہے تھے۔اسکا ہاتھ جل رہا تھا اوہ خدایا اسکی روح تک جل رہی تھی۔اسکی ہر گالی کے جواب میں شادان چار گالیاں مذید دے رہا تھا۔

"تو اس نے مجھے کیوں مارا؟میرے بازو پہ گولیاں لگی تھی لیکن اس نے میرا پلستر اتار کر پھینک دیا۔یہ مجھے دوبارہ ہاتھ لگائے میں اسے دوبارہ ماروں گا۔"حسن بلند آواز میں بولا۔اسکے انداز میں ضدی پن تھا۔

اور تمھیں لگتا ہے اس پہ یہ تمہاری ذرا سی مار اثر کر جائے گی؟"

"او بی بی . . . وہ فلمیں ہوتی ہیں۔جہاں مرد کو درد نہیں ہوتا۔اصل زندگی میں مرد کو سوئی بھی چبھ جائے تو دس دن ماں کے پلو میں چھپ کر روتا ہے۔"وہ ہنوز اپنی ڈھٹائی پہ قائم تھا۔"حسن سلطان کو مارے گا ہنہہ۔"

زخرف اس سے عاجز آنے لگی۔اس نے مدد طلب نظروں سے زبرج کو دیکھا۔"تم ان دونوں کو سمجھاؤ پلیز۔"

زبرج نے ٹھنڈی برف نظروں سے ان دونوں کو دیکھا۔"جب تم دونوں کا یہ پلان تھا تو مجھے شامل کیوں نہیں کیا؟"اس کا اشارہ اپنے بندھے ہوئے ہاتھوں کی طرف تھا۔"اگر میں بھی ہوتا تو ہم ان لوگوں کو چلنے جیسا نہ چھوڑتے۔"حسن اسکی بات پہ مسکرایا۔زخرف نے بے یقینی سے اسے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

دیکھا۔یعنی وہ گٹھ بندھن جوڑنا چاہتا تھا؟وہ اسے یونہی بے یقینی سے دیکھتی رہی۔پھر وہ رکی،وہ تینوں ایک جیسے ہی تو تھے۔اس وقت اسے شدت سے زلطان یاد آیا۔

"تم تینوں سدھر نہیں سکتے ناں؟ٹھیک ہے اب پٹتے رہو۔اللہ کرے یہ لوگ تمہاری ٹانگیں توڑ دے۔"وہ غصے سے کہتے ہوئے اٹھ گئی۔اور واپس اپنی کرسی پہ جا کر بیٹھ گئی۔بہرام زخمی شیر کی طرح یہاں سے وہاں چکر کاٹ رہا تھا۔ہاتھ پہ آئنٹمنٹ لگا لی تھی،مگر وہ جل رہا تھا۔اسکا واقعی دل کررہا تھا ماں کے پلو میں چھپ کر رو آئے۔کونسا کسی نے دیکھ لینا تھا۔مگر غضب تو یہ تھا کہ اسکی ماں اپنی ماں سے ملنے گاؤں سے باہر گئی تھی۔

دوسری طرف حسن اب سیدھا اٹھ کر بیٹھا۔ماتھے پہ بل اب بھی تھے۔زبرج اور شادان بھی اسکے ساتھ بیٹھے تھے۔گدا نہ ہو جیسے انکے والدین کا بھیجا ہوا ترکہ ہو۔ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے تنی ہوئی گردن کے ساتھ وہ سامنے بہرام کو تڑپتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔

"جب تم لوگوں کے اندر اغوا کاری کے بنیادی ایٹیکٹس تک نہیں تھے تو تم لوگوں نے یہ کام شروع کیوں کیا؟"چہرہ سنجیدہ،سوال سیدھا بہرام سے۔جس نے رخ موڑ کر اپنے غصے کو کنٹرول کیا۔حسن نے افسوس سے نفی میں سر ہلایا۔

"معذرت مگر اس attitude کے ساتھ تم کڈنیپنگ کی فیلڈ میں آگے نہیں جا سکتے۔تمہارا مستقبل ہے ہی نہیں آگے۔ attitudeدیکھا ہے اسکا؟"آخری بات اس نے زبرج کو دیکھ کر پوچھی۔وہ کیا جواب دیتا۔روٹی کی طرح سیک دیا تھا بیچارے کو۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"ہر اغوا کار اپنے hostage کو کھانا لا کر دیتے ہیں۔تم نے دیا؟"وہ انگلی اٹھا کر اسکی جرح پہ اتر آیا تھا۔"اب ہم جیسے خاندانی لوگ کو مانگ کر کچھ نہیں کھاتے انکا کیا؟"

"اسے چپ کروا لو ورنہ آج اسکا لاش جائے گا یہاں سے۔"بہرام غصے سے پاگل ہوا۔شادان نے ایک کمینی نظر سے اسے دیکھا۔

"دس سال میں ہم چار لوگ اسے چپ نہیں کروا سکے تم کس کھیت کے بانس ہو۔"

"کھیت کی مولی نہیں ہوتا؟"حسن نے اپنی جنرل نالج میں اضافے کے لئے پوچھا۔

"ہوتی ہوگی لیکن اسکی شکل ہے مولی والی؟"شادان جل کر بولا،اسی پل بہرام نے آگے بڑھ کر اسے مکا مارنا چاہا مگر حسن بیچ میں آگیا۔

"نہ نہ نہ تشدد نہیں۔منہ سے بات کرو جیسے میں کر رہا ہوں۔"وہ شادان کے آگے تن کر کھڑا تھا۔جیسے ایک ماں مرغی اپنے بچے کو پروں میں سمیٹ لیتی ہو۔بہرام نہ چاہتے ہوئے بھی پیچھے ہوگیا۔**(ہاتھ میں جلن بڑھ گئی۔)**

"ہمیں یہاں آئے ہوئے چوبیس گھنٹے ہونے والے ہیں۔اور کسی نے ہم سے پانی کا گلاس تک نہیں پوچھا ایسے ہوتی ہے کڈنیپنگ؟یہ حال ہے ابھی سے تو آگے جا کر کیا کر لو گے تم؟میں تمھیں بتا رہا ہوں اس فیلڈ میں تمہارا کوئی اسکوپ نہیں ابھی بھی وقت ہے سدھر جاؤ اور . . . ."وہ اور بھی بہت کچھ بول رہا تھا مگر بہرام نے اسی پل اسکے منہ پہ ڈھیر ساری ٹیپ لگا دی۔حسن

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

تڑپ کر رہ گیا۔یہ وار کاری تھا۔وہ غوں غاں کی آواز بھی نہ نکال سکا۔اسکی آنکھیں بے یقینی سی کھلی رہ گئیں۔

بہرام تو بہرام حسن سلطان کے اپنے ساتھیوں نے بھی اسکا منہ بند ہونے پہ شکر کا کلمہ پڑھا تھا۔اب وہاں سکون تھا،ڈھیر سارا سکون۔

وہ بار بار اپنی گردن نفی میں ہلا رہا تھا۔کوئی کھولو اس بیچارے کا منہ۔

"موجودہ وقت۔"

"صبح ساڑھے سات بجے۔"

زلطان صفدر اس چہرے کے ساتھ واپس نہیں آیا تھا جس کے ساتھ وہ گیا تھا۔اسکی آنکھیں خالی تھیں۔بلکل خالی۔اسکا ہر ہر تاثر یہ گواہی دیتاتھا کہ کوئی انہونی ہونے والی ہے۔اسکے پیچھے دو اور لوگ بھی زینے اترتے ہوئے آئے تھے۔

حنزلہ اور اسکے ساتھ بہرام۔وہ دونوں آئے تو اسیر خودبخود کھڑے ہو گئے۔شادان بے قرار سا اٹھ کر آگے آیا،مگر حنزلہ کی سپاٹ نظریں اسے کچھ کہنے سے باز رکھے ہوئے تھیں۔اسکے قدم وہیں رک گئے تھے۔وہ تہہ خانے کے وسط میں آ کر کھڑی ہو گئی۔۔اس کے ہاتھ میں ایک ٹیب

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

تھا۔جس پہ چند بٹن دبا کر اس نے ان پانچ لوگوں کے آگے کیا۔وہ پانچوں آنکھیں سکیڑے،آگے کو ہوئے۔انکی دھڑکن بڑھ گئی تھی۔انکی آنکھیں کچھ نا قابل یقین دیکھنے کو تیار ہوئیں۔

"دوست . . . چائے ناردرن ایریاز . . کیا تم نے زندگی سے کچھ زیادہ مانگا ہے؟"

وہ ان پانچوں کی تصویر تھی۔جس میں وہ ونگ چارم میں بیٹھے تھے۔ہاتھ میں کافی کے مگ تھے۔مگر بیک گراؤنڈ بدل چکا تھا۔یکسر تبدیل۔وہاں اب کسی شمالی علاقے کا منظر تھا۔اسیران ایک لمحے کے لئے کچھ سمجھ نہ سکے۔مگر اسی پل انکی نظر آگے لکھے الفاظ پہ پڑی۔

"سات روزہ ٹرپ۔..دنیا سے دور .دوستوں کے ساتھ۔"

"یہ پوسٹ تم سب کے انسٹا گرام اور ٹوئیٹر پہ چلا دی گئی ہے۔تمھارے فونز ہمارے قبضے میں ہیں۔تمھیں آنے والی ہر کال کا جواب ہمارا ایک ڈبنگ آرٹسٹ دیتا ہے۔یقین کرو وہ بہت ٹیلنٹڈ ہے۔"حنزلہ بول نہیں رہی تھی وہ کھڑے کھڑے ان پانچ لوگوں کے قادموں سے زمین نکال رہی تھی۔اس نے چند سیکنڈز کے اندر اندر ان پانچ لوگوں کے سر سے آسمان کھینچ لیا تھا۔کوئی عتاب ہو تو پھر حنزلہ احمد زئی جیسا ہو۔"دنیا کے لئے تم ایک ٹرپ پہ جا چکے ہو۔تمھارے گھر والے بھی اس بات پہ یقین کر چکے ہیں سو اب . . . . "وہ مسکرائی۔اسکی مسکراہٹ سے خوف آتا تھا۔اور ان پانچ لوگوں نے اپنے ارد گرد خوف پھیلتا محسوس کیا۔

" the game begins now۔دنیا تمھیں بھول گئی ہے۔اب تم ہمارے مہمان ہو،خاندان بھی،اور hostage بھی۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"پخیر راغلے۔"وہ دونوں پٹھان مسکرا کر بولے۔اور اگلے چند لمحوں میں وہ زینے چڑھتے جس طرح آئے تھے اسی طرح باہر بھی نکل گئے تھے۔انکے عقب میں اب وہ انسان نہیں ریت کے پتلے چھوڑ کر چلے گئے تھے۔زلطان دھیرے دھیرے دیوار کے ساتھ لگتا ہوا نیچے بیٹھتا چلا گیا۔اسکی آنکھوں میں اپنے اغوا کے کئی گھنٹے بعد خوف آیا تھا۔چہرہ سفید پڑا تھا۔زور گڑھ آنے کے پورے ساڑھے بارہ گھنٹے بعد اسے پتہ چلا تھا وہ پھنس چکا ہے۔ایک ایسے رسن دار میں جس سے رہائی ناممکن نظر آتی تھی۔

"دنیا مجھے بھول گئی؟"اسکے لب پھڑپھڑائے۔آنکھیں ایک نقطے پہ ساکت ہو گئیں۔

زخرف نے بے اختیار دیوار کا سہارا لیا تھا۔"میرے خاندان کو میں یاد نہیں؟"اسکی آواز کہیں دور سے آتی تھی۔

شادان کی ٹانگوں نے اسکا بوجھ اٹھانے سے انکار کر دیا اور وہ گھٹنوں کے بل فرش پہ گرا تھا۔وہ واقعی گرا تھا۔"لوگ میری آواز بھول گئے؟"

حسن سلطان نے جھک کر دونوں ہاتھ گھٹنوں پہ رکھ لئے۔کمر جیسے چٹاخ سے ٹوٹ گئی ہو۔اسکا اگلا ہاتھ زمین پہ پڑا تھا اور وہ بیٹھ گیا۔گرنے کے سے انداز میں بیٹھ گیا۔اسکی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر فرش پہ گرے۔"کوئی میرے لئے نہیں آئے گا؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

زبرج کھڑا تھا۔اسکی آنکھوں میں بے یقینی تھی۔ٹانگیں لرز رہی تھیں لیکن وہ کھڑا تھا۔وہ نہیں ٹوٹ سکتا۔ہاں وہ خوشیاں خود پہ حرام کر لینا چاہتا تھا،وہ مرنا چاہتا تھا لیکن موت سامنے آئے تو سورما بھی خوف کھا جاتے ہیں۔

"یہ جھوٹ بھی تو ہو سکتا ہے۔وہ ہمیں توڑنا چاہتے ہیں۔یہ جھوٹ ہے۔"دور اندر اسے معلوم تھا یہ جھوٹ نہیں۔مگر گرنے کے لئے اسے مذید دلائل چاہیے تھے۔اسکا دل مارے خوف کے سکڑ رہا تھا۔

"یہ سچ ہے۔"زلطان صفدر کی آواز بھربھری تھی۔خالی،خوف زدہ۔اعتراف کرتی ہوئی۔

"اس نے مجھے گھر دکھایا ہے۔میں نے وہ دیکھا ہے جو تم لوگ نہیں دیکھ سکے۔میں نے ہمارا انت دیکھا ہے۔"وہ جیسے بڑبڑا رہا ہو۔یوں جیسے اب بھی اپنی بینائی پہ یقین نہیں آ رہا ہو۔

"وہ پلاننگ کے ساتھ آئے ہیں۔اس نے مجھے سات کمرے دکھائے میں نے وہ کمرہ دیکھا جس میں انہوں نے پلان بنایا تھا۔وہاں دیواروں پہ نوٹس ہیں۔وہ تاریخیں سات ماہ قبل کی ہیں۔وہ واقعی سات ماہ سے ہم پہ نظر رکھے ہوئے ہے۔"زلطان کی آواز کسی کھائی سے آتی تھی۔اسکے لہجے میں لرزش بھی تھی۔"یہ گھر استعمال نہیں ہوتا رہا میں نے سب دیکھا ہے کارپٹ،صوفے،برتن کچھ بھی "فٹ "نہیں ہے۔یہ ایک جال ہے جس میں ہمارے لئے پھندے کس دیئے گئے ہیں۔گودام میں کھانے پینے کے سامان اسٹور کئے گئے ہیں۔یعنی ہم اگلے کئی دن یہیں رہنے والے ہیں۔یہاں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

ایک کمرہ ہے . . اس کمرے میں اس وقت ہمارے گھر،ورک پلیس،اور گاڑیوں کی سی سی ٹی وی فوٹیج ہے۔"

وہ ایک لمحے کو رکا۔آنکھوں سے زندگی کی رمق جیسے ختم ہو گئی ہو۔"ہمارے فونز یہاں نہیں ہیں،ہمارے گھر پہ اطلاع دینے کے بعد انہوں نے فونز کی لوکیشن بدل دینے کے لئے ہمارے فون کسی آدمی کو دے دیئے ہیں۔اور وہ انسان اس وقت اسی لوکیشن پہ ہے جو لوکیشن ہماری تصاویر میں ہے۔"

"تمھیں کیسے پتہ ہمارے فونز کہاں ہیں؟"شادان بے قراری سے بولا۔

"سکرینز پہ ان کی لوکیشن آ رہی ہے۔جبل خان نے خود بھی بتایا وہ کوئی چیز راز نہیں رکھ رہا۔اس نے مجھے ایک ایک چیز،ایک ایک جگہ دکھائی ہے تاکہ میں اس سے خوف کھاؤں۔تاکہ تم سب اس سے خوف کھاؤ۔وہ خوف کھانے کے قابل ہے۔۔"

"لیکن یہ سب کیوں؟وہ یہ سب کس لئے کر رہا ہے؟"زخرف کے لہجے میں جھنجھلاہٹ تھی۔خوف تھا۔

"تاکہ اگر ہم یہاں سے جانے کے بعد انکے خلاف بیان دینا چاہیں تو ہمارے پاس کوئی ثبوت نہ ہو۔وہ اتنا عرصہ ہمیں دیکھتا رہا اور ہمیں پتہ بھی نہیں چل سکا؟"حیرت سی حیرت تھی۔زلطان صفدر اپنی انتیس سالہ زندگی میں اتنا بےبس کبھی نہیں ہوا تھا۔"کیفے کی سی سی ٹی وی فوٹیج بھی غائب ہے دو دن سے انکا کیمرہ خراب تھا۔فورس انٹری کا ہر سائن انہوں نے مٹا دیا ہو گا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"we are trapped .."

شادان چند لمحے سوچتا رہا۔وہ اضطرابی کیفیت میں اپنے ناخن چبا رہا تھا۔ہر کوئی اپنی اپنی جگہ سن تھا،ساکت تھا۔گاؤں کے چند اجڈ گنوار انہیں اتنے برے طریقے سے کیسے پھنسا سکتے تھے۔نا قابل یقین۔وہ پاکستان کے پانچ ذہین گِدھ تھے ماس نوچنے کے تمام طریقوں سے واقف۔مورخ لکھے گا کہ زور گڑھ سے ایک انسان تھا،ایسا انسان جس نے گِدھوں کو نوچ کھایا تھا۔

"ایک آئیڈیا ہے۔"زبرج کے کہنے پہ ہر ایک کی آنکھیں امید سے چمکیں۔"ہم انکی بات مان لیتے ہیں۔زیادہ سے زیادہ کیا چاہتے ہیں وہ؟ایک ویڈیو بنانی ہے ناں بنا دیتے ہیں۔ہماری فیملی سے کہنا ہے کہ طاقت کے زور پہ انکا کیس کھلوائے کھلوا دیتے ہیں۔اور جب ہم یہاں سے جائیں گے تب ہم اپنی بات سے مکر جائیں گے۔ہم کہہ دیں گے ہمارے ساتھ زبردستی ہوئی تھی۔ہمیں اغوا کیا گیا تھا۔"وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور گھٹنوں کے بل زلطان کے پاس آ کر بیٹھا۔"ہمیں یہاں سے نکلنا ہو گا زلطان۔یہ جگہ،یہ قید یہ ہمیں مار دے گی۔صرف ایک ویڈیو اور ہم آزاد ہم۔۔۔"

"وہ ویڈیو ہماری آزادی نہیں قید کی ضمانت ہو گی۔"اسکے لہجے میں تکان تھی۔"اس ویڈیو کے بعد ہم یہاں سے جا نہیں سکتے۔یہاں تک کہ انکو انکا حق نہ مل جائے۔وہ ہمیں یہاں سے جانے نہیں دیں گے مجھے معلوم ہے،میں نے وہ دیکھا ہے جو تم نے نہیں دیکھا۔تم وہ نہیں جانتے جو میں جانتا ہوں۔"زلطان صفدر کا حوصلہ ٹوٹنا باقی چار کی کمر توڑ رہا تھا۔"جب ویڈیو بن کر سوشل میڈیا پہ آجائے گی وہیں سے اصل کھیل شروع ہو گا۔وہ ہمیں یہاں سے جانے نہیں دیں گے بلکہ ہمیں

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

یہیں سے بیٹھ کر اپنی فیملی اور لوگوں کو آپریٹ کرنا ہوگا۔وہ نہ جانے کتنے دن ہمیں یہاں رکھنے والے ہیں ۔۔"

"سات دن . . . "زخرف کی آواز اسکی اپنی نہیں لگتی تھی۔"وہ سات ماہ سے ہم پہ نظر رکھے ہوئے ہیں۔ہمارے اغوا کا وقت شام کے سات ہے۔اس نے تمھیں گھر میں سات کمرے دکھائے،کل سات جنوری تھا آج سے چھ دن بعد میری شادی ہے،چھ دن بعد تمہیں کاغذات کاغذات نامزدگی جمع کروانی ہے،چھ دن بعد شادان کو احمد خان **(طالبان گروپ کا ایک لیڈر جو شادان کی چھ ماہ کی جدوجہد کے بعد اسے انٹرویو دینے پہ راضی ہوا تھا۔)**چھ دن بعد حسن کے کیریئر کے سب سے بڑے کیس کی سنوائی ہے،چھ دن بعد زبرج کی اینجیو اسے یو این کی ایک میٹنگ میں بھیج رہی ہے۔یہ اسکی زندگی کا سب سے بڑا چانس ہے۔ساتواں دن،صرف ایک دن نہیں ہوگا۔"

"ساتواں دن . . بربادی ہوگا۔"حسن سلطان بے حد دھیمی آواز میں بڑبڑایا۔

"ساتواں دن آسان نہیں ہوگا۔"زبرج کی آنکھیں تاریک ہو گئیں۔

"ساتواں دن نہیں آنا چاہیے۔"شادان کو خوف آیا۔

زلطان چپ رہا۔بلکل چپ۔وہ لڑ نہیں سکتا تھا،وہ سیاست نہیں کر سکتا تھا۔وہ اسکے ہر داؤ پیچ سے واقف تھے۔وہ اسے سات ماہ سے جانتے تھے۔اسکے حوصلے بھربھری ریت کی مانند بکھر گئے۔وہ اب کچھ نہیں کر سکتا تھا یہ خیال ہی اسے ساکن کئے دیتا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"ہمیں انکا کہا مان لینا چاہیے۔پھر ہم ان سے منت کر لیں گے،بات کر لیں گے کہ پلیز ہمیں جانے دیں۔کم از کم چھ دن بعد تو وہ ہمیں جانے دیں گے ناں۔"زخرف زور دے کر بولی۔منگنی ٹوٹ گئی تھی۔مگر وہ شادی نہیں توڑ سکتی تھی۔اسے یہاں سے نکلنا تھا۔

"تمھیں لگتا ہے اگر یہاں ہم انکی حمایت کا اعلان کریں گے تو اگلے دن یہاں سے جا کر اپنی بات سے پھر سکتے ہیں؟"شادان کے انداز میں کاٹ تھی۔"میری ایک کریڈ بلیٹی ہے۔تین سال سے میں ملک کا سب سے قابل یقین آدمی ہوں۔جب شادان جھوٹ بھی بولے تو لوگ سچ سے زیادہ یقین کرتے ہیں۔میں اپنی امیج مر کر بھی برباد نہیں کروں گا۔زور گڑھ والے چاہے مجھے مار دیں،میں کوئی ویڈیو نہیں بناؤں گا۔"اٹل،آخری فیصلہ۔لوگوں کی ستائش وہ کسی قیمت کھو نہیں سکتا تھا۔

"میں یو این کے سب سے بڑے سالانہ اجلاس کا حصہ بننے والا ہوں جہاں منبر پہ کھڑے ہو کر لوگوں کے حق کے لئے بات کروں گا۔چاہے جو مرضی کہہ لو ہم سب جانتے ہیں زور گڑھ وکٹم ہے۔سات دن بعد میں اپنے ملک میں ہوتے ظلم کو چھوڑ دوسروں کے لئے بولوں گا تو لوگ زبرج شاہنواز کے منہ پہ جوتا ماریں گے۔میں کوئی بیان نہیں دے رہا۔"اسکی رائے حتمی تھی۔بازو گھٹنوں کے گرد پھیلائے اسے خوف آیا۔منصب پہ بیٹھ کر سچ کہنے کا خوف۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"میری سیاست جھوٹ اور دھوکہ دھڑی کے خلاف ہے۔میری سیاست غربت کی چکی میں پستے،انصاف نہ ملنے والے لوگوں کے نام ہے۔میں سر پہ زور گڑھ کی نا انصافی کا بٹہ لے کر نہیں گھوم سکتا۔یہ مجھ سے نہیں ہو گا۔"

حسن خاموش رہا۔وہ زخرف کوش دیکھ رہا تھا۔جسکی آنکھوں میں پانی بھرتا جا رہا تھا۔وہ ہرٹ لگتی تھی۔اسکی شادی ٹوٹ جائے گی؟کیا اتنی آسانی سے؟۔حسن نے اسکے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھا۔

"ہم . ہم کچھ کر لیں گے زخرف۔تم فکر کیوں کرتی ہو؟"اسے فکر سی ہوئی۔اسی پل زلطان نے بھی گردن ترچھی کر کے اسے دیکھا۔

"کوئی کچھ نہیں کرے گا۔کسی کو کوئی فکر نہیں ہے میری شادی ٹوٹتی ہے تو ٹوٹ جائے۔"

"اتنا پسند ہے وہ تمہیں؟"شادان کے لہجے میں کاٹ تھی۔کئی سال کا بھرا ہوا غصہ اب بھی ختم نہیں ہوا تھا۔

"بات پسند نا پسند کی نہیں ہے شادان۔"وہ چیخ پڑی۔"میری منگنی ٹوٹ گئی تھی۔میری شادی بھی تڑوانا چاہتے ہو؟میں سوشل میڈیا کا ہاٹ ٹاپک نہیں بننا چاہتی۔"

"تو ٹوٹ جائے کیا فرق پڑتا ہے۔تمھارے لئے مردوں کی کمی نہیں ہے۔"وہ ایک بار پھر اسی انداز میں بولا۔زلطان بس کہیں بھی،ذرا سی بھی ایک خوشی،تفکر کی جھلک زخرف کے چہرے ہ تلاشتا رہا۔مگر وہ ناکام رہا۔کیاوہ ایک کھوکھلے تعلق میں بندھنے جا رہی تھی؟

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"تم اپنے مشورے اپنے پاس کیوں نہیں رکھتے ہاں؟اگر تمہیں میری اتنی ہی پرواہ ہے تو یہاں سے نکلنے کے بارے میں سوچو۔"اس نے پنی آنکھیں رگڑ کر صاف کیں۔"سات ماہ وہ لوگ سات ماہ ہمارے اتنے قریب رہےاور ہمیں معلوم ہی نہیں ہو سکا۔کوئی سات ماہ کسی کو فریب کیسے دے سکتا ہے؟"

"کسی اپنے کو ساتھ ملا کر۔"زبرج شاہنواز کی بات پہ وہ کہتے کہتے رک گئی۔باقی تینوں نے بھی سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔"کوئی غیر سات ماہ فریب نہیں دے سکتا مگر کوئی اپنا دے سکتا ہے۔"

"تم کہنا کیا چاہتے ہو۔"زلطان نے اسے ٹوکا۔زبرج مسکرایا۔طنزیہ،کھوکھلی،عجیب مسکراہٹ۔

"we have a mole among us"

ہر کوئی اپنی اپنی جگہ ساکت ہوگیا۔ہر کسی کی نظریں ایک ہی پل میں بے گانہ ہوئیں۔وہ سب ایک دوسرے کے لئے بیٹھے بیٹھےایک دوسرے کے لئے غیر ہو گئے۔تہہ خانے نے ایک اور راز اپنے سینے میں قید کر لیا۔کیا تہہ خانہ اس غدار سے واقف تھا؟کیا تہہ خانہ اس غدار کا محافظ تھا؟

آٹھ جنوری۔

صبح آٹھ بجے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

دیوار پہ نصب سکرینز کی روشنیوں میں اسکا چہرہ قدرے نیلاہٹ کا شکار تھا۔کمرہ خالی تھا۔سوائے اس ایک نفوس کی موجودگی کے۔وہ پوری طرح سے اپنے کام میں محو تھا۔کافی کے دو مگ ہاتھ میں لئے حنزلہ اندر داخل ہوئی تو جبل خان نے مڑ کر اسے دیکھا۔وہ سنجیدگی سے اسکے ساتھ والی کرسی پہ آ کر بیٹھی۔کافی کا مگ میز پہ رکھا،بالوں کو جوڑے میں باندھ کر ان میں ایک پنسل اٹکائی اور کانوں پہ آلے چڑھا لئے۔یہ سارا وقت جبل اسے دیکھتا رہا۔

"شادان کو کیسے جانتی ہو تم؟"

کی بورڈ پہ حنزلہ کی انگلیوں کی رفتار سست پڑی۔چہرے پہ سایہ سا لہرایا۔جھوٹ،بات گھما لینا بے کار تھا۔جبل خان سے وہ جھوٹ نہیں بولتی تھی۔کبھی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔

"تین سال پہلے کیفے میں ملا تھا۔جب میں رائٹنگ کورس کر رہی تھی۔"

"پھر کیا ہوا؟"جبل اسے نہیں دیکھ رہا تھا۔وہ سکرین پہ چلتی تہہ خانے کی فوٹیجز دیکھ رہا تھا۔

"اس نے میرے کنٹیکٹس خراب کرنے کی کوشش کی تھی،بعد میں معذرت بھی کی اور مدد بھی۔مگر مجھے انتقام چاہیے تھا۔"وہ کھٹاکھٹ ٹائپ کرتی رہی۔تاثرات ہنوز سپاٹ رہے۔

"بات اتنی بڑی تو نہیں ہوگی؟انتقام ایک بہت بڑا جذبہ ہے۔نہیں؟"

حنزلہ کے تاثرات میں پہلی بار دراڑ آئی۔حلق خشک ہونے لگا۔اس نے گرم گرم کافی اپنے حلق میں اتاری۔"ہماری روز ملاقات ہوتی تھی۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"ہو جاتی تھی یا تم کرنا چاہتی تھیں؟"

"مجھے معلوم تھا وہ روز اسی کیفے میں آتا ہے۔میں نے کبھی اسے جتایا نہیں لیکن ہاں میں اسکے لئے وہاں جاتی تھی۔"اس نے کہہ کر جبل کے تاثرات جانچنے چاہے۔مگر اسکا چہرہ خالی تھا۔

"پھر کیا ہوا؟"وہ کچھ دیر بعد بولا۔

"کچھ نہیں ہم تین ماہ اسی کیفے میں ملتے تھے۔وہ اچھا ریڈر تھا۔میں اس سے اپنی کہانیوں کے متعلق مشورے لیتی تھی۔وہ دیتا تھا۔میں کئی بار اس سے اپنا ڈرافٹ پڑھواتی تھی۔وہ پڑھ کر چن چن کر کیڑے نکالتا تھا۔تعریف کرتا تھا۔میرے لئے وہ بس ایک ریڈر تھا بھائی۔"سخت سردی میں نہ جانے کیوں اسے ٹھنڈے پسینے آئے۔

جبل اپنی جگہ سے اٹھا۔ذرا فاصلے پہ رکھے میز کی طرف آیا اور کیتلی سے اپنے لئے قہوہ کپ میں بھرنے لگا۔"تمہیں لگتا ہے صرف ایک "**ریڈر**"اپنے آفس،کام،فائلز چھوڑ کر تمہارا مسودہ پڑھنے آتا تھا کیونکہ وہ صرف ایک ریڈر تھا؟"لڑکی کی آنکھوں میں جھنجھلاہٹ اتری۔ہاتھ تیزی سے ٹائپ کرنے لگے۔وہ اس کھٹ کھٹ کی آواز میں جبل کی آواز نظر انداز کرنا چاہتی تھی۔

"وہ کسی محلے کے گھر میں رہنے والا عام سا ریڈر نہیں تھا۔وہ سید شادان شاہ تھا۔وہ تمھارے کرداروں کے لئے نہیں،تمھارے لئے آتا تھا۔ایک لکھاری ہو کر تم لوگوں کو پرکھ نہیں سکیں؟"وہ واپس اپنی جگہ پہ آکر بیٹھا۔اب کے دلچسپی سے اسے دیکھا۔"یا پھر ایک لکھاری میرے ساتھ الفاظ کے رد و بدل سے کام لے رہی ہے؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

حنزلہ خاموش رہی۔

"تم نے اس سے کس چیز کا انتقام لیا؟اپنے کنٹیکٹس خراب ہونے کا۔یا اسکے سید شادان ہونے کا۔؟"

اس نے ٹائپنگ چھوڑ دی۔تاثرات پہ بند بٹھانا اب بس میں نہ رہا۔اب وہ جبل خان کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔"مجھے دو ماہ بعد پتہ چلا تھا وہ کس کا بیٹا ہے۔میں پہاڑوں کی بیٹی ہوں،انہیں گرانے والوں کے ساتھ تعلق نہیں رکھ سکتی تھی۔اس کے باپ نے زورگڑھ کا اثاثہ چرانے والوں کا ساتھ دیا،یہ اسکا کام تھا۔میں نے پہاڑوں سے وفاداری کی یہ میرا فرض تھا۔"

"پہاڑ تو دلاسا اور چھاؤں دیتے ہیں۔تم نے اس پہ پتھر کیوں لڑھکا دیئے؟"وہ اسکی آنکھوں میں جھانک کر بولا۔

"پہاڑوں کو اپنا حساب کرنا خوب آتا ہے،جو جس شے کا مستحق ہو اسے وہی ملتا ہے۔"

جبل چند لمحے اسکے چہرے کو تکتا رہا۔"پسند کرتا ہے وہ تمھیں۔؟"

"جو میں نے اسکے ساتھ کیا ہے وہ نفرت کرتا ہوگا مجھ سے۔"اس نے وثوق سے کہا۔دل میں کہیں ہوک اٹھی تھی۔

"کیا یہی وہ دلاسا ہے جو تم تین سال سے خود کو دے رہی ہو؟"حنزلہ کے چہرے کا رنگ ایک پل میں تبدیل ہوا تھا۔کسی نے اسکی چوری پکڑ لی تھی۔"کیا تم نے اس سے رابطہ صرف اس لئے نہیں کیا کیونکہ تمھیں لگا تھا وہ تم سے نفرت کرتا ہے ؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"وہ مجھ سے نفرت کرتا ہے مجھے یقین ہے۔" دلیل کمزور تھی۔

"تین سال پہلے کیا کرتا تھا؟" سوال اتنا اچانک تھا کہ وہ ایک لمحے کے لئے سن پڑ گئی۔

"شاید . . محبت؟" الفاظ اسکا ساتھ نہیں دے رہے تھے۔وہ جزبز ہوئی۔

"اگر وہ "**واقعی**" تین سال پہلے محبت کر بیٹھا تھا تو وہ نفرت نہیں کر سکتا۔مرد کا دل بڑا سخت ہوتا ہے،مگر جس کے لئے نرم پڑ جائے پھر اسکے لئے دوبارہ سخت ہونا ممکنات میں سے نہیں۔"

"دلوں کے مرض کے بارے میں آپ بہت جان گئے ہیں؟" حنزلہ نے اسکے چہرے پہ کچھ کھوجنے کی کوشش کی۔مگر ناکام۔

"کاش نہ جانتاہوتا۔" وہ مسکراتے ہوئے بولا۔زخمی مسکراہٹ۔"بعض دفع،بعض معلومات ہماری مرضی سے نہیں آتیں۔چاہے ہم انہیں جھٹلائیں،چاہے رد کریں وہ دل کے ایک کونے میں دبک کر بیٹھ جاتی ہیں۔اور پھر آنکھیں دکھا کر،بڑی دیدہ دلیری سے کہتی ہیں۔اب ہے ہمت تو ہم سے منہ موڑ کر دکھاؤ۔"

"کیا ایسے الہام سے کبھی منہ موڑا نہیں جا سکتا؟" چہرہ ہتھیلی پہ ٹکائے اس نے سوال کیا۔

"اگر الہام محبت کا ہو،تو اسکی تعظیم کی جاتی ہے۔بھلا محبت کوئی منہ موڑنے والی چیز ہے؟" جبل مسکرا کر بولا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"ہر کوئی آپ جیسا مہمان نواز نہیں ہوتا جبل لالہ۔کئی بار کچھ لوگ محبت کو بھی دل سے ٹھوکر مار کر نکال دیتے ہیں۔"

"سہی کہا۔ہر کوئی جبل خان نہیں ہوتا،ہر کسی کے پاس اتنا بڑا دل نہیں ہوتا۔"اس نے کہتے ہوئے اپنے قہوے کے گھونٹ لئے۔وہ سادہ قہوہ نہیں اسے امرت جل لگا۔محبت میں مبتلا انسان کے لئے ذائقے بدل جاتے ہیں۔پھیکی چائے محبوب کے ذکر پہ میٹھی لگنے لگتی ہے۔کورے صاف آسمان پہ قوس قزح نظر آنے لگتی ہے۔اسکے دل سے بوجھ ہٹنے لگتے ہیں،پیروں کے نیچے سے کشش ثقل ختم،اور جسم ہواؤں میں محسوس ہونے لگتا ہے۔جبل خان کے ساتھ ایک لمبے عرصے سے یہی ہو رہا تھا۔

"اب آگے کیا کرنا ہے؟"حنزلہ نے سکرین پہ نظریں جماتے ہوئے پوچھا۔جہاں تہہ خانے کا منظر تھا۔وہ پانچوں فرش پہ بیٹھے تھے۔انکے چہرے پہ ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔وہ جو بات کر رہے تھا جبل سن رہا تھا۔

"آپ کو کیا لگتا ہے وہ پلان" **سیون**" سمجھ چکے ہوں گے؟"

"وہ پانچوں پاکستان کے ذہینٍ گدھ ہیں۔ماس نوچنے کے تمام طریقے انکے لئے بوجھنا مشکل نہیں۔زلطان صفدر گھاک آدمی ہے جتنے اشارے میں نے اسے دیئے ہیں،اور جو چیزیں خاتون دیکھ کر گئی ہیں،یقینا وہ سب جان چکے ہوں گے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"سات دن ایک لمبا وقت ہے۔وہ کوئی عام لوگ نہیں ہیں۔ہم سات دن انہیں رکھ سکیں گے؟"

"اگر ایجنٹ کو لگتا ہے ہم ستر سال تک انہیں یہاں رکھ سکتے ہیں تو مجھے یقین ہے ہم رکھ سکتے ہیں۔مجھے اسکے پلان پہ یقین ہے۔"

حنزلہ نے گہری سانس لی اور اسے دیکھا۔"آپ کو اس پہ اتنا یقین کیوں ہے؟"

"کیونکہ جس کام کے لئے ہم سات ماہ سے خوار ہو رہے ہیں،وہ اسی کام کے لئے چار سالوں سے کام کر رہاہے۔اور ان چار سالوں میں ایک پل کے لئے میں نے اسکا جنون کم ہوتے ہوئے نہیں دیکھا۔وہ ماسٹر مائنڈ ہے۔اسکا دماغ عظیم ہے۔مجھے اسکے دماغ پہ،اس کے پلان پہ اعتبار ہے۔"وہ دوبارہ سکرین کی طرف متوجہ ہو چکا تھا۔

اس نے کافی کا گھونٹ بھرا،پھر جبل سے پوچھا۔"آپ کو کیا لگتا ہے لالہ وہ یہ سب کیوں کر رہا ہے؟"

"اپنے باپ کے سر سے ملامت اتارنے کے لئے۔"جبل خان کا لہجہ مدھم تھا۔"دنیا کے لئے اسکا باپ عظیم تھا۔انسانیت کا علمبردار۔مگر دنیا نہیں جانتی وہ زور گڑھ کا سب سے بڑا گنہگار تھا۔اسکا باپ موت کے کچھ عرصے تک کافی الزامات کی زد میں رہا۔مگر پھر سب تھم گیا۔لیکن ایجنٹ وقت گزرنے کے بعد وہ راز جان چکا تھا جو اسکے باپ نے بھی اسے نہیں بتائے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

اگلے کئی لمحے انکے درمیان خاموشی رہی۔دونوں کو بیک وقت بہت کچھ یاد آیا تھا۔یادیں کمبخت بعض دفع ماضی میں لے جا کر پٹخ دیتی ہیں۔اور یادوں کے پٹخنے کے زخم سیدھے دل پہ لگتے ہیں۔

"اب آگے کیا؟"حنزلہ کے سوال سے معلوم ہوتا تھا کہ پلان سے پوری طرح واقف وہ بھی نہیں۔

"انکو توڑنا ہو گا۔شروعات ہو چکی ہے۔شروعات خاتون سے ہوئی ہے۔"وہ نگاہیں سکرین پہ مرکوز کئے کہہ رہا تھا۔

"لیکن مجھے تو یہ اب بھی ٹوٹے ہوئے لگتے ہیں۔"

"اؤنہوں ابھی نہیں۔ابھی کسک باقی ہے۔ابھی ان سب کے اندر دور کہیں کچھ ہے کوئی بانڈ سا۔خاندان اتنی جلدی نہیں ٹوٹتے۔"

"پھر ہم انہیں کیسے توڑیں گے؟"

"وہ سب "**دنیا**" کے نشے میں دھت ہیں۔مقام،کریڈ بلیٹی،ساکھ،شہرت،روشنی وہ اس سب میں اندھے ہیں۔میں انہیں اندھا رہنے دوں گا۔اورانہیں اشارہ دوں گا کہ انکے اپنے "**خاندان**" کی وجہ سے یہ ان سے چھن رہا ہے۔"

"پھر کیا ہو گا؟"وہ جاننے کے لئے بے چین ہوئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"دنیا کی محبت میں ڈوبے شخص سے جب دنیا لی لو تو پاگل کتا بن جاتا ہے۔کاٹتا ہے،چیختا ہے،پھر ہار مان لیتا ہے۔وہ اس روٹی کے ٹکڑے کو نہیں کھو سکتا۔جو اسے باقی کتوں کے آگے ممتاز کرے گا۔"

"اور اگر پاسہ پلٹ گیا تو؟اگر کتوں نے روٹی کے بدلے آزادی چاہی تو؟"

جبل چند لمحے کچھ بول نہیں سکا۔تھوڑی دیر بعد وہ بولا تو اسکی آواز مدھم تھی۔

"مجھے پھر بھی ایجنٹ کے پلان پہ بھروسہ رہے گا۔"وہ مستحکم لہجے میں کہہ کر اٹھا تھا۔وہ اب دوبارہ کیتلی سے قہوہ نکال رہا تھا۔آج کی رات وہ پھر سے جاگنے والا تھا۔کچھ لوگوں کے لئے راتیں بس جاگنے کو ہوتی ہیں۔

"نو جنوری۔"

"صبح چھ بجے۔"

"کڑا وقت جب بھی آتا ہے انسان تین قسم کے رد عمل دیتا ہے۔پہلا ہے . . . پہلا۔ فرسٹریشن۔"

یہ انکی اس تہہ خانے میں دوسری رات تھی۔پہلی رات وہ بے ہوش رہے تھے پٹتے رہے تھے۔دن مختلف قسم کی آزمائش میں گزرا تھا،اور رات انکے لئے ڈھیر سارے رازوں سے پردہ اٹھا گئی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

اس رات کوئی جسم میں ہونے والے درد کی وجہ سے جاگا تھا۔تو کوئی ڈوبتے کیریئر کے خوف سے۔کوئی زمانے میں اپنی رسوائی کے خوف سے جاگا تھا،تو کوئی ٹوٹتے تعلقات کے ڈر سے۔اس رات ایک آدمی اور بھی جاگا تھا۔وہ حسن سلطان تھا۔

وہ اپنے دوستوں کی بے حسی پہ جاگا تھا۔کیا وہ دنیا کے دھوکے میں اتنے اندھے ہو گئے تھے کہ انہیں کچھ بھی اور نظر نہ آیا؟کیا یہ صرف ساکھ کھو دینے کا خوف تھا جو انہیں اس تہہ خانے سے نکلنے پہ مجبور کر رہا تھا۔کیا صرف اتنا ہی؟

"ناشتہ کر لو اس کے بعد ہمیں بات کرنی ہے۔"بہرام نے ناشتے کی ٹرے لا کر تہہ خانے کے وسط میں رکھی۔

"ہم تم سے بات نہیں کریں گے اپنے باس کو بلاؤ۔"شادان ناگواری سے بولا۔اپنی جگہ سے اٹھ کر وہ اسکے قریب آ کر رکا۔باقی سب اسے تک رہے تھے۔شادان نے ایک نظر زخرف کی روئی روئی سی آنکھیں دیکھیں۔پھر بہرام کو دیکھا۔اس نے اپنی انا پہ پیر رکھے۔

"جو تمہیں چاہیے وہ ہم چاروں سے بھی مل سکتا ہے۔اسے جانے دو۔وہ ایک لڑکی ہے اسکی شادی ہے۔اسے جانے دو پلیز۔"دنیا جانتی تھی شادان نے آج تک اپنے باپ سے بھی منت نہیں کی تھی۔مگر آج وہ شاید بہرام کے پیروں میں بھی گر جاتا۔اسکی آنکھوں میں امید تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"یہ آفر تو دی تھی ہم نے۔"وہ بے حد سہولت سے بولا۔"زلطان سے بات کرتے وقت اسے صاف صاف کہا تھا کہ اگر وہ ہماری بات مان لے تو ہم بی بی کو اور بیرسٹر کو جانے دیں گے۔لیکن اس نے انکار کر دیا۔ہے ناں زلطان صفدر؟"

شادان ،زبرج،حسن ہر ایک نے شاکی نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔بس ایک زخرف تھی جس کی آنکھوں میں سوال تھے۔شک نہیں۔زلطان صفدر وہ واحد انسان تھا جس پہ زخرف اندھا اعتماد کرتی تھی۔

"کیا تم نے کوئی ڈیل کی ہے زلطان؟اور اگر کی تو مجھے بتایا کیوں نہیں؟"شادان نے پوچھا۔

"مجھے جو بہتر لگا میں نے وہی کیا ہے۔مجھے صفائیاں دینے کی عادت نہیں ہے۔"اسکا لہجہ نارمل تھا۔سنبھلا ہوا۔کل رات کے شاک سے وہ باہر آ چکا تھا۔

"ہوتے کون ہو تم ہماری طرف سے معاہدہ کرنے والے؟تم نے پوچھا ہم سے؟"زبرج تیز آواز میں کہہ رہا تھا۔زلطان جواب دیئے بغیر اپنی جگہ سے اٹھا اور ناشتے کی ٹرے کے سامنے آ کر بیٹھا۔سوئیٹر کے بازو ہلکے سے موڑ دیئے۔

اگلے کئی لمحے زبرج اس پہ چیختا رہا۔یہ اسکا فرسٹریشن باہر نکالنے کا طریقہ تھا۔

شادان نے چیزیں اٹھا اٹھا کر توڑنا شروع کر دیں یہ اسکا طریقہ تھا۔حسن سلطان جلے پیر کی بلی کی طرح پورے تہہ خانے میں چکر کاٹتا رہا۔اور زلطان خاموشی سے کھاتا رہا۔اسکی ڈائٹ،اسکا صحت

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

مند کھانا اسے اس وقت کچھ یاد نہیں تھا۔اسے لگا تھا اگر وہ کھانا چھوڑدے گا تو شاید چیخنے لگے گا۔شاید رونے بھی۔شاید ٹوٹ بھی جائے۔

زخرف وہ واحد اسیر تھی جو چپ چاپ گھٹنے سینے سے لگائے دیوار کو تکتی رہی۔اسکی بھوک ختم ہو چکی تھی۔اسکے اندر چلانے کی سکت نہیں تھی۔اسکے ہاتھ پیر ٹھنڈے پڑ رہے تھے۔وہ اندر ہی اندر گھٹ رہی تھی۔

یہ فرسٹریشن کا سب سے اعلیٰ درجہ تھا۔

"دوسرا مرحلہ بڑا کٹھن ہوتا ہے۔...صبر آزما بھی اور جان لیوا بھی۔دوسرا لمحہ "**الزام تراشی**"ہوتا ہے۔"

ناشتہ ان میں سے کسی نے نہیں کیا سوائے زلطان کے۔ہاتھ انکے اب بھی بندھے ہوئے تھے۔اورملاقات کرنے ان سے کل سے اب تک کوئی نہیں آیا تھا۔آگے کا لائحہ عمل سوچ سوچ کر وہ تھک رہے تھے۔انکے دماغ سوچ سوچ کر اب بری طرح تھکاوٹ کا شکار ہونے لگے تھے۔

"وہ تمھیں کیوں ساتھ لے کر گیا۔؟"ایک ستون سے ٹیک لگائے بیٹھے زلطان کے سامنے کھڑا شادان سختی سے استسفار کر رہا تھا۔زلطان نے سنجیدہ برف نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

"تمھارے باپ کو بھی جواب دہ نہیں ہوں میں۔"

"ظاہر ہے ملے ہوئے جو ہو تم۔"وہ پھنکارا۔ورنہ اتنی آسانی سے تم نے انکا سارا پلان کیسے جان لیا۔؟تمہیں پتہ کیسے چلا وہ ہم سے کیا چاہتے ہیں؟تمھیں کیسے پتہ انکا پلان کیا ہے؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"اگر اپنے چھوٹے سے دماغ پہ زور دو تو یہ سب مجھ سے پہلے زخرف نے گیس کیا تھا۔"زلطان کی اس ایک بات پہ زخرف کے دل میں جیسے نشتر چبھ گیا ہو۔وہ بے یقینی سے زلطان کو دیکھنے لگی۔کیا وہ اسے موضوع محفل بنا رہا تھا؟

"تم کہنا کیا چاہتے ہو زخرف انکے ساتھ ملی ہوئی ہے؟تم کہنا چاہتے ہو وہ غدار ہے؟"حسن اپنی جگہ سے اٹھا اور اسکے سامنے آ کر کھڑا ہوا۔دھیرے دھیرے ہر کوئی اسکے خلاف ہو رہا تھا۔زلطان بس انہیں دیکھتا رہا۔وہ صفائیاں نہیں دیتا تھا۔اسے عادت نہیں تھی۔لیکن وہ دوست تھے انکو ضرورت تھی کیا؟

"میں اپنی پوزیشن کلئیر کر رہا ہوں اور کچھ نہیں۔کسی پہ کوئی الزام نہیں۔"

"اور پوزیشن کلئیر کرنے کے لئے تم نے سوچا کہ اپنے دوستوں کو مینوپلیٹ کیا جائے۔"دوسرے ستون کے ساتھ ٹیک لگائے زبرج کی آواز غیر تھی۔زلطان کے دل کو کچھ ہوا تھا۔وہ تو صلح جو تھاناں۔

"تم لوگوں کو لگتا ہے میں غدار ہوں؟"تمہید باندھنا اسکا شیوہ نہیں تھا۔

"اگر نہیں ہو تو تم نے اس سے معاہدہ کیوں کیا؟جب وہ زخرف اور مجھے جانے دے رہا تھا تو تم کیوں بیچ میں آئے؟"

اب کے زلطان طنزیہ مسکرایا۔ابرو اٹھا کر حسن اور باقی سب کو دیکھا۔پھر حسن کے ہی چہرے پہ نظریں گاڑ لیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"ایک لڑکی کے پلو میں چھپ کر یہاں سے بھاگنا چاہتے ہو تو بتاؤ دوبارہ معاہدہ کر لیتا ہوں۔لیکن اب کی بار معاہدہ ایک مرد ایک عورت کا نہیں بلکہ دونوں عورتوں کا ہو گا۔"حسن کا سرخ پڑتا چہرہ اسے کمینی خوشی دینے لگا۔قید اسے بدل رہی تھی۔"یوں بھی تم کسی عورت سے کم تو نہیں ہو ہے ناں؟"

حسن نے جھک کر اسکے جبڑے پہ جمے ہوئے ہاتھ کا ایک مکا دے مارا۔زلطان کے ہاتھ بندھے تھے مگر پیر نہیں اس نے پوری قوت سے اسکے سینے پہ لات دے ماری۔اور اسکے بعد ایک جنگ سی چھڑ گئی تھی۔وہ دونوں ایک دوسرے پہ ٹوٹ پڑے تھے۔زبرج خاموشی سے زلطان کو پٹتے ہوئے دیکھ رہا تھا اور شادان حسن کا ساتھ دے رہا تھا۔زخرف نے اپنی جگہ سے اٹھ کر انہیں چھڑوانا چاہا مگر زبرج نے سختی سے اسکی کلائی پکڑ کر اسے واپس بٹھا دیا۔شاید جو ہو رہا تھا وہ اس سے راضی تھا۔

"تمہاری وجہ سے شروع ہوا ہے یہ اب تماشا دیکھو۔یہ ظاہر مت کرو کہ تمہیں انکی فکر ہے۔"وہ اپنی جگہ جامد سی ہو گئی۔آنکھیں غیر یقینی کیفیت میں وا ہوئیں زبرج کے ہاتھ سے اسکی کلائی کب چھوٹی،کب وہ بے دھم سی ہو کر فرش پہ گری اسے معلوم نہ ہو سکا۔یہ اس ایک دن کا دوسرا بڑا جھٹکا تھا۔زبرج تو اسکے بھائیوں جیسا تھا۔کیا وہ بھی اسکا اعتبار نہیں کرتا تھا؟الزام،رنجش،دھوکہ زور گڑھ کی ہواؤں میں رچ بس گیا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

اس وقت ان پانچ لوگوں کو اپنی سانسوں پہ بھی شکوک و شبہات تھے۔اس وقت ان پانچوں کو اپنے بدن سے سازش کی بو آتی تھی۔دو دن کی قید نے انہیں بوکھلا کر رکھ دیا تھا۔الزام تراشی اب ہاتھا پائی تک پہنچ چکی تھی۔اور آگے نہ جانے کیسے کیسے مراحل طے ہونے باقی تھے۔

یہ کٹھن مرحلے تھے۔موت جیسے کٹھن۔

"آخری مرحلہ ہمت کا ہوتا ہے۔فیصلہ لینے کی ہمت۔یہ ہمت ہر کوئی نہیں کر پاتا۔ہر ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہوتی۔فیصلے ہر بارِ گو اپ نہیں ہوتے۔فیصلے کئی بار بغاوت کے بھی ہوتے ہیں۔"

یہ انکے دوسرے دن کی تیسری رات تھی۔سارا دن ان سے کسی قسم کی کوئی بات نہیں کی گئی۔سارا دن وہ اس تہہ خانے میں پڑے،ایک دوسرے سے الجھتے رہے۔آپس میں لڑنے کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو زخمی بھی کر چکے تھے۔اوراب گلٹی بھی تھے۔قید،زخم،الزام ہر، ہر شے جیسے انکے اعصاب پہ بری طرح برس رہی تھی۔

انکی حیرت کی انتہا اس وقت نہ رہی جب کوئی ان زخموں کا علاج کرنے نہیں آیا۔بلکہ ایک میڈیکل کٹ حسن کے حوالے کی گئی۔وہ ایک ہاتھ سے بڑی مشکل سے شادان کا چہرہ اور زخم صاف کر کے آیا اور اب زلطان کے پاس آ کر بیٹھا۔زلطان نے چہرے پھیر لیا۔ہاتھ بندھے ہوئے تھے ورنہ ایک آدھ مکا بھی جڑ ہی دیتا۔وائلنس کے بغیر تو انکا دن ہی نہیں گزرتا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"ہیروئن کی طرح نخرے کیوں دکھا رہے ہو؟مارا تو تم نے بھی ہے۔"اس نے زلطان کا چہرہ اپنی طرف موڑا۔اور انگلیوں کے پوروں پہ ہلکی سی ٹیوب نکال لی۔"سیدھا سینے پہ مارا تم نے مجھے۔میرا دل بند بھی ہو سکتا تھا۔"وہ دھیرے دھیرے اسکے زخم پہ مرہم لگانے لگا۔

"مجھے یہاں سے نکلنا ہے۔"زلطان اسکی باتوں کے جواب میں بس یہی بولا۔

"اور ہم؟ہم تو اس جگہ کو اپنی نانی کا گھر سمجھ کر اسٹے کرنے آئے ہیں ناں؟بس پاپ کارن اور مونگ پھلیاں گھر پہ رہ گئیں۔جاؤں جا کر لے آؤں؟"

"میں قید سے نکل جاؤں گا۔"اسکے طنز کے جواب میں زلطان نے بس اتنا کہا۔اسکی آواز اتنی بلند تھی کہ ہر کوئی سن سکے۔حسن کی انگلیوں کی حرکت صرف لمحے بھر کے لئے تھم گئی،پھر وہ واپس اسی طرح آئنٹمنٹ اسکی گردن پہ لگانے لگا۔شادان نے کسی خیال سے چونک کر اسے دیکھا تھا

"میں ایک بار پھر باہر جاؤں گا۔راستے دیکھوں گا اور کل صبح میں یہاں سے نکل جاؤں گا۔"

"اور ہم سب یہاں گلی ڈنڈہ کھیلیں گے اسی لئے تو آئے ہیں ہم۔بچپن سے اغوا ہونے کا شوق جو تھا ہمیں۔"وہ ایک بار پھر اسی جلے کٹے انداز میں بولا۔

"تمھارے پاس کوئی پلان ہے؟اگر ہے تو مجھے بھی یہاں سے نکلنا ہے۔"شادان کی پکار ایک دوسرے کونے سے اٹھی۔حسن کو لگا تھا اسکا دماغ گھوم گیا ہے۔مگر وہ سنجیدہ تھا۔وہ زلطان کی طرف دیکھ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"میں بھی سسک سسک کر مرنا نہیں چاہتا۔نکلنا ہے مجھے۔"زبرج شاہنواز کا اعلان۔زلطان اب پر امید نظروں سے زخرف کو دیکھ رہا تھا۔اسکی آنکھیں خطرناک حد تک سپاٹ تھیں۔اس نے ایک نظر زلطان کو دیکھا۔پھر مڑ کر زبرج کو،پھر شادان کو۔

"مجھے نکلنا ہے لیکن تم تینوں کے سہارے نہیں۔میں یہاں سے باہر جاؤں گی اپنے دم پہ،اپنے پلان کے ساتھ۔ جس طرح زلطان صفدر کو مجھ پہ اعتبار نہیں اسی طرح اب مجھے بھی اس پہ اعتبار نہیں۔"

"میں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ مجھے تم پہ اعتبار نہیں۔"

"تم نے یہ بھی تو نہیں کہا کہ تمھیں مجھ پہ اعتبار ہے۔"وہ ترکی بہ ترکی بولی۔زلطان نے مٹھیاں بھینچ لیں۔اس کہنے،نہ کہنے نے دس سالوں میں اسکی زندگی میں بہت سارے خلاء چھوڑ دیئے تھے۔وہ ایک بار پھر خاموش ہوگیا۔زخرف چند لمحے اسکے کہنے کی منتظر رہی مگر وہ کچھ نہ بولا۔اسکے دل میں نئے سرے سے ہوک اٹھی۔زلطان صفدر کو آخر غرور تھا تو کس بات کا؟

"میرے پاس پلان ہے میں ۔۔"

"مجھے تمھارے پلان کی ضرورت نہیں ہے۔میں یہاں سے نکل سکتی ہوں۔میں نکل کر دکھاؤں گی۔"زلطان نے کچھ کہنے کو لب وا کیئے پھر بند کر دیئے۔وہ جو انداز نہ سمجھ سکے ان پہ الفاظ کیا ضائع کرنے؟"تم میرے ساتھ چلو گے حسن؟"سیاہ آنکھوں والے لڑکے نے ایک نظر زلطان کو دیکھا۔پھر اپنے دوسرے جانب بیٹھے باقی دو مردوں کو۔وہ کشمکش میں پھنس گیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"ہم سب یہاں سے ساتھ نکل سکتے ہیں۔جب تک ہم ساتھ ہیں ہمیں کوئی توڑ نہیں سکتا۔"اسکا لہجہ مضبوط تھا۔

"تم آ رہے ہو یا نہیں؟"زخرف نے پوچھا۔

"میں آ رہا ہوں لیکن ہم ساتھ۔۔"

"ہم ساتھ نہیں جا رہے۔"حسن کی بات کاٹ کر اب کے شادان بولا تھا۔"تم میرے ساتھ آ رہے ہو زبرج؟"اس نے گردن ترچھے کر کے گہری بھوری آنکھوں والے مرد سے سوال کیا۔وہ گردن اثبات میں ہلا چکا تھا۔زلطان صفدر کے دل پہ جیسے کسی نے پیر رکھ دیا ہو۔وہ اکیلا رہ گیا؟وہ ان سب کا لیڈر تھا کیا وہ یونہی بلا وجہ اسے پیچھے چھوڑ رہے تھے؟وہ ٹکر ٹکر ان کے چہرے دیکھے گیا۔

"کیا زلطان اکیلا رہ جائے گا؟ہم اسے اکیلا کیسے چھوڑ سکتے ہیں؟"حسن کو اسکی فکر تھی۔اسے سب ہی کی فکر تھی۔وہ اپنا نرم دل لے کر کہاں جاتا؟

"زلطان کو لوگوں کی پرواہ نہیں ہے۔میں اکیلا یہاں سے نکل سکتا ہوں۔"وہ جانتا تھا،بس وہی جانتا تھا اس نے کس دقت سے یہ الفاظ کہے تھے۔دوست سہارا نہیں ہوتے،ہاں مگر ٹیک ضرور ہوتے ہیں۔بے ساکھیاں نہیں ہوتے ہاں مگر کندھوں کا بوجھ ضرور ڈھو لیتے ہیں۔زلطان صفدر کو آج یوں لگا تھا جیسے کسی نے اسکے بازوؤں سے بے ساکھیاں نکال دی ہوں۔اور معذوری کی حالت میں اسے سڑک پہ اکیلا پھینک دیا ہو۔درد،چبھن،تکلیف اور رنج کو سینے میں دبائے وہ فیصلہ کر چکا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

خاندان ٹوٹ گیا تھا۔شکوک و شبہات بڑھ گئے تھے۔وہ سب اپنی "**موجودگی**"قبول کر چکے تھے۔اب مزاحمت کا وقت تھا۔دہر کے نئے باب کھلنے لگے تھے۔کمر کس لینی چاہیے ہے ناں؟

مزاحمت۔

resistance

نو جنوری۔

"تیسری رات کا پہلا پہر۔"

زرد روشنی میں ڈوبا وہ قید خانہ آج بوجھل تھا۔اسیر کھوئے کھوئے سے تھے۔یا شاید افسردہ۔

رات کا کھانا انہیں دے دیا گیا تھا۔جسے سب نے کھایا۔زرد بلب انکے سر پہ جھول رہا تھا۔ایک کونے میں بیٹھا زلطان فرش پہ پڑے کوئلے سے کوئی نقشہ بنا رہا تھا۔**(انکے ہاتھ کھول دیئے گئے تھے)**اسکے ہاتھ بڑی مہارت سے چل رہے تھے۔کشادہ پیشانی پہ بھورے بال گر رہے تھے،اور وہ منہمک سا نظر آتا تھا۔صبح میں ہونے والی جھڑپ کے کوئی آثار اسکے چہرے پہ نہیں تھے۔حسن اپنی جگہ پہ بیٹھا کافی دیر اسے دیکھتا رہا،پھر اٹھ کر اسکے قریب آ کر بیٹھا۔تھوڑی دیر وہ لب کاٹتا رہا۔پھر دھیرے سے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔

"بھاگنا حل نہیں ہے۔وہ لوگ ہمیں مار بھی سکتے ہیں۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"یہاں رہ کر بھی زندگی نہیں مل جائے گی۔میں خود پہ گو اپ نہیں کروں گا۔"وہ سنجیدگی سے کہہ کر دوبارہ ہاتھ چلانے لگا۔

"اور ہم پہ give up کر دو گے؟"

"تم سب کو اب میری ضرورت نہیں ہے۔تم سب آزاد ہو۔اپنے فیصلے لے سکتے ہو۔"وہ کہتا نہیں تھا لیکن آج اسکا دل بہت بری طرح دکھا تھا۔

"میں جانتا ہوں تم نے کسی وجہ سے فیصلہ لیا ہو گا۔میں جانتا ہوں تمہارا مجھ سے اور زخرف سے کوئی تعصب نہیں ہے۔میں بس غصے میں تھا۔"اسے حقیقتاً شرمندگی ہوئی۔

"کوئی بات نہیں ہو جاتا ہے۔"

"زلطان تم۔۔"

"اسکا دھیان رکھنا۔"حسن کی بات کاٹ کر وہ سنجیدہ،ہلکی آواز میں بولا۔متحرک ہاتھ رک گئے اور اس نے آنکھیں اٹھا کر حسن کو دیکھا۔"وہ جذباتی ہے،جلد باز ہے۔اسکا دھیان رکھنا۔کوئی تکلیف نہ آئے اسے۔"زخرف کو اس سے شکایت تھی وہ کچھ کہتا کیوں نہیں؟آج زلطان کی آنکھیں دیکھ حسن کو زخرف سے گلہ ہوا۔وہ زلطان صفدر کی آنکھیں کیوں نہیں پڑھتی؟اسکی آنکھیں جمے ہوئے دل پگھلانے کی صلاحیت رکھتی تھیں۔

"میں اسکی ذمہ داری نہیں لوں گا۔مجھے نہیں معلوم میں اسے نبھا بھی سکتا ہوں کہ نہیں۔"۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"اگر اسے لگتا ہے تم کر سکتے ہو،تو تم کر سکتے ہو۔"وہ دوبارہ اپنے مشغلے میں لگ گیا تھا۔

"تم اسے روکو گے نہیں؟"حسن نے کسی آس کے تحت اسے دیکھا۔

"روکوں گا تو وہ کشمکش کا شکار ہو جائے گی۔اگر اسے لگتا ہے وہ تسخیر کر سکتی ہے تو میں اسکی آنکھوں میں دیکھ کر کہوں گا ہاں تم کر سکتی ہو۔"

"تم بہت عجیب آدمی ہو زلطان۔کبھی کبھی دل چاہتا ہے تمہیں گلے لگا لیں۔اور کبھی دل چاہتا ہے تمہارا گلا گھونٹ دیں۔"زلطان نے کوئی جواب نہ دیا۔حسن نے اسکے نقشے پہ نظریں مرکوز کیں۔سات کمرے،شام سات بجے،سات ڈبے،سات لکڑیاں۔وہ کڑیاں ملانے کی کوشش کر رہا تھا۔

نقشے میں ایک گھر تھا۔اس گھر کے صحن میں ایک طرف تین لوگوں کی نشاندہی کی گئی تھی۔اور ایک طرف دو لوگوں کی۔وہ دو لوگ کون تھے حسن اور تمہیں جاننے میں کوئی دقت تو نہیں ہوئی؟

"تم تو اسے تصور کی دنیا میں بھی خود سے دور نہیں کر سکتے۔"وہ نقشے پہ نظریں جمائے بڑبڑایا۔زلطان کے متحرک ہاتھوں کی رفتار سست ہوئی مگر تھمی نہیں۔"حقیقت میں اسے کیسے الگ کرو گے؟"اس سوال پہ چند پل خاموشی رہی۔گہری گمبھیر خاموشی۔

"میں نے،اور میرے دل نے کبھی اسے الگ کرنے کے بارے میں سوچا ہی نہیں۔"وہ کافی دیر بعد دھیرے سے بولا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"لیکن پانچ دن بعد وہ تم سے دور چلی جائے گی۔تم اسے روک لو۔"

"میں تو سولہ سال کی عمر سے روک رہا ہوں۔مگر وہ بہت ظالم ہے اسے زلطان صفدر کی آنکھوں سے آنکھیں چرانا آتا ہے۔"یکدم اس نے بے زاری سے کوئلہ زمین پہ پھینکا اور حسن کو دیکھا۔"وہ رکتی کیوں نہیں ہے؟"اسکی آنکھیں سرخ پڑ رہی تھیں۔اسے اب جواب چاہیے تھے۔

"تم نے اسے آواز ہی نہیں دی ہو گی۔"

"زبان سے نہ سہی،مگر مجھ سے یہ مت کہو کہ میں نے اسے روکا نہیں۔کہ میں نے اسے کبھی اپنی نظروں میں اسکی وقعت نہیں بتائی۔مجھ سے یہ مت کہو کہ اسے نہیں معلوم جب وہ کسی تیسرے کا نام لیتی ہے تو زلطان صفدر کے دل کو کچھ ہوتا ہے۔"دس سالوں میں پہلی بار زخرف کے ذکر پہ اس نے کھول کر رکھ دیا تھا۔حسن کو ہر دفع اس کے بعد بدل لینے سے ملال ہوتا تھا مگر آج جب اس نے بات کر دی تھی تو اسے اپنا دل کٹتا محسوس ہوا۔

وہ بول نہ سکا۔وہ واقعی کچھ بھی کہہ نہ سکا۔وہ بس زلطان کو دیکھتا رہا۔کچھ دوست اس قابل ہوتے ہیں کہ انکا درد اپنے دل پہ لینے کا دل کرے۔

"رات کا پہلا پہر تہہ خانے کا دوسرا حصہ۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"پلان ہے تمھارے پاس؟"نرم گدے پہ سیلن زدہ دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھے زبرج نے شادان سے سوال کیا تھا۔شادان اپنی کلائیوں پہ بننے والے زخم دیکھ رہا تھا۔آنکھیں افسردہ تھیں۔

"ہاں ہے۔کام کرے گا نہیں کرے گا مجھے نہیں پتہ۔لیکن میں اسے ٹرائے کروں گا۔"اسکی آواز ہلکی تھی۔زبرج کی آنکھوں میں اسکے لئے کچھ آیا تھا۔

"وہ ڈاکٹرنی کیا لگتی ہے تمہاری؟"

"میری ہونے والی بیوی اور تمہاری بھابی۔"زبرج اسکی برجستگی پہ ہلکاسا مسکرایا۔

"اگر میں اس سے یہی سوال کروں تو جانتے ہو وہ کیا کہے گی؟"

"وہ کہے گی شادان شاہ ذہنی مریض ہے اور وہ میری نا ہونے والی معالج۔"زبرج اب کے زور سے ہنس پڑا۔پھر گردن ترچھی کر کے دلچسپی سے اسے دیکھا۔

"مسئلہ کیا ہے؟ناراض کیوں ہے وہ؟"

"جاتے وقت کچھ ایسے کام کر گئی تھی کہ میں ناراض ہوتا۔اسے منانا پڑتا اس لئے خود ناراض ہو گئی۔عورتیں یو نو۔"وہ اپنی کلائی کے زخم پہ انگلیاں پھیر رہا تھا۔حاضر جوابی میں اسکا ثانی آج بھی کوئی نہیں تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"مان جائے گی۔کوئی بڑی بات تھوڑی ہے؟"زبرج ہمیشہ کی طرح بات ہوا میں اڑا رہا تھا۔کئی سال بعد شادان نے کسی کے سامنے بیٹھ کر یوں کچھ کہا تھا۔پرانے دوستوں کے لئے دل میں ہمیشہ ایک کمرہ کھلا رہتا ہے۔انکے ساتھ مسکراہٹیں اصلی ہوتی ہیں۔آنسو غیر فلٹر، قہقہے بے خوف۔

"تین سال اسے ڈھونڈا میں نے۔پورے تین سال۔"وہ سامنے دیوار کو دیکھ رہا تھا۔نگاہوں میں تکان اتر آئی۔"اور ان تین سالوں میں،میں نے اللہ سائیں سے دعا کی کہ بس مجھے اس سے ملا دے پھر میری ساری شکایتیں ختم ہو جائیں گی۔میں نے ضدی بچے کی طرح اللہ سے بس اسکا "**ملنا**" مانگا۔اس ملنے میں "**خیر**"اور "صدق"مانگنا بھول گیا۔"زبرج ٹھہر سا گیا۔ایک لمحے کے لئے اسکی سانس رک گئی ہر اس انسان کا رک جاتا جس نے اللہ سے کسی معملے میں ضد لگا رکھی تھی۔

"تین سال بعد اللہ نے مجھے وہ دیا جو میں مانگا تھا۔آج وہ میرے سامنے ہے۔مگر مجھ سے میلوں کے فاصلے پہ۔آج مجھے اسے چننا ہے،یا پھر کیریئر۔یا وہ یا پھر آزادی۔فرض کرو اگر میں اسے چن لوں تو کیا وہ مجھے چنے گی؟اور فرض کرو اگر میں آزادی چن لوں پھر کیا کبھی میں اس کے چننے کا خواہشمند رہوں گا؟"اس نے گردن جھکا دی۔آنکھوں میں حزن و ملال کا ایک دریا آن ٹھہرا۔اسکے دل کو جیسے کسی نے جکڑ لیا ہو۔

"فکر نہ کرو، اللہ تمھارے لئے بہتری کرے گا۔"

"لیکن میں نے بہتری مانگی ہی نہیں۔ہم دعا کرتے وقت عاجزی چھوڑ سرکشی پہ اتر آتے ہیں۔آج تین سال بعد اپنی مانگی ہر دعا کے الفاظ رد و بدل کر دینا چاہتا ہوں۔لوگ میرے لفظوں کی بناوٹ

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

کے مداح ہیں آج میں انکو بتانا چاہتا ہوں کہ سید شادان اپنی زندگی کے سب سے بڑے معاملے میں کتنے غلط ،بھدے اور سرکش الفاظ استعمال کر چکا ہوں۔تین سال میں سوچتا رہا میری کوئی دعا قبول کیوں نہیں ہوتی آج تین سال بعد میں سوچ رہا ہوں میری دعا قبول کیوں ہوئی؟"

زبرج نے دھیرے سے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔ذرا سا تھپتھپایا۔کئی بار ڈھارس کے لئے الفاظ نہیں "**موجودگی**" بھی کافی ہوتی ہے۔کافی دیر بعد شادان نے گردن اٹھائی۔اسکی آنکھیں گیلی سی تھیں۔ناک سرخ۔وہ واقعی ایسی کشمکش میں تھا جس میں جان جائے،اور بس جان جائے۔

"میں کل صبح اٹھتے ہی پیٹ میں تکلیف کا ڈرامہ کروں گا۔تم نے کہنا ہے کہ مجھے ایسا درد ہوتا رہتا ہے۔اسکے بعد میں کسی طرح سے کوئی بھی ہتھیار لے کر اپنے پاس رکھ لوں گا۔اور جب میں باتھروم سے یہاں واپس آؤں گا تب میں مذید درد کی شکایت کروں گا۔اور جب حنزلہ مجھے چیک کرنے آئے گی تب . . . . "اس نے ڈھیر سارا تھوک نگلا۔گردن میں گلٹیاں ابھرنے لگیں۔شرمساری سی شرمساری تھی۔"پھر میں . . میں وہی ہتھیار اسکی گردن پہ رکھ دوں گا۔مجبورا انہیں ہمیں یہاں سے جانے دینا پڑے گا۔"اس نے ماتھے پہ آیا پسینہ صاف کیا۔اور نگاہیں پھیر لیں۔

اسی پل اوپری زینوں کے اوپر بنا دروازہ کھلا۔دو لڑکوں کے ساتھ دروازہ پار کرتا بہرام دکھائی دیا۔شادان اسے دیکھ منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑایا۔پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"لوگ محبوب سے ملاقات کے لئے خوشبو لگاتے ہیں،برانڈڈ کپڑے پہنتے ہیں۔ایک میں ہوں جسے اپنے محبوب کا چہرہ دیکھنے کے لئے اسی کے بھائی سے مار کھانی پڑتی ہے۔"

وہ اٹھ کر بہرام کے سامنے آ کر کھڑا ہوا۔بہرام کی آنکھوں میں نیند بھری تھی۔وہ اسے انہی آنکھوں سے دیکھے گیا جیسے کہنا چاہتا ہو۔"ہاں بھائی اب کیا تکلیف جاگی ہے؟"

شادان نے اسے مزید سوچنے کا موقع نہیں دیا اور ایک زور دار لات اسکے سینے پہ دے ماری،اسی کے عقب میں زبرج جلدی سے اٹھ کر آیا اور بغیر بہرام کو سیدھا ہونے کا موقع دیئے اس نے بہرام کے جبڑے پہ مکا دے مارا۔

اگلے چند پل میں تہہ خانہ ایک اکھاڑے کا منظر پیش کر رہا تھا۔حسن،شادان،زبرج اور دوسری طرف بہرام اور اسکے ساتھی گتھم گتھا تھے۔

تھوڑی دیر بعد تماشا دیکھتے زلطان نے جبل خان کو آتے دیکھا۔اسکے آتے ہی سب تھم گیا تھا۔زلطان نے آج تک کسی ہم صنف انسان سے اتنی خار نہیں کھائی تھی جتنی وہ جبل خان سے کھاتا تھا۔وہ لیڈر تھا،اور اسے اس دوسرے قائدانہ صلاحیت رکھنے والے آدمی سے نفرت تھی۔

اگلے چند پل بعد اس زمینی شیطان کا پلان کامیاب ہو چکا تھا۔گدے پہ پڑے،گہری سانسیں لیتے،منہ سے خون تھوکتے شادان کے پاس گھٹنوں کے بل وہ بیٹھ رہی تھی۔وہ جس کے آتے ہی اسکے سب درد زائل ہونے لگتے تھے۔شادان اس سے ڈھیر ساری باتیں کرنا چاہتا تھا۔

بہت ساری،ڈھیر ساری۔لیکن لڑکی کے تاثرات اجازت نہیں دیتے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"میں تمہاری ملازمہ نہیں ہوں۔اگلی بار اگر تم نے کوئی لڑائی کی تو میں تمھارے لئے نہیں آؤں گی۔"وہ دیوار سے ٹیک لگائے نڈھال سا پڑا تھا۔اسے سانس لینے میں بھی دقت سی ہو رہی تھی۔"تمھارے لئے ایم بی بی ایس نہیں کر رہی میں۔"وہ بے زاری سے بولی۔شادان اسکی آنکھیں تکتا رہا۔اسکی مڑی ہوئی پلکیں،اسکی بڑی بڑی آنکھیں،وہ جن میں نیند کا خماز تھا۔وہ اس اسیری میں اگلے سو سال بھی کاٹ سکتا تھا اگر ان پلکوں کا سایہ اس پہ پڑے،اگر ان آنکھوں سے وہ اسے نظر بھر کر دیکھ لے۔کیا شے ہے یہ محبت؟کیسے یہ بے سکونی میں سکون دیتی ہے،کیسے یہ غموں کی بھٹی میں جلتے دل پہ پھوار بن کر پڑتی ہے۔

"رائٹنگ کیوں چھوڑ دی؟"اس اچانک سوال پہ وہ لمحے بھر کو تھم گئی۔شادان کے کان سے بہتے اس زخم سے رستے خون کو کیسے صاف کرنا تھا اسے سمجھ نہ آیا۔"تمہاری کتاب بہت مشہور ہوئی تھی۔تمہیں آگے لکھنا چاہیے تھا۔"وہ ایک بار پھر بولا۔

"کہانیاں میرے ذہن سے خارج ہو گئی تھیں۔"وہ لا تعلقی سے بولی۔

"کہانیوں کے قاری کے ساتھ بے اعتنائی کرو گی تو یہی ہو گا۔کیا کسی نے میری طرح کبھی تمھارے الفاظ پڑھے؟"تین سال بعد اس نے حنزلہ کے متعلق پہلا شکوہ حنزلہ سے ہی کیا۔وہ نظریں چرا گئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"جلدی جلدی ہاتھ چلاؤ حانی۔"اس کے عقب میں کھڑا اسکا کزن بولا تو وہ واقعی جلدی جلدی ہاتھ چلانے لگی۔شادان نے ایک لمحے کے لئے بھی اس سے نظر نہیں ہٹائی۔وہ واقعی اس سے اتنی لاتعلق ہو سکتی تھی کیا؟

"میں نے تمھارے ہر لفظ کو عقیدت سے پڑھا تھا۔میں نے تمھارے کرداروں سے جذباتی وابستگی رکھی تھی۔میں نے تمہاری کہانی کو جیا تھا کیا کسی نے تمہاری کہانی کو جیا ہے؟"

مورخ لکھے گا تاریخ میں پہلی بار قاری کے سوال پہ لکھاری لا جواب ہو گیا۔پہلی بار الفاظ نے لکھاری کا ساتھ چھوڑ ایک قاری سے گٹھ جوڑ کیا۔پہلی بار الفاظ کے میدان میں لکھاری نہتا مارا گیا۔پہلی بار لفظوں نے لکھاری سے غداری کی تھی۔

وہ اب اسکی آنکھ کے نیچے دوا لگا رہی تھی۔شادان کی کسی بات کا اس نے جواب نہیں دیا تھا مگر ہاں آج تین سال بعد اسکی روح جھنجھوڑی گئی تھی۔اسکی ساری تاویلیں ردی ہو گئیں۔وہ شادان کے آگے نادم تھی۔

"منافقین کے دلوں پہ کہانیاں نہیں اترتیں۔اگر اتر جائیں تو انکے لفظوں میں تاثیر نہیں ہوتی۔کہانیاں،قصے کہنے والے لوگ بڑے blessed ہوتے ہیں۔یونہی ،ہر کوئی، کبھی بھی لکھاری نہیں بن سکتا۔"

"میں لکھاری تھی۔"وہ بہ دقت کہہ سکی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"مگر تمھارے دل میں کیا تھا؟ایک کھوٹ زدہ دل لے کر تم لوگوں کو سبق نہیں دے سکتیں۔اللہ کے پاس کئی نائب ہیں۔اس نے کہانیاں لکھنے کے لئے بھی کسی کو چن ہی لیا ہو گا۔"

"اپنی بکواس بند رکھو تم سمجھے۔"وہ لرزتی آواز میں کہہ کر کھڑی ہوئی۔سامان میڈیکل کٹ میں ڈالے بغیر وہ تیز تیز قدم لیتی وہاں سے بھاگ گئی تھی۔اسکے ساتھ آنے والا مرد ہونقوں کی طرح اسے دیکھے گیا۔شادان اس راہ کو تکے گیا۔شاید اب وہ دوبارہ اسے یہاں سے آتا نہیں دیکھ سکے گا۔

نو جنوری۔

"رات گیارہ بج کر دس منٹ"

جگ سے پانی گلاس میں انڈیلتے ہوئے اسکی آنکھیں سپاٹ تھیں۔تاثرات دیکھ کر اسکے خوش،اداس،خوف زدہ ہونے کا کوئی تعین نہیں کیا جا سکتا تھا۔گلاس میں پانی بھر کر وہ سیڑھیوں کی طرف بنی چھوٹی سی جگہ کی طرف بڑھ گئی۔

چند پل بعد وہ اسی گلاس کا پانی اپنی ہتھیلیوں میں بھرے منہ پہ اچھال رہی تھی۔اپنی شال**(جو اسے یہاں کوئی دے کر گیا تھا)** سے چہرہ خشک کرتے ہوئےاس نے اپنے بال سمیٹنے شروع کیئے۔وہ انہیں بل دینے لگی۔چٹیا بنتی چلی گئی۔زلطان غیر ارادی طور پہ اسے بال باندھتے ہوئے تک رہا

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

تھا۔اسے معلوم تھا یہاں وہ چٹیا بنا کر اسے پشت پہ چھوڑے گی یہاں اسکے سلکی بال اسکے چہرے پہ پھسل جائیں گے۔اور وہی ہوا تھوڑی ہی دیر میں اسکے بال چٹیا سے نکلنے لگے۔اندازے کی درستگی پہ زلطان کے دل کو اچھا سا لگا جانے کیوں۔

یہاں سے دور سکرین پہ تہہ خانے کی ویڈیوز دیکھتے ہوئے جبل خان باغور اسکی ایک ایک حرکت دیکھ رہا تھا۔بہرام اسکے عقب میں کھڑا تھا۔

"تم کو اس آدمی سے جلن نہیں ہوتا جبل؟"وہ سکرین دیکھتے ہوئے بولا۔

"مجھے اس پہ ترس آتا ہے۔"وہ بے اختیار بولا۔"اس آدمی نے کیا کیا گنوا دیا ہے اسے اندازہ بھی نہیں۔اور اگر کوئی اسے اسکے خسارے گنوائے تو زلطان صفدر گردن نہیں اٹھا سکے گا۔"

"ہم غریبوں کی محبت رل جاتی ہے کیونکہ ابا نہیں مانتا،برادری نہیں مانتی۔یہ کمبخت امیر اپنے چونچلوں کی وجہ سے محبت سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔"بہرام نے سنجیدگی سے تبصرہ کیا۔جبل مسکرایا۔

"تمھیں کس بات کی فکر ہے تمھیں تو غریب ہوتے ہوئے بھی محبت مل گئی۔"

"کیونکہ میں ذہین تھا لڑکی ملنے کے بعد محبت کی۔"وہ جتا کر بولا۔

تھوڑی دیر بعد وہ کھڑے کھڑے تھک گیا تھا۔اس نے اپنی جمائی روکی۔اور جبل کے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔

"ام سونے جا رہا ہے۔باقی کا کام تم دیکھ لو گے؟"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

جبل نے اثبات میں سر ہلایا۔"خاتون کو یہاں لاؤ۔سب سے مضبوط ارادہ انکا ہے مجھے انہیں توڑنا ہو گا۔"

بہرام سر ہلاتا ہوا گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ زخرف کے ساتھ واپس آیا تھا۔کندھوں پہ شال لئے،بندھے ہوئے ہاتھوں اور چٹیا سے نکلتے ہوئے بالوں کے ساتھ وہ صوفے پہ آ کر بیٹھی۔اگر وہ اسے نہ بلاتا تو وہ خود آنے والی تھی۔

"مجھے اندازہ نہیں تھا تم اتنے بہادر ہوگے کہ مجھے اپنے سیکورٹی روم میں بلا لو۔"اسکا لہجہ ترش تھا۔جبل اسکی طرف پیٹھ کئے ہوئے تھا۔

"ابھی آپ کو میرے بارے میں اور بھی بہت کچھ جاننا ہے خاتون۔تحمل سے کام لیں۔"

"اور بھی بہت کچھ؟اممم "اس نے ٹھوڑی پہ انگلی رکھے سوچنے کی اداکاری کی۔"ایک اغوا کار،بے شرم،ڈھیٹ،بزدل،پردوں کے پیچھے چھپنے والا کیا اس کے علاوہ بھی تمھارے کوئی روپ ہیں؟"

"بلکل ہیں۔نفیس،مہذب،جینئیس،شریف،مہمان نواز اور اپنے hostages کا سب سے فیورٹ۔" زخرف اسے دیکھ نہیں سکتی تھی مگر اسے لگا تھا وہ مسکرایا ہے۔اس نے کرسی گھمائی۔روشنی اسکی پشت سے ٹکرا کر واپس پلٹنے لگی۔"میرے کئی روپ ہیں۔آپ یہ بتائیں آپ کتنوں سے واقفیت رکھنے کا ارادہ رکھتی ہیں؟"وہ براہ راست اسکی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"مجھے تم میں، تمھارے پلانز میں، تمھارے روپ اور تمھارے اس کمرے بلکہ تم سے جڑی کسی شے میں کوئی انٹرسٹ نہیں۔"وہ ایک بار پھر پھنکاری۔جبل خان کو دیکھ اسکے اندر غصے کی ایک لہر سی دوڑنے لگتی تھی۔وہ بہرام اور اسکے باقی ساتھیوں کے ساتھ ایسا غصہ ایسی بدتمیزی نہیں کرتی تھی۔جبل نے شاید اسے کھلی چھوٹ دے رکھی تھی۔

"آپ کو مجھ میں انٹرسٹ نہیں ہوگا لیکن مجھے تو ہے۔اسی لئے تو آپ یہاں ہیں۔"اس نے پیر کرسی سے نیچے رکھے۔شال کا ایک پلو ڈھلک رہا تھا ایک سینے پہ تھا۔سینے پہ وہی پلو تھا جس پہ جوتوں کے داغ تھے۔" میں چاہتا ہوں آپ یہاں سے چلی جائیں۔خیر خیریت سے۔"

"نہ تم میرے باپ ہو نہ بھائی پھر مجھ پہ اتنے مہربان کیوں ہو رہے ہو؟"

"کیونکہ میں آپ کے لئے آسانیاں کرنا چاہتاہوں۔"کم از کم ان الفاظ کے پیچھے کوئی اداکاری،کوئی جھوٹ نہیں تھا۔یہ حرف با حرف سچ ہی تھا۔"آپ ایک بیان ریکارڈ کروائیں اور پھر آپ جا سکتی ہیں۔"

وہ زخرف کے سامنے رکھے صوفے پہ آکر بیٹھا۔وہ اسے کم آس پاس زیادہ دیکھ رہی تھی۔شاید اسے یہاں سے بھاگنے کے لئے کوئی سراغ مل سکے۔جبل اسکی آنکھوں میں ابھرتی فکرمندی،اسکی حرکات و سکنات کو نوٹ کر رہا تھا۔

"خاتون اپنی آنکھوں اور دماغ کو زحمت نہ دیں۔یہاں سے آپ کو کوئی کلو(clue) نہیں ملے گا۔"زخرف کے اوپر جیسے اوس سی پڑ گئی۔"آپ یہاں سے جا سکتی ہیں۔اپنی طرف سے ایک ویڈیو

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

ریکارڈ کروائیں۔اس میں زور گڑھ کی حمایت کریں۔اور بدلے میں میرے لوگ آپ کو خود آپ کے گھر چھوڑ کر آئیں گے۔"

"تم اس ویڈیو کے زریعے کچھ بھی حاصل نہیں کر سکتے۔دنیا ہماری تب سنتی ہے جب ہم پانچ مل کر بولیں۔"

جبل خان نے صوفے سے ٹیک لگا لی۔ایک ہاتھ موڑ کر صوفے کے ہتھے پہ رکھا اور فرصت سے اسے دیکھا۔"آپ سے کس نے کہا ہے میں آپ کی ویڈیو سوشل میڈیا پہ پوسٹ کروں گا۔آپ نے اپنی طرف سے بیان دینا ہے۔چند جذباتی جملے کہنے ہیں اور تھوڑا بہت موجودہ سیاست کی نااہلی دکھانی ہے۔اور اس کے بعد آپ نے زلطان صفدر کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہنا ہے کہ اگر وہ سیاست میں آ بھی گیا تو زور گڑھ جیسے کئی شہروں کے بارے میں سوچے گا بھی نہیں لہٰذا۔۔"

"تم مجھے زلطان کی سیاست خراب کرنے کو کہہ رہے ہو؟"زخرف نے بے یقینی سے اسکی بات کاٹی۔"جیسے ہی میں اپنے بیان میں یہ کہوں گی کہ زلطان کو زور گڑھ اور اسکے جیسے کئی دوسرے شہروں کے مسائل میں دلچسپی نہیں ہے تو جانتے ہو کیا ہو گا؟"

"بلکل جانتا ہوں۔"وہ کمال اطمینان سے بولا۔"موجودہ نااہل حکومت فوراً حرکت میں آئے گی اور جلد از جلد زور گڑھ کے مسئلے پہ غور کرے گی۔اور اس امر کو یقینی بنائے گی کہ ہمارا حق ہمیں جتنا جلدی ہو سکے مل جائے تاکہ نئی حکومت بھی انہی کی بن سکے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"تم مجھے زلطان صفدر کے خلاف جانے کو کہہ رہے ہو؟"اسکی آنکھیں اب تک بے یقین تھیں۔

"نہیں میں آپ کو" **اپنے**" حق میں بات کرنے کو کہہ رہا ہوں۔یہاں زلطان صفدر ایک تھرڈ پرسن ہے۔"

"زخرف کے لئے زلطان کبھی تھرڈ پرسن نہیں ہو سکتا۔"

"کیا آپ تھوڑی دیر کے لئے بھول نہیں سکتیں کہ زلطان سے کوئی تعلق ہے آپ کا۔"وہ قدرے چڑ کر بولا۔

"ایک منٹ کے لئے بھی نہیں۔تم غلط جگہ کوشش کر رہے ہو۔"وہ اپنے لفظوں پہ زور دیتے ہوئے بولی۔ایک پل کے لئے جبل نے اعتراف کیا تھا کہ وہ واقعی غلط جگہ کوشش کر رہا تھا۔"میں زلطان سے بد گمان نہیں ہو سکتی،نہ لوگوں کو کر سکتی ہوں۔یہ کسی قیمت پہ نہیں ہو گا۔"

"آپ کی آزادی کی قیمت پہ بھی نہیں؟"

"میری جان بخشی کی قیمت پہ بھی نہیں۔"وہ پھنکاری۔

"آپ کی جگہ اگر یہ آفر زلطان کو ملتی تو وہ قبول کر لیتا۔جیسے اس نے آپ کی اور حسن کی قید قبول کر لی۔"یہ وار مختلف تھا۔زخرف کو ادھڑے زخم کھل جانے جیسی تکلیف ہوئی۔چند پل کے لئے وہ کچھ بول نہ سکی۔

"وہ ہمارا پرسنل میٹر ہے۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"جی جی بلکل اسی لئے اس نے میرے ساتھ ڈسکس کیا۔"

"تم آخر مجھ سے چاہتے کیا ہو؟"وہ تھک کر بولی۔"مجھے معلوم ہے میری ویڈیو تم سوشل میڈیا پہ نہیں ڈالو گے بلکہ تم اسی ویڈیو کی زریعے میرے باقی دوستوں سے انکے بیان ریکارڈ کرواؤ گے۔تم ان کی ہمت توڑنا چاہتے ہو،تم ہم سب کو الگ الگ کر کے مارنا چاہتے ہو پرفیکٹ پلان ہے۔مگر جانتے ہو کیا۔"وہ صوفے پہ آگے کو ہوئی۔جبل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں۔"شطرنج کے اس کھیل میں تم نے مجھے پیادہ سمجھ لیا ہے۔میں ملکہ ہوں۔تم مجھے استعمال نہیں کر سکتے۔تم مجھ سے کھیل نہیں سکتے۔"

وہ نشست چھوڑ کر اٹھی۔ایک بےزار نگاہ اطراف میں ڈالی۔"میں تمہاری کوئی مدد نہیں کرنا چاہتی،مجھے واپس چھوڑ کر آؤ۔"کہہ تو ایسے رہی تھی جیسے یہ اسکے ابا جی کا ریسٹ ہاؤس ہو۔

جبل خان نے آواز دے کر کسی کو بلالیا تھا۔وہ زخرف کا بازو پکڑے اسے اپنے ساتھ لے جانے لگا جبل خان نے ایک نظر اسکی سبز ہیلز پہ ڈالی۔پھر پشتو میں لڑکے کو مخاطب کیا۔

"خاتون کو نرم جوتے پہنچا دینا۔"

"کیا تم نے اسے دوبارہ میرے ساتھ سختی کرنے کو کہا ہے؟"اس نے صوفے پہ بیٹھے جبل کی پشت کو گھورتے ہوئے کہا۔جبل نے سر کو صوفے پہ گرا دیا۔

"کہنے کی کیا ضرورت ماشاءاللہ آپ بہت ہنر مند ہیں۔پانچ منٹ کی اس راستے میں آپ ضرور ایسا کوئی کام کریں گی کہ آپ کے ہاتھ سمیت پیر اور منہ بھی باندھنا پڑے۔"وہ سکون سے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

بولا۔زخرف سلگ کر رہ گئی اس نے جواب دینے کو منہ کھولا مگر وہ لڑکا اب اسے ساتھ لئے چلنے لگا تھا۔

"چار انچ کی اونچی ہیلز کے ساتھ بھاگیں گی ہنہہ۔"وہ بڑبڑایا۔پھر آنکھیں موند لیں۔جلن جیسے بڑھ گئی تھی۔

ہر طرف پھیلے سکوت میں اسکی ہیلز کی ٹک ٹک جبل خان کو یہاں تک سنائی دے رہی تھی۔وہ سنتا رہا،یہ آہٹ بھی اسکے لئے مقدم تھی۔وہ اسے سنتے رہنا چاہتا تھا مگر چند لمحے بعد آواز معدوم ہو گئی۔کیا وہ واقعی غلط جگہ کوشش کر رہا تھا؟اس نے ملال سے سوچا۔

"تیسری رات کا اختتام۔"

چوتھے دن کی پہلی صبح،پانچ بجے۔

"دس جنوری۔"

روشندان سے آتی نیلگوں روشنی میں زلطان صفدر کا چہرہ نظر آتا تھا۔اس کا سفید ہائی نیک سوئیٹر جگہ جگہ سے مٹی اور خون کے دھبوں سے بھرا ہوا تھا۔اسکا اوور کوٹ دور کاٹھ کباڑ کے ساتھ پڑا تھا۔نیند سے بھری مندی مندی آنکھیں کھولتے ہوئے وہ اٹھ بیٹھا۔کئی لمحے خاموشی سے اپنے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

اطراف میں تکتا رہا۔شادان،زبرج،حسن آڑھے ترچھے فرش پہ سو رہے تھے۔گدے پہ زخرف تھی۔وہ شاید جاگ رہی تھی،شاید نہیں۔

زلطان اپنی جگہ سے اٹھا۔کپڑے جھاڑے اور سامان کے اوپر پڑا اپنا اوور کوٹ اٹھا کر پہن لیا۔سردی شدید تھی۔شاید برف باری دوبارہ شروع ہو گئی تھی۔زخرف کے قریب گدے پہ بیٹھتے ہوئے وہ اسے دیکھتا رہا۔وہ بازو سے آنکھیں ڈھانپے ہوئے تھی۔

"مجھے پتہ ہے تم جاگ رہی ہو۔"وہ اپنے دوستوں کی نیند کا خیال رکھتے ہلکی آواز میں بولا۔"ہم یہاں سے نکل جائیں گے۔اور مجھے نہیں پتہ ہم دوبارہ کب ملیں۔میں تم سے کہنا چاہتا تھا کہ میرے حوالے سے بدگمان نہ ہونا۔"زخرف نے لب بھینچ لئے۔کہا کچھ بھی نہیں۔وہ اسکے کچھ کہنے کا منتظر تھا بھی نہیں۔مبہم الفاظ میں وہ اپنا پیغام پہنچا چکا تھا۔

"میں چاہتا ہوں تم جذباتیت کو پرے رکھ کر چیزوں کو پرکھنا سیکھو۔پھر میں تمھیں کم برا لگوں گا۔"

اگلے ہی پل وہ اٹھا اور اب وہ باقی تینوں کے اوپر سے لحاف کھینچ کر اتار رہا تھا۔ساتھ انکی کمر پہ لات رسید کر رہا تھا۔کوئی اسے گالی بکتے،اور کوئی اسکی شان میں گالی سے بڑے القابات کہتے ہوئے اٹھ بیٹھا۔نیند سے بھاری ہوتی آنکھیں زلطان صفدر پہ جم گئیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"ہمیں یہاں سے جانا تھا یاد ہے؟" وہ ان تینوں کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔اس میں کچھ تھا کوئی رعب، کوئی قائدانہ صلاحیت،اس سے نفرت،گلہ ہونے کے باوجود کوئی اسے ناں نہیں کہہ سکتا تھا۔

وہ سب اٹھ بیٹھے۔بستر ایک طرف رکھے،پیروں میں جوتے ڈالے۔وہ پانچوں اب ایک دائرے میں کھڑے تھے۔ایک دوسرے پہ نظریں جمائے،ہر کوئی ایک دوسرے کے خوف بھانپ لینا چاہتا تھا۔

"تم سب شیور ہو تمھیں میرے ساتھ نہیں جانا؟" زلطان نے ایک ایک کے چہرے پہ باری باری نظر ڈالی۔ہر ایک نے نظر موڑ لی،جواب نہیں دیا۔زلطان نے بغیر کچھ کہے ہتھیلی کی بند مٹھی انکی طرح بڑھائی۔کئی لمحے وہ مٹھی تنہا ہوا میں معلق رہی۔اور پھر حسن نے اسکاساتھ دیا،پھر زبرج،شادان اور زخرف نے بھی۔مٹھیاں ٹکرائیں،پھر ہر ایک نے ہاتھ واپس کھینچ لیا۔کم از کم وہ یہاں سے جانے کے فیصلے پہ متفق تھے۔

اگلے کئی لمحات سلوموشن میں ہوئے۔شادان مصنوعی کراہ رہا تھا۔حسن چیخ چیخ کر باہر سے کسی کو آوازیں دے رہا تھا۔بہرام اور اسکے ساتھی دروازے سے اندر آتے نظر آئے تھے۔وہ شادان کو سہارا دے کر باہر لے گئے تھے۔اسے باتھروم میں چھوڑ دو لوگ اسلحہ ہاتھ میں لئے باہر پہرہ دینے لگے۔باتھ روم کے سنک کے سامنے کھڑے ہو کر اس نے آئینے میں اپنا چہرہ دیکھا۔اسکی رنگت سفید پڑ رہی تھی۔آنکھوں میں خوف تھا۔جھک کر چند گہرے سانس لے کر اس نے اپنا تنفس بحال کیا۔اور پھر یہاں وہاں نظر دوڑائی،کوئی نوکیلی شے کوئی اوزار شاید کچھ نظر آ جائے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

اسے کوئی قابل غور شے نظر نہ آئی۔اسکی آنکھیں مارے بے بسی کے چھلکنے لگیں اسی پل وہ بلکل ٹھہر گیا۔گردن ہلکی سی پھیر کر دیوار پہ لگے آئینے کو دیکھا۔اسکی آنکھیں چمک اٹھیں۔وہ اب اس آئینے کو دیوار سے اتار رہا تھا۔آئینہ اتار کر اس نے پوری قوت سے اسے فرش پہ دے مارا،باہر کھڑے مسلح افراد فوراً الرٹ ہوئے اور دروازے ہ بندوقیں مارنے لگے۔وہ شادان سے دروازہ کھولنے کو کہہ رہے تھے۔شادان نے جھک کر ایک چھوٹا سا کانچ کا ٹکڑا اٹھا کر اسے اپنی جینز کی جیب میں ڈال لیا۔مگر دروازہ نہیں کھولا۔وہ دروازے کے قریب بیٹھا تھا۔

"میں مر جانا چاہتا ہوں مجھے نہیں جینا . . . "وہ فرش پہ بیٹھے ہوئے زور زور سے چیخنے لگا اسی پل دروازہ کھلا۔شادان دور جا کر گرا۔دونوں مردوں نے بندوقیں اسکے اوپر تان لی تھیں۔ایک ذرا سی مزاحمت اور وہ خلاص۔اچانک اس نے کانچ کا ایک ٹکڑا اپنی کلائی پہ رکھ لیا۔

"مجھے مرنا ہے . . . میں مرنا چاہتا ہوں . . . مجھے مرنے دو۔"وہ شیشہ کلائی پہ پھیرتا اس سے قبل ایک آدمی نے بندوق کا دستہ اسکے سر پہ دے مارا اور شیشہ اسکے ہاتھ سے لے کر دور پھینک دیا۔اب وہ دونوں اسے تقریباً گھسیٹتے ہوئے وہاں سے لے کر جا رہے تھے۔شادان کی کمر،اور بازو پہ شیشہ چبھ گیا تھا مگر اسے پرواہ نہیں تھی۔اسے صرف ایک شیشے کی پرواہ تھی جو اسکی جیب میں تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ تہہ خانے کے اس بستر پہ تھا۔دیوار سے ٹیک لگائے ہوئے،آنکھیں اپنے طبیب پہ جمائے ہوئے۔وہ اسکی کہنی میں پھنسے شیشے نکال رہی تھی۔چہرے پہ سخت بے زاری تھی۔وہ قصدً شادان کو نہیں دیکھ رہی تھی۔

"جو میں کرنے والا ہوں،اس کے لئے میں ایک عرصہ خود کو ملامت کروں گا۔لیکن تم یاد رکھنا۔ anything for resistance"اس نے کہا اور حنزلہ نے آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا۔ابھی وہ اسکی بات کا مطلب سمجھتی کی شادان برق رفتاری سے اٹھا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر بجلی کی سی تیزی سے اسے کھڑا کیا۔اسکا رخ موڑے،اسکی پیٹھ اپنی جانب کئے وہ اسکی شہہ رگ پہ وہی تیز دھار شیشہ رکھ چکا تھا۔حنزلہ جہاں تھی وہیں تھم گئی۔اسکی آنکھوں کی ہر حرکت ساکن ہو گئی۔اسکے پیروں سے کشش ثقل غائب سی ہو گئی۔وہ سن ہو گئی۔

"اگر کوئی بھی میرے راستے میں آیا تو میں اسے مار دوں گا۔"تینوں بندوقیں اٹھائے مرد ہونقوں کی طرح اسے دیکھے گئے۔ان تینوں نے شادان کے گرد دائرہ بنایا۔باقی سب غیر ضروری کرداروں جیسے تھے۔اب وہ حنزلہ کے گلے پہ شیشہ رکھے دائرے میں گھومتا ہوا زینوں کی جانب بڑھ رہا تھا۔تینوں مرد بھی بندوقیں تھامے،اسکا نشانہ لئے اسکے ساتھ گھوم رہے تھے۔یہاں وہ ایک پل کو گرفت ڈھیلی چھوڑتا اور یہاں وہ اسکا کام ختم کر سکتے۔

مگر وہ تین دو رہ گئے جب زلطان نے پوری قوت سے لات مار کر ان میں سے ایک کو گرایا،اسکے گرتے ہی اسکی بندوق زخرف نے اٹھا لی تھی۔اور اسکا رخ کسی اور کی نہیں بلکہ اپنی کنپٹی کی طرف

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

تھا۔یہ ان تین مردوں کے لئے دوسرا شاک تھا۔آوازیں سن کر بہرام بھاگتا ہوا اسی طرف آیا تھا۔مگر وہ دروازے پہ جم گیا تھا۔زخرف کے ہاتھ میں بندوق تھی جسے وہ اپنی کنپٹی پہ رکھے ہوئے تھی۔آنکھیں کسی انہونی کا پتہ دیتی تھیں۔کسی کو مارنا انکا پلان نہیں تھا ہرگز نہیں۔

"اگر کسی نے مجھے روکنے کی کوشش کی تو میں ٹرگر دبا دوں گی۔زور گڑھ سے ملنے والی میری لاش تمہیں تباہ کر سکتی ہے بہرام خان۔"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے غرا رہی تھی۔بہرام کا چہرہ سفید پڑنے لگا۔وہ نفی میں سرہلانے لگا۔

"اپنی بندوقیں نیچے پھینکو اور گھٹنوں کے بل بیٹھ جاؤ۔"زلطان اب کے سامنے آکر بولا۔بہرام نے انہیں بندوقیں پھینکنے کو کہا تھا۔وہ وہاں سے کھڑے ہو کر دیکھ سکتا تھا شیشہ کسی طرح اسکی اکلوتی بہن کی گردن میں کھب رہا تھا۔ہتھیار اسکے ہاتھ میں تھے اور وہ بے بس تھا۔خاندان انسان کو بے بس کر دیتاہے۔

"اپنی بندوقیں نیچے پھینک دو اور گھٹنوں کے بل بیٹھ جاؤ۔"اس نے دہرایا،تو وہ دونوں مرد سرخ چہرے کے ساتھ گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے۔بندوقیں گرا دیں۔یہ انکی غیرت پہ کاری وار تھا۔زلطان نے ایک بندوق اپنے ہاتھ میں لی۔دوسری زبرج کے ہاتھ میں تھی۔حسن ساکن،صامت تھا۔اسے سمجھ نہ آیا وہ کیا کرے۔وہ ایک بار پھر غیر ضروری اضافہ تھا۔یا شاید وہ لوگوں کی سیاہی میں مس فٹ سویرا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"بہرام خان تم یہاں نیچے اتر کر آؤ۔"زلطان اسے حکم دیتے ہوئے آگے چل رہا تھا۔وہ سب ہٹتے گئے۔بہرام نے اپنی بندوق گرا دی۔دونوں ہاتھ اوپر کر لئے۔

"میری بہن کو کچھ ہوا تو میں تمھیں جان سے مار ڈالوں گا۔"اسکی نظریں ایک پل کے لئے بھی حنزلہ کے چہرے سے ہٹی نہیں۔

وہ بندوقیں اسکے لوگوں پہ تانے ہوئے تھے۔اورچند پل بعد بہرام انکے لئے راستہ بنا رہا تھا۔سلوموشن کی فلم فاسٹ پیسڈ ہوئی اور اب وہ اس بھول بھلیاں نما گھر سے باہر نکلنے کے مختلف راستے دیکھ رہے تھے۔اتنے راستے؟اتنی راہداریاں؟انہیں یقین تھا اگر بہرام انہیں یہاں سے نہ نکالتا تو وہ ضرور ان بھول بھلیوں میں بھٹک کررہ جاتے۔انہیں بنانے والا کون ہو گا؟

بلاخرایک راہداری کے پار ایک دروازہ کھلا تھا۔اور اس دروازے کے پار ہلکی سی برف کی تہہ تھی۔انکے قدم برف پہ پڑے اور ان پانچ لوگوں کو علم ہوا آزادی کتنی بڑی نعمت تھی۔قید کا ایک دن ایک صدی کے برابر ہوتا ہے۔انکی آنکھیں یوں تھیں جیسے کئی سالہ خشک سالی کے بعد ہریالی دیکھی ہو۔وہ اپنے آس پاس دیکھ رہے تھے۔چھوٹے بڑے مکان۔سڑک۔برف۔بجلی کے کھمبے۔گلی کے نکڑ پہ کوئی دکان۔تازہ سرد ہوا۔

دور کہیں سے فجر کی آخری اذانیں بلند ہوئیں،زور گڑھ جاگ گیا تھا۔اور ان پانچ لوگوں کے لئے دہر کا نیا باب کھل گیا تھا۔خارجی دروازے کے پار کشادہ سڑک والی گلی میں ان پانچ لوگوں نے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

شاید ایک دوسرے کو ایک آخری بار دیکھا۔انکی مٹھیاں ایک آخری بار آپس میں ٹکرائیں۔آنکھیں آخری بار ملیں۔اور پھر راہیں جدا ہوئیں۔

دائیں،بائیں اور سیدھ میں۔وہ ٹکڑوں کی صورت الگ ہو گئے۔خاندان بٹ گیا تھا۔بقا کی جنگ شروع ہو چکی تھی۔دنیا کی محبت میں اندھے لوگ،لوگوں کی ستائش کے بھوکے،اور منبر پہ بیٹھ کر بہتان باندھنے والے سچ سے آنکھیں چرائے اس علاقے کی بھول بھلیوں میں کہیں کھو جانے والے تھے۔

آسمان سے گرتی برف نے انہیں احساس دلایا وہ آزاد تھے۔بلاخر آزاد۔مگر کیا واقعی؟

دس جنوری۔

صبح ساڑھے چھ بجے۔

بھول بھلیاں میں واپس قدم رکھو تو ہر شے بکھری ہوئی تھی۔وہ جو تین دن سے اس جگہ کے بے تاج بادشاہ تھے آج تخت انکے ہاتھوں سے پھسل چکا تھا۔ہر کوئی شاکڈ تھا۔ہر کوئی اس تذلیل سے سرخ پڑ رہا تھا۔مگر دو لوگ تھے جن کے چہرے اب نارمل تھے۔دو لوگ تھے جن کے چہروں پہ فکر کا شائبہ تک نہیں تھا۔ایک بہرام خان اور دوسرا راہداریوں میں جمے ہوئے قدم رکھتاہوا جبل خان۔اسکے پیروں میں گرم جوتے تھے۔بال ماتھے پہ گر رہے تھے۔اور شال بازو پہ ڈال رکھی تھی۔شاید وہ شور سن کر آیا تھا،اور ابھی تک شال پہننے کا وقت ہی نہیں ملا تھا۔ہر کوئی اس

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

دروازے کے پار دیکھ رہا تھا۔اور جبل خان انکے کندھوں کے پیچھے سے اس کھلے ہوئے دروازے کو۔وہ مزاحمت کے آخری نشان دیکھ رہا تھا۔

"تم لوگوں کو کسی کی نیند کا خیال ہے کہ نہیں؟"وہ جمائی روکتے ہوئے بولا۔"دو راتوں سے سویا نہیں تھا میں۔"شال کھول کر کندھوں پہ ڈالی۔اسے سردی لگنے لگی تھی۔

"یار قہوہ تیار کرواؤ۔صبح صبح دماغ گھوما ہوا ہے۔"راہداری میں ہی کھڑے کھڑے اس نے ہانک لگائی۔انداز ایسا نارمل تھا کہ جس کی حد نہیں۔وہ آگے آیا۔اور پھر حنزلہ کو دیکھاجو بے یقینی سے ابھی تک باہر دیکھ رہی تھی۔اسکی گردن پہ خون کے ننھے قطرے تھے۔جبل کو یکدم فکری سی ہوئی۔وہ آگے آیا۔اسکی گردن پہ دو انگلیاں رکھ کر اسکا چہرہ اوپر اٹھایا۔"تمہیں تو کٹ لگ گیا ہے۔اسکو پٹی کرو،کچھ لگاؤ۔"

"وہ بھاگ گئے ہیں۔"وہ بڑبڑائی۔"وہ میری گردن پہ پیر رکھ کر یہاں سے بھاگ گیا ہے۔وہ سب . . وہ سب اتنی آسانی سے ہمیں بے وقوف بنا کر چلے گئے؟"اس نے جبل کو دیکھا۔"وہ بھاگ گئے ہیں لالہ۔"اسکی آواز میں نمی اور طیش ایک ساتھ گھل گیا۔جبل نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر ہلکا سا دبایا۔پھر بہرام خان کو دیکھا۔اس نے اثبات میں سرہلایا اور ہاتھ سینے پہ رکھ کر سر کو ہلکا سا خم دیا۔اب وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں سے جا رہا تھا۔وہ آوازیں دے دے کر لوگ اکھٹے کر رہا تھا۔جبل کے ذہن کے پردے پہ ایک ملاقات واضح ہوئی۔

"کل رات دس بجے کے بعد۔"

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

کرسی پہ بیٹھے۔جبل کے عقب میں کھڑے بہرام پہ سکرین کی روشنی پڑ رہی تھی اور وہ سکرین پہ چلتے تہہ خانے کے مناظر دیکھ سکتا تھا۔

"اب یہ لوگ کیا کریں گے؟مجھے لگتا ہے یہ لوگ بھاگنے والے ہیں۔"بہرام نے قیاس لگایا۔

"تمہیں صرف لگتا ہےمجھے یقین ہے یہ بھاگیں گے۔"

"اور یقینا ہم انکا خواب توڑ دیں گے۔"

"مجھے خواب نہیں انکی کمر توڑنی ہے۔بہت پرجوش ہیں ہمارے اسیر۔انہیں لگتا ہے وہ سب کر سکتے ہیں۔بھاگنے دو۔دوڑ لگائیں تب ہی تو انہیں سمجھ آئے گا زور گڑھ rat trap ہے۔یہاں سے کوئی تب نکل سکتا ہے جب ہم چاہیں۔انکی مزاحمت بری طرح مات میں بدل جائے گی۔"وہ پر سکون تھا۔

"تو ہم انہیں ابھی سے بتا دیتے ہیں یہاں سے بھاگنا کتنا مشکل ہے۔"بہرام نے سہولت حل نکالا۔

"باتیں تجربوں کا مقابلہ نہیں کرتیں بہرام خانا . . . "وہ اس ہی کے انداز میں خان کو کھینچ کربولا۔"بھاگیں گے تو گریں گے،گریں گے تو ہمت ٹوٹے گی فرسٹریشن بڑھے گی۔ارادے کمزور ہو جائیں اور پھر وہ چیخ جائیں گے۔"

"یہ ایک لمبا پراسیس ہے۔"بہرام اکتایا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"اسی لئے تو میں باس ہوں تم نہیں۔"جبل کی بات پہ اسکا چہرہ سرخ پڑا۔وہ ہاتھوں سے فیصلے کرنے کا عادی جو تھا۔

حال صبح چھ بجے۔

"کچھ ہے جو بہرام خان جانتا ہے اور میں نہیں؟"حنزلہ کی آنکھوں میں کچھ تھا۔کوئی مان سا جو ٹوٹ گیا تھا۔"آپ جانتے تھے وہ بھاگیں گے؟آپ جانتے تھے ناں؟"وہ بے یقینی سے پیچھے کو ہوئی۔بے یقینی بڑھ گئی تھی۔

"آپ مجھے یہ بتانا پسند کریں گے کہ آپ نے مجھے اندھیرے میں کیوں رکھا؟"اسکی آواز بلند ہوئی۔جبل کا چہرہ اپنے ازلی بے تاثر انداز میں واپس آ چکا تھا۔

"باس میں ہوں تم یا بہرام نہیں۔فیصلے میں لوں گا تم یا بہرام نہیں۔تمھیں مجھ سے سوال کرنے کا حق نہیں ہے۔"

"آپ نے مجھے اس لئے نہیں بتایا ناں کیونکہ میں ایک لڑکی ہوں؟"جبل نے کراہ کر آنکھیں بند کیں۔وہ اس وقت وضاحتی موڈ میں نہیں تھا۔اسکا قہوہ کہاں ہے یار؟

"آپ نے چاہے مجھے لڑکوں کی طرح پالا ہو۔چاہے میرا بچپن گڑیوں کے ساتھ نہیں بلکہ بندوقوں کے ساتھ گزرا ہو لیکن ہوں تو میں وہی لڑکی ناں۔آپ نے مجھے اسی لئے نہیں بتایا ناں؟آپ مجھ سے جھوٹ بولتے رہے لالہ۔"وہ شاکی انداز میں کہتے پیچھے کو ہوئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"اور تم نے مجھ سے سچ کب کہا؟" اسکے لہجے میں بھی ترش سا تاثر آیا۔"یہ پلان بناتے وقت ان چاروں کی تصاویر سکرین پہ دیکھتے وقت تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا تم شادان کو جانتی ہو؟تم نے جھوٹ کیوں کہا کہ تین سال پہلے محبت میں صرف وہ گرفتار ہوا تھا؟"حنزلہ سانس نہیں لے سکی۔وہ پتھر کا مجسمہ بن گئی۔آنکھیں ایک نقطے پہ ساکن۔

"تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا کہ تین سالوں سے تمھیں کوئی رائٹنگ بلاک نہیں ہے بلکہ تم گلٹی ہو۔تم لفظوں سے شرمندہ ہو۔میں نے تمھیں لڑکوں کی طرح پالا ہے غلط ہے۔میں نے تمھیں مضبوط لڑکیوں کی طرح پالا ہے۔لیکن تم جذبات کے آگے ہار گئیں۔"وہ آگے آیا۔اسکا چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑچکا تھا۔"اسے لات مار کر وہ چھوٹا سا شیشہ اس سے چھین کر اسی کی گردن میں گھسا دینا کوئی بہت بڑی بات نہیں تھی۔تھی کیا؟"یہ سوال نہیں تھا مگر اسکا جواب ناں ہی تھا۔

"جذبات دیمک ہیں تخت کھا جاتے ہیں۔میں اپنے تخت کے آگے کسی قسم کے جذبات برداشت نہیں کروں گا۔تمھارے بھی نہیں۔"

وہ کئی لمحے گومگو کی سی کیفیت میں رہی۔اسکا چہرہ تاریک پڑ گیا تھا۔کئی لمحے بعد وہ بولی تو اسکی آواز ہلکی تھی۔

"مجھے ایک موقع چاہیے۔میں اسے واپس لاؤں گی۔میں اسے گردن سے پکڑ کر واپس لاؤں گی مجھے ایک موقع چاہیے۔"وہ گویا گڑگڑائی۔

جبل خان چند پل اسے تکتا رہا۔پھر آگے آیا۔اسکا ہاتھ پکڑکر اپنے ہاتھ میں لیا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"تم ایک بار پھر جذبات سے کام لے رہی ہو۔پہلے ہمدردی اب غصہ،انتقام۔میرے ساتھ چلو۔آدھا گھنٹہ بیٹھ کر سوچو اور پھر فیصلہ لو۔ٹھیک؟"اس نے رک کر پوچھا۔حنزلہ کی آنکھیں بھر گئیں۔مگر وہ کچھ بولی نہیں۔

جبل خان اب یونہی اسکا ہاتھ تھامے اسےراہ داریوں سے گزارتے ہوئے کہیں لے کر جا رہا تھا۔وہ اسکے ساتھ چلتی رہی۔چاہے آدھا گھنٹہ گزر جائے چاہے آدھی صدی۔وہ اسے واپس لائے گی یہ طے تھا۔وہ اسکے ساتھ اتنا بڑا دھوکا کیسے کر سکتا تھا؟

دس جنوری۔

صبح،ساڑھے نو بجے۔

"بغیر کسی سمت کا تعین کئے کہیں سے نکل آنا بے وقوفی ہوتی ہے۔"

نیم اندھیری گلیاں اب گھروں سے نکلتی روشنی میں ملگجی سی روشنی میں ڈوب گئی تھیں۔برف باری ہنوز اسی رفتار سے ہو رہی تھی۔چلتے چلتے وہ دونوں تھک چکے تھے۔یہ راستہ نہیں تھا،یہ بے اختیار،بتدریج بڑھتی ہوئی سردی تھی جو انکے جسم سن کئے دیتی تھی۔کہیں کسی گھر کے باہر چھجے تلے جلتی شمع انہیں حسرت میں مبتلا کر دیتی تھی۔قید سخت تھی۔بے بس تھی مگر آزادی؟

آزادی روح کھینچ رہی تھی۔قدم جما رہی تھی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"اگر میں تھوڑی دیر مذید یونہی چلتا رہا تو میں یہاں جم جاؤں گا۔"حسن کی لرزتی آواز پہ زخرف نے مڑ کر اسے دیکھا۔وہ واقعی قابل ترس لگتا تھا۔اسکے کپڑے اور شال زخرف کے کپڑوں کی طرح نہیں تھے۔

"اگر وہاں اس قید خانے میں پڑے رہتے تو کیا مل جاتا؟"وہ بجتے ہوئے دانتوں پہ قابو پاتے ہوئے بولی۔

"سب تو مل رہا تھا۔کھانا پینا،کمبل،رضائی،تکیہ گدا۔ہاں بس ہر پانچ منٹ بعد پڑنے والی چماٹ کو بھول جاؤ۔باقی سب تو اچھا تھا۔"

"اور اس جبل خان کے لفظوں کا زہر بھول گئے ہو؟با خدا میرے گھر میں کوئی مجھ سے ایسے بات نہیں کرتا تھا۔"اسکا ذکر آتے ہی اسکی زبان انگارے چبانے لگی۔حسن خاموش رہا تو وہ چلتے چلتے رکی۔

"تم سے کوئی ایسے بات کر سکتا ہے؟اپنا گھر اپنا ہوتا ہے۔"

"میری تو خیر رہنے دو۔میرے بہنوئی کے منہ سے میرے لئے بہت پھول جھڑتے ہیں۔اور اگر اس بے موسم جھڑنے کی بات بہن سے کروں تو وہ فورا گوپی بہو بن کر اپنے شوہر کا دفاع کرتی ہے۔وہ جبل خان کم از کم طعنے تو نہیں دیتا تھا۔"

"تو تمہارا بہنوئی کیا بہت طعنے دیتا ہے؟"اس نے جھک کر سڑک پہ پڑی ایک لکڑی اٹھا لی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

حسن بے بسی سے مسکرایا۔"یہ اسکی love language ہے۔لوگوں کو زچ کرنا،انکی برداشت آزمانا اورآتے جاتے ہمیں یہ جتانا کہ اس سے زیادہ خوبصورت انسان اس دنیا میں کوئی نہیں لہٰذا ہم اسکی تعظیم کریں۔"وہ دوبارہ چلنے لگا۔تو زخرف بھی چلنے لگی۔

"تو تم کرتے ہو تعظیم؟"

"میں بھی حسن سلطان ہوں تعظیم کا "ت" بھی نہ کروں۔"اس نے ہنکارا بھرا۔پھر بڑی مشکل سے برف میں پیر رکھتے ہوئے اسکے ساتھ ساتھ قدم اٹھانے لگا۔ہونٹ نیلے پڑ گئے تھے۔

"تمہارابازو ٹھیک ہے زیادہ درد تو نہیں ہو رہا؟"

"ہو تو رہا ہے لیکن خیر ہے بس یہاں سے نکل جائیں۔"

"تمہیں میری وجہ سے یہ سب جھیلنا پڑ رہا ہے۔اگر تم زلطان کے ساتھ ہوتے تو شاید اتنی مشکلات نہ آتیں۔"

حسن نے گہری سانس لی۔"میں شکل سے لگتا ہوں گالیکن اتنا بے وقوف نہیں ہوں کہ کسی کے کہنے پہ کوئی کام کرلوں۔میں یہاں تمھارے ساتھ اپنی مرضی سے آیاہوں۔"

زخرف جوابا خاموش رہی۔تھوڑی دیر مذید چلتے رہنے کے بعد حسن واقعی ہانپ گیا تھا۔اسکے بازو میں درد ہونے لگا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"کیا لگتا ہے؟مذید کتنا چلنا پڑے گا؟یہ جگہ تو ختم ہی نہیں ہو رہی۔کوئی بس اڈہ،کوئی دکان کچھ ہے ہی نہیں۔"حسن نے پوچھا۔

"اس کمبخت نے میرا فون بھی رکھا ہوا ہے۔ورنہ ہم google map ہی دیکھ لیتے۔اور سنو میری بات۔یہاں اگر کوئی پوچھے ہم کون ہیں توزبان سنبھال لینا اور کہنا ہم tourists ہیں۔"

"اگر آدمی خوبصورت ہوا تو میں کہوں گا ہوں تو tourist لیکن آپ کا داماد بننے میں مجھے کوئی عار نہیں۔"

"لیکن ہمارے یہاں غیر برادری میں رشتے داریاں نہیں کرتے۔"سنجیدہ ٹھہری ہوئی آواز پہ وہ تھم گیا۔زخرف بھی تھم گئی۔تھم جانے کی وجہ وہ آواز نہیں تھی،بلکہ انکی کمر کو چھوتی پستول کی نال تھی۔لمحے کے ہزارویں حصے میں کوئی زخرف کے ہاتھ اسکی پشت سے لگا چکا تھا۔کوئی انکے عقب میں کب آیا؟انہیں کچھ محسوس کیوں نہ ہوا؟کوئی آہٹ نہیں،کوئی شور نہیں،کوئی سانس نہیں،کوئی مزاحمت نہیں۔

"زور گڑھ کی برف ہماری وفادار ہے ہماری آہٹ کی خبر نہیں دیتی۔"یہ مسکراتا،یہ دلفریب لہجہ۔زخرف کو اپنے کانوں سے لاوا نکلتا محسوس ہوا۔جبل خان سے اسے نئے سرے سے نفرت ہوئی۔اسکے ہاتھ پشت پہ باندھنے چاہے تو زخرف کے ہاتھ میں موجود پستول بھی نظر آئی۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"پستول میں رکھ لیتا ہوں۔وزنی ہے خاتون آپ کے ہاتھ تھک جائیں گے۔"اسکے ہاتھ سے پستول لے کر جیب میں اڑس لی۔اسکا ساتھی حسن کے ہاتھ باندھ چکا تھا۔حسن نے مزاحمت نہیں کی۔

برف کے زرے آسمان سے گرتے رہے،زور گڑھ سفید چادر اپنے سینے پہ تانتا چلا گیا۔

"جال میں پھنس جائیں تو کسی اور کی مسیحائی کا انتظار نہیں کرنا چاہیے۔"

وہ دونوں جس جگہ موجود تھے وہ ایک وسیع سا پتھریلا لمبے رقبے پہ پھیلا راستہ تھا۔البتہ برف نے پتھروں کو ڈھک دیا تھا۔دونوں اطراف میں پہاڑ تھے۔اس گھر سے بھاگ کر وہ دونوں اندھا دھند بھاگتے رہے۔برف میں انکے بوٹ دھنس جاتے تھے،سانس اتھل پتھل ہونے لگتا تھا مگر وہ رکے نہیں تھے۔وہ دونوں ایک بار بھی رکے نہیں تھے۔لیکن یہ راستہ ختم ہونے میں بھی نہیں آتا تھا۔کئی بار وہ دونوں ٹھوکر کھا کر گرے تھے اور ابھی بھی یہی ہوا تھا۔زبرج شاہنواز بھاگتے بھاگتے ایک پتھر سے ٹکرایا اور منہ کے بل گر پڑا۔

اس کے گھٹنے اور ہتھیلیاں بری طرح سن ہو گئے۔صد شکر کہ راستہ برف سے اٹا پڑا تھا۔ورنہ انہیں مذید چوٹیں بھی لگ سکتی تھیں۔شادان اسکے لئے رک گیا۔پھر گھٹنوں کے بل اسکے پاس بیٹھا۔ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا برف باری نے سورج کو ڈھانپ رکھا تھا،ایسے میں وہ ایک دوسرے کے زخم تک نہیں دیکھ سکتے تھے۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"زبرج بس تھوڑی دیر اور بس تھوڑی دیر اور مجھے لگتا ہے ہم یہاں سے نکلنے والے ہیں۔" وہ اسکے پاس جھک کر بیٹھا اسے اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا۔زبرج گہرے سانس لینے لگا۔ساتھ کراہ بھی رہا تھا۔اسکے ہاتھ پیر بری طرح اکڑ رہے تھے۔یہ سردی اسکے اعصاب کو شل کیئے دیتی تھی۔

"مجھ سے نہیں ہو رہا مجھے لگتا ہے ہم یہیں مر جائیں گے۔ہم یہاں سے نہیں بھاگ سکتے شادان۔" وہ کپکپاتے لبوں پہ قابو پاتے با مشکل بول پایا تھا۔

"تمھیں ہمت کرنی ہوگی میں تمھیں اس طرح give up کرنے نہیں دوں گا۔بس تھوڑی دیر اور بس تھوڑا اور راستہ۔پلیز زبرج۔" شادان نے سہارا دے کر اسے اٹھایا۔اسکے ہاتھ پیر خطرناک حد تک ٹھنڈے پڑ چکے تھے۔

"مجھے ایک بار کوئی موبائل فون مل جائے،پھر تم دیکھنا۔تم دیکھنا میں کیا کرتا ہوں۔آدھا پاکستان مجھے لینے یہاں آجائے گا۔" اس نے چلتے چلتے ہتھیلی پہ بند ہاتھ کا مکا مارا۔

"فون چاہیے؟" آواز مدھر اور ہلکی تھی۔وہ کرنٹ کھا کر اپنے دائیں طرف دیکھنے لگا۔حنزلہ احمد زئی اسکے ہمقدم تھی۔ہاں اسکا چہرہ واضح نہ تھا،مگر شادان اسکی موجودگی پہچاننے کے لئے کسی قسم کی روشنی کا محتاج نہیں تھا۔

"تمھیں بھی چاہیے فون؟" کوئی زبرج کے ساتھ آکر رکا۔اس نے گردن ترچھی کر کے دیکھا،وہ بہرام کا ہی آدمی تھا۔انکی آنکھیں مسکرا رہی تھیں مگر ہمارے دونوں کرداروں کی جان ہوا ہو چکی تھی۔وہ دونوں اپنی اپنی جگہ رک گئے۔اور پھر انہوں نے اپنے گرد لوگوں کا دائرہ بنتے ہوئے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

دیکھا۔جن کے ہاتھوں میں بندوقیں تھیں،اور انکا رخ انکے سینے کی جانب۔حنزلہ عین اسکے سامنے آ کر رکی۔

"فون چاہیے شادان صاحب؟"اس نے موبائل فون شادان کی طرف بڑھایا۔وہ چند پل اسے دیکھتا رہا پھر جھپٹ کر موبائل اسکے ہاتھ سے لیا۔وہ اسی کا موبائل تھا۔اس نے جلدی جلدی پاسورڈ ڈالا،کانٹیکٹ لسٹ میں گیا۔

آئی جی،ڈی آئی جی،اسپیشل ٹاسک فورس کے نمبرز،مختلف عہدے داران،ایکٹویسٹ،رپورٹرز،اینکرز،اسکے اپنے ماں باپ،لیکن وہ لا شعوری طور پہ حرف "زیڈ"تک گیا۔پھر تھم گیا۔وہ اسکے ساتھ نہیں تھا،مگر وہ بھی اسی کی طرح مشکل میں تھا۔زبرج،حسن،زخرف یہی وہ لوگ تھے جنہیں وہ بغیر جھجھک کچھ کہہ سکتا تھا مگر اب وہ کیا کرے۔

اس نے اپنے باس کو کال ملانی چاہی مگر یہاں لگا تھا اسے اصل جھٹکا۔سگنل کی جگہ پہ کچھ نہیں تھا۔خالی،نل،سناٹا۔وہ تھم گیا۔اسکے اندر تک خاموشی چھا گئی۔اسے معلوم ہوا زور گڑھ rat trap ہے۔

"یہاں . سگنل . نہیں"

"ہم ہی نے بند کئے ہیں۔"وہ پر سکون انداز میں بولی۔"ہم ہی آن کر سکتے ہیں۔ہم پھر بند کر سکتے ہیں اور پھر آن کر سکتے ہیں۔کسی کو کچھ معلوم نہیں ہو گا۔زور گڑھ سے گزرتی ہوائیں ہم سے

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

وفادارہیں۔"وہ مڑی اپنے ساتھیوں کو دیکھا اور پھر مذید دو قدم آگے بڑھ کر پستول شادان کی گردن پہ رکھ دی۔ٹھنڈی نال جب اسکی گردن سے ٹکرائی وہ اپنی جگہ جم گیا۔

" anything for loyalty " دھیمی آواز میں کہتے اس نے عقب میں کھڑے ہو کر اسکے گھٹنوں پہ لات مار دی،وہ جھک گیا،گر گیا۔اسکے ساتھیوں نے زبرج کی گردن پہ پستول کا دستہ دے مارا وہ گھٹنوں کے بل جھک گیا۔وہ دونوں پکڑے جا چکے تھے۔

موت انہیں ہر ہر لمحہ اپنے قریب آتی محسوس ہوئی۔

"مزاحمت کئی بار مقابلے جیسی ہوتی ہے یا پھر اس سے بھی بری کیونکہ جب مزاحمت کے بعد کوئی دھر لیا جائے،وہ آسانی سے چھوڑا نہیں جاتا۔"

یہ کوئی بازار سا تھا۔دونوں اطراف میں دکانیں اور دکانوں کے باہر رکھے اسٹالز،جن پہ کپڑا ڈالا ہوا تھا۔اسٹال چونکہ چھجے تلے تھے سو برف باری سے محفوظ رہے۔برف باری کی وجہ سے دکانیں اب تک نہیں کھلی تھیں۔

وہ اوور کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اپنے اطراف میں نظریں گھماتے ہوئے محتاط سے قدم اٹھا رہا تھا۔وہ ایک ایک چیز کو اسکین کر رہا تھا۔اسکے انداز میں واضح تھا کہ اسے یہاں سے بھاگنے کی کوئی جلدی نہیں ہے۔کئی بار وہ اسٹالز کے پاس رک جاتا،کپڑا ہٹا کر چیزیں ٹٹول کر دیکھتا۔چوڑیاں،میک اپ،جیولری ،جوتے وہ ایک ایک چیز ہاتھ میں اٹھا کر دیکھتا پھر آگے بڑھ جاتا۔اونچے قد اور زخمی چہرے والا آدمی وقت گزاری کر رہا تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

یہ راستہ ڈھلوانوں سے اتر کر نیچے کی طرف لے جاتا تھا یعنی زلطان صفدر یہاں آنے سے پہلے بلندی پہ تھا،اسکے بعد وہ یہاں اس بازار کی طرف آیا۔پہاڑوں کی بلندیوں پہ پہنچ کر اس نے کیا کیا یہ راز کہانی پہ ادھار رہے مگر یہاں وہ وقت گزار رہا تھا۔صرف اور صرف وقت گزاری۔

تھوڑی دیر بعد اس نے کسی آدمی کو دکان کھولتے ہوئے دیکھا تو اسی طرف چلا آیا۔آدمی نے نے اسے دیکھا تو مسکرایا۔گاؤں دیہات کے لوگ اپنے مہمانوں کو پہچان لیتے تھے۔زلطان انکے قریب آیا تو انہوں نے اسے اندر چلنے کی دعوت دے ڈالی۔تھوڑی دیر بعد وہ موڑھے پہ بیٹھے تھے۔ہاتھوں میں سبز چائے،اور پلیٹ میں میٹھی ڈلی رکھی تھیں۔زلطان تین پیالیاں خالی کر چکا تھا۔وہ بوڑھے کی بات سن کر فرفر پشتو میں جواب بھی دے رہا تھا۔اسے اتنی اچھی پشتو آتی تھی ؟

اب وہ بوڑھا اسے اپنے ساتھ آئے چھوٹے بچے کے متعلق بتا رہا تھا۔زلطان مسکرا کر سنتا رہا۔پھر اسکی پڑھائی کے متعلق کچھ مشورے دیئے۔بوڑھا مشکور ہوا۔اسی پل باتوں کی آواز میں جیپ کے انجن کی آواز بھی شامل ہوئی۔

چائے کی خوشبو میں گاڑی کے دھوئیں کی بو بھی شامل ہوئی۔اور پیٹرول کی تازہ تازہ مہک بھی۔زلطان نے چائے کے آخری گھونٹ بھرے،مذید چائے کا ارادہ ترک کیا۔اسے لینے والے آ چکے تھے اب اسے جانا تھا۔جیپ دکان کے باہر آ کر رکی۔زلطان اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا،بوڑھے سے مصافحے کے لئے ہاتھ ملایا،وہ اسکے ہاتھ کو چوم چکا تھا،یہی عمل زلطان نے بھی دہرایا۔اور جب پلٹ کر دیکھا تو بہرام کے ساتھ دو اور لوگ بھی تھے۔انکے ہاتھوں میں اسلحہ تھا۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"بازار کی سیر ہوگئی ہو تو واپس چلیں؟"

"ہاں بلکل چلتے ہیں۔یہاں سردی ہے بہت۔"وہ معمول کے سے لہجے میں بولا۔"باقیوں کو لے آئے ہو۔؟کہاں تھے زور گڑھ کی حدود میں ناں؟"

بہرام نے اسے کوئی جواب نہیں دیا وہ خود ہی چل کر آیا اور جیپ کی پچھلی نشست پہ آ کر بیٹھا۔واپسی پہ وہ اس سے ہلکی پھلکی باتیں کرتا رہا بلکہ ایک ڈھابے کے باہر رک کر اس نے خستہ پراٹھا کھانے کی فرمائش بھی کی تھی۔جسے بغیر کسی ہیل و حجت کے مان لیا گیا۔کچھ تھا جو غیر معمولی تھا۔

ہر تھوڑی تھوڑی دیر بعد وہ کسی نہ کسی شے،انسان،سڑک کے بارے میں تبصرے بھی پیش کرتا رہا تھا۔یوں جیسے وہ دوستوں کے ساتھ لانگ ڈرائیو پہ نکلا ہو۔

اور بلاخر آدھے گھنٹے کی ڈرائیو کی بعد وہ اس زندان میں واپس لائے گئے تھے۔اب کی بار انکی رسیاں سختی سے باندھی گئی تھیں۔اب کی بار انکے لئے کسی قسم کی نرمی کا مظاہرہ نہیں کیا جانے والا تھا۔اب کی بار کوئی رعایت نہیں۔یہ بات وہ محسوس کر چکے تھے۔اس بار انکے چہرے سخت تھے۔انہیں تہہ خانے کے وسط میں گھٹنوں کے بل ہاتھ باندھ کر بٹھایا گیا۔

ان پانچ لوگوں کے سامنے اس وقت جبل خان بیٹھا تھا۔ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے،آنکھوں میں سفاکی تھی۔اور ہونٹوں پہ ایک عجیب سی مسکراہٹ۔پیلے بلب کے نیچے اسکا مسکراتا چہرہ موت کا چہرہ لگتا تھا۔اسکی سرمئی آنکھیں سفاک لگتی تھیں۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

"پخیر راغلے۔ once again"

تین دن بعد اس تہہ خانے میں پہلی بار سانسوں کے رک جانے کی آواز سنی تھی۔کچھ تھا جو ہونے والا تھا۔

جاری ہے۔

اختتام حصہ اول۔

حصہ دوئم جلد انشااللہ۔

* * * * * * *

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔

اَلسَلامُ عَلَیکُم احباب۔۔۔۔"

"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید ۔۔۔۔

ناولز کی دنیا (NKD) کی جانب سے ناولز کو بغیر کسی غلطی کے آپ تک پہچانے کی کوشش کی گئی۔ اگر کوئی غلطی اس میں ملتی ہے تو اسے محض اتفاق سمجھا جائے۔ کیونکہ ناول کو پورا پروف ریڈ کرکے ہی پبلش کیا جاتا ہے چوُک ہونا محض اتفاق ہوگا۔۔

All Rights Reserved/Don't copy without any Permission
Contact us on our fb page NOVELS KI DUNIYA OR Visit Our Website | Channel | Instagram

NOVELS KI DUNIYA (WEB, FB Page, FB Group, Insta Pg, Youtube Channel)

نئے اور مختلف لکھنے والوں کے لیے "ناولز کی دنیا" ویب سائیٹ / گروپ / پیج / یوٹیوب چینل دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کرسکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائیپ کرکے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہوسکا آپکی تحریر پوسٹ ہوجائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیئے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں--

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- Novels ki duniya

(user name @zoyatalib77)

Facebook group :- Novels ki duniya

Instagram Page:- Zoya Talib (UserName: Novelskiduniya77)

Youtube Channel: Novels Ki Dunya (NKD) Official

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو) اور باقی کے رابطے کے لیئے ہر پیج کے نیچے Blue الفاظ میں لکھے لفظ میں آپکو لنکس مل جائے گے ان سب کے-- لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیئے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کرلیں--- شکریہ-----